نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن مطہرہ پر ایک نظر جب آپ نے ماں کی گود میں
رسالت کے مناظر دیکھے

ننھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مصنف
محمد یسین سروہی
ایم اے۔ ایم ایڈ

Marfat.com

Marfat.com

نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن مطہرہ پر ایک نظر جب آپ نے ماں کی گود میں

رسالت کے مناظر دیکھے

ننھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

DATA ENTERED
17-2-2k4

مصنف

محمد یٰسین سروہی

ایم اے۔ ایم ایڈ

مشتاق بک کارنر

الکریم مارکیٹ۔ اردو بازار، لاہور

Marfat.com

297-9921
35

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	☆	ننھے رسول ﷺ
مرتبہ و مولفہ	☆	محمد یٰسین سروہی
ناشر	☆	مشتاق احمد
با اہتمام	☆	سلمان خالد
پروف ریڈنگ	☆	حافظ عبدالخبیر اویسی
پرنٹرز	☆	اسد نیئر، پرنٹرز لاہور۔
کمپوزنگ	☆	گل گرافکس
قیمت	☆	160 روپے

١٨٥٤٤٣

نوٹ: کتاب ہذا میں اگر کہیں کوئی کمپوزنگ کی غلطی ہو تو ادارہ کو اطلاع فرما کر اپنا دینی فرض پورا کریں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی تصحیح ہو سکے۔ شکریہ

ادارہ

Marfat.com

انتساب

سرورِ کونین سیدنا حضرت

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کے نام

Marfat.com

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب
گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

محمّد اقبال

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد!

دنیا کی آنکھ جانتی ہے کہ ظہور قدسی مکہ مکرمہ میں ہوا، حقیقت یہ ہے کہ اس شہر کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک سے شرف ملا، یہ زمین اللہ تعالیٰ نے بنائی، ساری زمین اس نے بنائی مگر اللہ تعالیٰ نے عرب کی سرزمین کو کیوں ساری دنیا کی زمین پر فوقیت دی اس زمین کو کیوں امتیاز بخشا گیا۔ ملائکہ کی نظر اس دھرتی پر، آدم علیہ السلام کی نگاہ اس دھرتی پر، ابراہیم علیہ السلام نے اپنے لاڈلے بیٹے کو اس جگہ بے آسرا چھوڑا۔ پہلے فرشتوں نے یہاں پر بیت اللہ بنایا، پھر آدم علیہ السلام نے اور پھر ابراہیم علیہ السلام نے اپنے لاڈلے بیٹے کی قربانی اس جگہ دی پھر یہاں اللہ کے گھر کے جو نشانات مٹ رہے تھے ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی جناب سے تعمیر کروایا۔ اس گھر کی بنیادیں بار بار خستہ و شکستہ ہوئیں اور اس کو بار بار تعمیر کیا گیا اس سرزمین پر تمام دنیا سے ہر مکتبہ فکر کے لوگ کیوں طواف کے لئے آتے ہیں۔ بار بار طواف کرنے کے بعد بھی انسان کا جی نہیں بھرتا۔ بار بار صدائیں آرہی ہیں کہ کوئی آنے والا ہے، اللہ کے تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے اس آنے والے کی خوشخبری دی، پھر وہ وقت آیا کہ جس کو زمانے کی ظالم آنکھ نے بڑے پیار اور محبت سے دیکھا، آنے والا عالمِ وجود میں آچکا ہے وہ اپنی ماں کے بطن میں سانس لے رہا ہے اور اسی لمحے اللہ کے اس گھر کو گرانے

Marfat.com

کے لئے ایک مردود حملہ آور ہوا، مگر اللہ کی خدائی طاقتوں نے اس کا بھرکس نکال کے رکھ دیا اور ایسا عبرتناک انجام ہوا کہ رہتی دنیا تک اس کی مثالیں دی جائیں گی اور پھر وہ آنے والا اس دنیا کی زینت بنا جب اس دریتیم حضرت عبدالمطلب کے پوتے، حضرت آمنہ کے لال ،اور حضرت عبداللہ کے شہسوار نے اس دنیا میں آنکھ کھولی تو سب سے پہلے اس ننھے مولود مسعود (ﷺ) کو جس گھر کی سیر کرائی گئی وہ یہی اللہ کا گھر تھا جس کے لئے اس شہر کو سارے عالم کے لئے مرکز بنایا گیا اور جب وہ آیا تو اللہ کریم نے محبت بھری نظر اس شہر پر ڈالی اور فرمایا ''مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو تمھارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی قسم اور اس کی اولاد کی قسم کہ تم ہو'' (سورۃ البلد)

آپ ﷺ کی زندگی کا ہر پل مبارک اور سعادت بھرا ہے آپ ﷺ کی زندگی کی ہر ادا ہر انسان کے لئے مشعل راہ ہے۔ انسانوں کے دل صدیوں سے ایک ہی نام کے لئے دھڑک رہے تھے اور وہ آپ ہیں۔ یہ روز و شب کا قصہ کروڑوں سالوں سے ایک ہی راگ الاپ رہا ہے کیونکہ شاہ سے لے کر گدا تک، حاکم سے لے کر محکوم تک، منصف سے لے کر مظلوم تک، تاجر سے لے کر مزدور تک، سپہ سالار سے لے کر سپاہی تک، امیروں سے لے کر غریب تک ،الغرض بادشاہ ہو یا فقیر، وزیر ہو یا امیر، دولت مند ہو یا ضرورت مند، غنی ہو یا گدا، تاجدار ہو یا چوبدار، نیاز مند ہو یا دردمند، زاہد ہو یا رند، عالم ہو یا فاضل، عربی ہو یا عجمی اور مجھ جیسا خطاکار ہو یا آپ جیسا عظیم انسان، سب کی زندگی کے لئے آپ ﷺ کی سیرت مطہرہ میں راہنمائی کے پہلو موجود ہیں۔

دنیا میں کروڑوں سالوں سے ابھی تک کوئی ایسا انسان پیدا نہیں ہوا جس کی سیرت پر لوگوں نے اتنا کام کیا ہو، جس کے تمام گوشہ ہائے زندگی کا انسان کی ناقص عقل نے سراغ لگایا ہو، جس قدر آپ ﷺ کی سیرت کے تابناک پہلوؤں کے بارے میں جاننے کی کوشش کی جارہی ہے، اب تک کسی محقق، مدبر، اور مفکر نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ اس نے سیرت مطہرہ ﷺ کا مطالعہ مکمل کرلیا ہے۔ عالی جاہ! جس طرح سمندر کو کوزے میں دریا کی

Marfat.com

لہروں کو آنچل میں اور آسمانی کہکشاں کو ایک آنکھ میں مقید نہیں کیا جا سکتا، اسی آپ ﷺ کی سیرت کے کسی پہلو پر ایک نشست، ایک زندگی یا ایک انسان، یا تمام انسان مل کر بحث مکمل نہیں کر سکتے اور آخر زبان عاجز آ کر یہ کہتی ہے:۔

بعد از خدائے بزرگ توئی قصہ مختصر

ہم تو اس نبی امی (ﷺ) کے خادم ہیں، ہم تو اس تاجدار (ﷺ) کے غلام ہیں، ہم تو اس پیغمبر ﷺ کے دیوانے ہیں جس کے کردار کی بلندی کی گواہی دشمن نے دی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ فضیلت اس انسان کو ہے جس کے کردار کی دشمن بھی گواہی دیں، آپ ﷺ کی تعریف میں اللہ کی دی ہوئی زبان اور قلم عاجز ہیں اور آپ (ﷺ) کی سیرت کے بہت سے لاتعداد پہلو اب بھی تشنہ کام ہیں۔ خاکسار مصنف نے اپنی بساط کے مطابق سیرت رسول (ﷺ) کے ایک نئے عنوان پر لکھنے کی ایک عاجزانہ کاوش کی جس میں اللہ کی کرم نوازی، عشق مصطفی ﷺ، آپ کی دعائیں، اساتذہ کی مہربانیاں اور ماں باپ کی نیک تمنائیں شامل حال ہیں، میری آپ سے استدعا ہے کہ آپ اس کاوش کو پڑھیں اور مصنف کیلئے در حبیب ﷺ پر بلا وے اور مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

میں اللہ جل شانہ کا جتنا بھی شکر ادا کرنا چاہوں نہیں کر سکتا کہ اس نے اپنے محبوب ﷺ کی سیرت لکھنے لئے مجھے زندگی جیسی قیمتی نعمت سے سرفراز فرمایا اور مجھے اتنی ہمت اور طاقت عطا فرمائی کہ میں ایسا کر گزروں۔ آخر میں، میں اپنے ان تمام محسنین اور کرم فرماؤں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے میرے ساتھ اس نیک کام میں بھرپور مدد کی، جن میں بالخصوص سروہی برادران، محمد جعفر، محمد زاہد، محمد شہاب، محمد علی، وائی اختر اور زاہدہ خان شامل ہیں۔ اس کے علاوہ میں اپنے ان دوسرے دوستوں کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ جن کی مہربانیوں سے میں یہ کتاب لکھنے میں کامیاب ہوا۔ آخر میں مشتاق بک کارنر کے تمام اراکین کا تہہ دل سے ممنون ہوں کہ جنہوں نے اس کاوش میں میری حوصلہ افزائی فرمائی

Marfat.com

اور میں دعا گو ہوں کہ اللہ کریم ان کو اجر عظیم عطا فرمائے کہ انہوں نے اس کتاب کو اتنے اچھے اور پرکشش انداز میں آپ کی خدمت میں پیش کیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کوشش کو خاکسار مصنف کی نجات اور اُمت مسلمہ کے اتحاد کا ذریعہ بنائے اور ہم سب کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اعلیٰ سیرت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والحمدللہ علیٰ ذالک

خاکسار مصنف محمد یٰسین سروہی

Marfat.com

فہرست عنوانات

	عنوان	صفحہ
☆	عربوں کا حال	21
☆	عربوں کی تاریخ	25
☆	مکہ کا حال	28
☆	یثرب کا حال	30
☆	کھڑا ہوں کب سے منتظر یا حبیب صلی اللہ علیہ وسلم	32
☆	نور محمدی کی بشارتیں	33
☆	بدھ مت کی گواہی	35
☆	حضرت سلیمان علیہ السلام کی بشارت	35
☆	سام وید کی بشارت	36
☆	کلنکی پران کی بشارت	36
☆	اتھروید اور شان محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)	37
☆	تورات اور شان محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)	37

Marfat.com

☆	حضرت داؤد علیہ السلام کی بشارت ----------	37
☆	حضرت اشعیاہ علیہ السلام کی بشارت ----------	38
☆	رسالت محمدی (ﷺ) کی خصوصیات ----------	38
☆	ننھے رسول (ﷺ) کی انفرادیت ----------	42
☆	پیدائش ----------	42
☆	عالم ارواح میں نبوت ----------	43
☆	محمد ﷺ کی امامت کا عہد ----------	43
☆	وجہ تخلیق کائنات ----------	43
☆	الہامی صحیفے اور اسم پاک ----------	44
☆	آباؤ اجداد ----------	44
☆	بتوں کا حال ----------	44
☆	مختون ولادت ----------	45
☆	حالت بوقت پیدائش ----------	45
☆	برکت ولادت ----------	45
☆	کلام اول ----------	46
☆	بادل کا سایہ ----------	46
☆	برائی سے حفاظت ----------	46
☆	عضو مبارک ----------	47

Marfat.com

☆	اسم مبارک --	47
☆	خزانوں کی ملکیت --	48
☆	بصارت کی طاقت --	48
☆	لعاب مبارک --	48
☆	نقش پا --	49
☆	مخزن خوشبو --	49
☆	آواز مبارک --	49
☆	سننے کی طاقت --	50
☆	چشم مبارک --	50
☆	انگڑائی --	50
☆	پسینہ مبارک --	51
☆	قد کاٹھ --	51
☆	سایہ مبارک --	51
☆	☆حفاظت --	52
☆	بول و براز --	52
☆	اُمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم --	52
☆	خلیل کا ذکر --	52
☆	ذکر کی بلندی --	53

Marfat.com

☆	اللہ کا انعام --	53
☆	اللہ کی قسم --	53
☆	شیطان کا بہروپ --	54
☆	محمد نام رکھیں --	54
☆	حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام --	55
☆	حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام --	56
☆	حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام --	56
☆	حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام --	56
☆	حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام --	56
☆	حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام --	57
☆	حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام --	58
☆	حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام --	58
☆	حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام --	58
☆	حضرت ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام --	59
☆	حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام --	59
☆	حضرت یوشع علیہ الصلوٰۃ والسلام --	60
☆	حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام --	61
☆	حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ وسلام --	61

Marfat.com

☆	حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ----------------------------	62
☆	حضرت الیاس علیہ الصلوٰۃ والسلام ----------------------------	63
☆	حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام ----------------------------	64
☆	حضرت اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام ----------------------------	65
☆	حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام ----------------------------	65
☆	حضرت ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام ----------------------------	67
☆	حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام ----------------------------	67
☆	حضرت زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام ----------------------------	68
☆	حضرت یحیٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام ----------------------------	69
☆	رسول ﷺ قرآن کی نظر میں ----------------------------	71
☆	سرزمین عرب کا انتخاب ----------------------------	92
☆	رسالت محمدی ﷺ کا مقصد ----------------------------	93
☆	حضرت عبدالمطلب ----------------------------	97
☆	حضرت عبداللہ اور اونٹ کا قصہ ----------------------------	98
☆	حضرت عبداللہ ----------------------------	100
☆	حضرت آمنہ ----------------------------	101
☆	اصحاب فیل کا قصہ ----------------------------	102
☆	حضرت عبداللہ کا وصال ----------------------------	104

Marfat.com

☆	حضرت آمنہ کی دل جوئی ----------------------------	109
☆	حضرت آمنہ بیوگی میں ----------------------------	110
☆	حضرت آمنہ کے خواب قبل از ولادت نبوی ﷺ ----------------------------	111
☆	حضرت عبدالمطلب کے خواب ----------------------------	111
☆	راہب کا خیال ----------------------------	112
☆	ابن الہیبان کا خیال ----------------------------	113
☆	بھاگوت کا خیال ----------------------------	114
☆	ولادت کا لمحہ ----------------------------	114
☆	حلیہ مبارک ----------------------------	118
☆	ابولہب کی خوشی ----------------------------	120
☆	بوقت ولادت شریف اللہ کی قدرت ----------------------------	120
☆	ایوانِ کسریٰ کی خوشی کا انوکھا انداز ----------------------------	121
☆	ابلیس کا سوگ ----------------------------	122
☆	روما کی کرسی ----------------------------	123
☆	نور محمدی ﷺ کی برکات اور مشرکین کے معبدوں کی سلامی ----------------------------	123
☆	تاریخ ولادت ----------------------------	124
☆	شجرۂ مبارک ----------------------------	124
☆	عمر شریف کا پہلا دن ----------------------------	125

Marfat.com

☆	عمر شریف کا دوسرا دن ----------------------------------	126
☆	عمر شریف کا تیسرا دن ----------------------------------	126
☆	عمر شریف کا چوتھا دن ----------------------------------	127
☆	عمر شریف کا پانچواں دن ----------------------------------	127
☆	عمر شریف کا چھٹا دن ----------------------------------	127
☆	عمر شریف کا ساتواں دن ----------------------------------	128
☆	نام محمد ﷺ ----------------------------------	129
☆	جائے ولادت کا اعزاز ----------------------------------	131
☆	مسئلہ رضاعت ----------------------------------	131
☆	ننھا محمد ﷺ حضرت حلیمہ کے ہمراہ ----------------------------------	133
☆	دائی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہما کا حال ----------------------------------	134
☆	برکات محمدی ﷺ ----------------------------------	138
☆	غسل محمد ﷺ ----------------------------------	139
☆	بنو سعد کی بستی زندگی کی راہ پر ----------------------------------	139
☆	کاہن کی تیاری ----------------------------------	140
☆	مندر پر حاضری ----------------------------------	140
☆	رسول اللہ ﷺ کی دائی سے حسد ----------------------------------	141
☆	حلیمہ کا ننھے رسول ﷺ سے پیار ----------------------------------	141

Marfat.com

☆	رضائی بہنوں کی کشمکش ----------------------------------	142
☆	شیما کی لوریاں ----------------------------------	142
☆	خود گفتنی ----------------------------------	143
☆	ننھے رسول ﷺ کے مشکل سوال ----------------------------------	143
☆	رضائی بہن بھائی سے سلوک ----------------------------------	144
☆	جذامہ کی لوریاں ----------------------------------	144
☆	مبارک بچپن ----------------------------------	145
☆	ننھا رسول ﷺ میلے میں ----------------------------------	145
☆	بادل کا سایہ اور رسول ﷺ ----------------------------------	146
☆	ننھا رسول ﷺ جب ماں سے ملا ----------------------------------	146
☆	شق صدرِ اول ----------------------------------	147
☆	صحرائی بود و باش ----------------------------------	148
☆	خدا حافظ بنو سعد ----------------------------------	148
☆	رسول اللہ ﷺ کے ماموں اور خالہ کی محبت ----------------------------------	151
☆	رسول اللہ ﷺ کے چچا ----------------------------------	151
☆	پھوپھیوں کی محبت ----------------------------------	152
☆	دادا کا ناز محمد ﷺ ----------------------------------	152
☆	محمد ﷺ گم ہو گئے ----------------------------------	153

Marfat.com

☆	حضرت آمنہ کی بیماری ----------------------------	153
☆	ماں کی خدمت ----------------------------	154
☆	ننھا رسول صلی اللہ علیہ وسلم یثرب میں ----------------------------	154
☆	حضرت آمنہ شوہر کی قبر پر ----------------------------	155
☆	ننھا رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب تیراک بنا ----------------------------	156
☆	ننھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مینار ----------------------------	157
☆	ماں کا داغِ مفارقت ----------------------------	158
☆	اُمِّ ایمن ----------------------------	159
☆	کاتبِ تقدیر کی فراست ----------------------------	160
☆	خاندان قریش کا سوگ ----------------------------	160
☆	دادا کا پیار ----------------------------	161
☆	آشوب چشم ----------------------------	161
☆	دادا کی وفات ----------------------------	162
☆	ابو طالب کا اُنس ----------------------------	162
☆	چچی کی محبت ----------------------------	163
☆	جوتشی کی پیشین گوئی ----------------------------	164
☆	محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اور بارش کا نزول ----------------------------	164
☆	شرم وحیا کا منبع ----------------------------	165

Marfat.com

☆	ننھا رسول ﷺ روانہ کے میلے میں ----------------	166
☆	ایک عظیم چرواہا ----------------	167
☆	موسیقی سے نفرت ----------------	168
☆	درس زندگی ----------------	169
☆	ننھا رسول ﷺ اور تعلیم ----------------	169
☆	ننھا رسول ﷺ میدان معاش میں ----------------	170
☆	شام کا پہلا سفر ----------------	170
☆	بادل کا سایہ ----------------	171
☆	درختوں کی سلامی ----------------	171
☆	پہاڑوں کا سلام ----------------	172
☆	شان محمد ﷺ بحیرہ راہب کی نظر میں ----------------	172
☆	بے داغ بچپن ----------------	173
☆	ننھا رسول ﷺ لڑائی کے میدان میں ----------------	174
☆	شمائل مبارکہ بلوغت کی دہلیز پر ----------------	175
☆	لباس ----------------	175
☆	خورد نوش ----------------	176
☆	استراحت ----------------	177
☆	چال اور رفتار ----------------	177

Marfat.com

☆	نعلین مبارک --	177
☆	رخ انور --	178
☆	دندان مبارک --	178
☆	جبین مبارک اور آنکھیں --	178
☆	موئے مبارک --	179
☆	انداز تکلم --	179
☆	عادات --	179
☆	گھڑ سواری --	180
☆	خوشبو کا استعمال --	180
☆	عمدہ اخلاق --	180
☆	عفوودرگزر --	181
☆	عاجزی --	181
☆	سچائی --	181
☆	امانتداری --	182
☆	مہمان نوازی --	182
☆	صابر --	182
☆	استقامت --	182
☆	خودداری --	183

Marfat.com

☆	شرم وحیاء --	183
☆	بزرگوں کا احترام --	183
☆	صفائی --	184
☆	حی علی الفلاح --	185
☆	کتابیات --	189

......☆☆☆......

Marfat.com

عربوں کا حال

عرب کی دنیا ایک عجیب دنیا تھی وہاں خدا کا گھر بھی موجود تھا مگر پھر بھی اس کی پوجا پاٹ نہیں ہوتی تھی، وہاں اللہ کے حبیبوں کی سرزمین فلسطین کی وادی بھی تھی مگر اس پر کسی کا اعتماد نہیں تھا، وہاں اللہ کی حکومت تو تھی مگر اس کو تسلیم کوئی نہیں کرتا تھا، وہاں اللہ کی مخلوق تو تھی مگر وہ مخلوق اپنے عارضی مالک کے سامنے جبینِ نیاز خم کئے ہوئے تھی، عورت کا وجود تو تھا مگر اس کا احترام کوئی نہیں کرتا تھا، ہر سو...... سرداری نظام قائم تھا مگر بیابانوں میں اس کی حکومت تھی جو طاقت ور تھا، جو منہ پھٹ تھا، جو منہ زور تھا، جو زیادہ ظلم کر سکتا تھا۔ عربوں کا ذریعہ معاش تجارت، گلہ بانی اور لوٹ مار سے وابستہ تھا۔

عربی لوگ ایک جگہ سے دوسری جگہ قافلوں کی شکل میں سفر کرتے تھے۔ دوران سفر کسی قسم کا مواصلاتی رابطہ نہ تھا، دوران سفر اگر کوئی بیمار ہوتا تو سفر کی صعوبتیں اس کو اس جہاں سے رخصت کر دیتیں اور اہل قافلہ اس کو وہاں ہی سپرد خاک کر کے اپنا قافلہ آگے بڑھا دیتے تھے۔ دوران سفر ڈاکو بھی حملہ آور ہوتے تھے، ڈاکو اور اہل قافلہ کے درمیان ایک خون ریز جنگ ہوتی جو طاقت ور ہوتا وہ فاتح ہوتا اور مفتوح کے ساتھ اپنی منشا کے مطابق سلوک کرتا تھا، اسی طرح کا ایک قافلہ عرب کے ویرانے میں اپنی منازل کی طرف رواں دواں تھا۔ اہل قافلہ یمن کے رہنے والے تھے، وہ قافلہ آنے والی ہر آفت اور ہر مصیبت سے بے نیاز تھا، اس قافلے میں کافی مسافر تھے، بچے بوڑھے، عورتیں اور مویشی سب ہی تو تھے اس زمانے میں لوگ اسی طرح قافلوں کی شکل میں سفر کیا کرتے تھے کیونکہ اس زمانے

Marfat.com

میں کوئی سڑک، ریلوے ٹریک یا پھر کوئی بحری یا بری جہاز وغیرہ نہ تھا اس زمانے میں مسافروں کے حقوق کی دیکھ بھال کا مناسب بندوبست نہ تھا جو طاقت ور ہوتا غریب سے اس کا مال مویشی چھین لیتا تھا۔

اسی بدقسمت قافلے میں ایک عورت بھی تھی، اس عورت کے ساتھ اس کا دو ڈھائی سالہ چاند سا بیٹا بھی تھا، وہ قیدی بن کر آئی تھی اس کا کوئی مستقبل نہ تھا، اس کی کوئی پہچان نہ تھی، اس کی کوئی عزت نہ تھی، وہ فقط ایک قیدی خاتون تھی، جب یہ قافلہ بالکل ویران جگہ پر پہنچا تو انہوں نے اپنی سواریوں کو خوب تیز کرلیا کیونکہ وہ فوراً اس علاقے سے نکل جانا چاہتے ہیں، مگر ان کی قسمت ہی بری تھی کہ اہل قافلہ پر ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے حملہ کردیا، انہوں نے کہا کہ جس کسی کے پاس مال ہے وہ ہمارے حوالے کرے ورنہ ہم سب کو قتل کردیں گے۔ اہل قافلہ پر جب یہ اچانک آفت آن پڑی تو وہ بہت گھبرائے۔ لیکن جب انہوں نے یہ سنا کہ تمام مال ان کے حوالے کردیا جائے تو انہوں نے کہا کہ ہم بغیر مال مویشی اور مال ودولت کے کیا کریں گے، اس سوچ نے مسافروں کو متحد ہوکر ڈاکوؤں سے لڑنے پر آمادہ کیا مسافر ڈاکوؤں سے لڑنے لگے، ڈاکو زیادہ تھے اس لئے فتح ان کی ہوئی اور ہار مسافروں کے حصے میں آئی چنانچہ ڈاکوؤں نے سارا مال لوٹ کر مسافروں کو اپنا قیدی بنالیا

جب وہ ڈاکو مکہ کے علاقے میں آئے تو وہاں عکاظ کا میلہ لگا ہوا تھا، مکہ میں یہ میلہ ہر سال لگتا تھا جس میں اہل مکہ کے علاوہ دور دراز کے لوگ اس میں سامان فروخت کرنے کے لئے لاتے اور خوب منافع کماتے تھے، ڈاکوؤں نے اس خاتون اور لڑکے کو میلے میں فروخت کردیا، خریدنے والے دلال نے اس خاتون اور لڑکے کو زنجیر ڈال کر ایک پنجرے میں بند کردیا تاکہ سرداران عرب کے آنے پر وہ اس خاتون کو ان کے ہاتھ بیچ کر بہت زیادہ مال کمائے گا۔ شام ڈھل چکی تھی میلے کا تیسرا روز تھا، آج تمام اہل مکہ خریداری اور تجارت کی غرض سے میدان عکاظ میں جمع تھے، تمام خوبصورت غلام فروخت ہوچکے

۱۴۵۴۴۳

Marfat.com

تھے۔بس وہ خاتون اور چند لنگڑے لولے حبشی غلام باقی تھے،خاتوں کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا کہ کہیں مالک اس کے بیٹے کو اس سے جدا نہ کردے،اس خاتون نے اپنے اس لال کو اپنی چھاتی کے ساتھ لگا رکھا تھا اور بار بار آنکھیں بند کر کے اس سے پیار کرتی تھی کہ اتنے میں خویلد نامی ایک مکی سردار آیا اس نے ایک غلام کی طرف دیکھا،دلال نے اس کے دانت دکھائے اور کہا کہ اس کی عمر چالیس سال ہے اور کئی من وزن اٹھا کر دس بارہ میل جا سکتا ہے،میرے غلام بڑے وفادار ہوتے ہیں،اس کو لے جائیں تو مجھے عمر بھر یاد کریں گے، اس سردار نے کہا کہ مجھے کوئی کنیز چاہیے،ہاں ہاں وہ دیکھو......وہ......وہ...... بڑی خاص کنیز ہے اس کی عمر بس تیس سال ہے اس کے ہاں صرف ایک اولاد ہی ہوئی ہے، بڑی وفا دار ہے،لیکن مجھے تو کنیز چاہیے اس کے ساتھ تو بیٹا بھی ہے،آقا اس کو لے جائیں اور آٹھ دس سال کے بعد یہی لڑکا ایک غلام بن جائے گا اور مفت میں ایک بڑا مال ہاتھ لگ جائے گا،نہیں مجھے اتنا آسان مشورہ نہ دو، اس کنیز کے کیا لوگے،بس یہی سو تولے چاندی،سو تولے......وہ بھی چاندی......اتنی زیادہ قیمت......توبہ......توبہ......میں نہیں اس کو خرید سکتا خویلد نے کہا اور چل دیا،دلال بھی تنگ آچکا تھا کیونکہ ان کا کوئی خریدار نہیں رہا تھا،خاتون کی آنکھوں میں بیٹے سے جدائی کی گھڑیاں آگئیں،وہ زاروقطار رو رہی تھی مگر آنکھ میں آنسو نہ تھے،دلال نے سردار کو آواز دی کہ آؤ نوے دے دو،سردار نے کہا نہیں پچاس ہیں اور پچاس ہی دونگا،لہٰذا ساٹھ میں سودا طے ہوگیا،دلال نے اس خاتون کو ٹھوکر ماری اور لڑکا کھینچ کر زمین پر پٹخ مارا،خاتون شدید دکھ میں چلائی اور چپ چاپ اپنے نئے آقا کے غلاموں کے ساتھ چل دی،ننھا لڑکا بلک بلک کر ہلکان ہوا جا رہا تھا،اسی سردار کی ایک جوان بیٹی خدیجہ......بھی اس کے ہمراہ تھی، وہ لڑکی بڑی نیک سیرت......نیک عادت......اور خوبصورت تھی اس نے اس دلال سے کہا کہ اس لڑکے کے کیا لوگے، پچاس تولے چاندی لونگا،خدیجہ نے بیس دے کر وہ لڑکا خرید لیا،خویلد نے کہا بیٹی اس کا کیا کرو گی یہ عذاب بن جائے گا،ان پیسوں کا تم اپنا جوڑا لے لو،اچھا سوٹ آجائے گا،نہیں بابا میں نے اس بچے کو خریدنا ہے،چنانچہ باپ نے وہ بچہ خرید کر بیٹی کو دے دیا،خاتوں نے نمناک آنکھوں سے

Marfat.com

اس کا شکریہ ادا کیا، اس خاتون کو خویلد اپنے گھر لے گئے، خویلد کی بیگم نے اس کو اپنے گھر کے اصول سمجھائے تاکہ اپنے تمام کام کاج بروقت کر سکے، نئی کنیز کو پہلے روز خوب ڈانٹ پڑی تاکہ ڈر کر رہے اور جب وہ اپنا کام کرنے لگی تو ننھا لڑکا اس کے ساتھ چمٹا ہوا تھا، خدیجہ نے کہا اس لڑکے کو مجھے دے دو، اس نے کچھ تامل کر کے وہ لڑکا خدیجہ کی طرف بڑھا دیا خدیجہ کی ماں نے اس کو ڈانٹا کہ اتنے کالے کلوٹے لڑکے سے اب تم کھیلو گی، تم نے تو تمام غلاموں اور کنیزوں کو سر پر چڑھا رکھا ہے، نہیں امی یہ بھی تو انسان ہیں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیے، چل چل بڑی آئی دادی اماں۔

اب خدیجہ اس ننھے لڑکے سے کھیلنے لگی تمہارا نام کیا ہے؟ شیطان، شیطان ......میرا نام شیطان ہے...... یہ تو اچھا نام نہیں ہے آؤ میں ابھی تمہارا نام رکھتی ہوں خدیجہ سوچ کر بتاتی ہے میسرہ............ میسرہ............ ہاں میسرہ...... کیسا نام رہے گا، میسرہ بہت اچھا ہے اور بس آج سے تم میسرہ ہو میسرہ جوان ہوا خدیجہ کی شادی ایک سردار کے بیٹے عتیق سے ہوئی اس کی وفات کے بعد اس خدیجہ نے دوسری شادی ابو ہالہ سے کی وہ بھی فوت ہو گئے۔ وہ خدیجہ ایک تاجر کی بیٹی اور تجارت ہی اس کو میراث میں ملی تھی۔ یہی ننھا لڑکا جو اس نے عکاظ کے میلے سے خریدا تھا اس کی تجارت میں اس کا معاون تھا، اس لڑکے کے ساتھ خدیجہ کا سلوک ماں بیٹے کی طرح کا تھا اور یہی وہ لڑکا تھا جس نے محمد ﷺ نامی سردار کی تعریفیں اپنی مالکہ کے سامنے کی تھیں اور ان کو اپنی تجارت میں شریک کر کے خوب دولت کمائی تھی۔

اس کتاب میں ہم اس خدیجہ کے تیسرے شوہر حضرت محمد ﷺ کے پاک بچپن کا مطالعہ کرنے کی سعادت حاصل کریں گے، یہ وہ مبارک بچپن ہے جو ہمارے اور بنی نوع آدم کے لئے بالعموم اور ہماری نئی نسل کے لئے بالخصوص مشعل راہ ہے اور تا قیامت رہے گا۔ یہ وہ مبارک گھڑیاں تھیں جن میں ننھے رسول ﷺ نے اپنی رسالت کے مناظر دیکھے جس کی گواہی بنو سعد کی وادی، کوہ فاران کی کھوہ طائف کی گھاٹیوں، حلیمہ کی بکریوں، کعبہ کی

Marfat.com

راہداریوں، زمزم کے نغموں اور مکہ کے کوہساروں نے دی۔

عربوں کی تاریخ

زمانہ قدیم میں طوفان نوح کے بعد جزیرہ عرب میں سام بن نوح کی نسل آباد ہوئی، چنانچہ یمن میں بسنے والے بنو یعرب بن قحطان بن عامر بن شالخ بن ارف خشند بن سام یمن میں بستے تھے۔ بنو جرہم بن قحطان اور بنو عملیق بن لوذ بن سام حجاز میں رہتے تھے بنو طسم بن لوذ اور بنو جدیس بن عامر بن آرم سام یمامہ بن بحرین تک کے علاقے میں آباد تھے۔ قوم عاد بن عوض بن آرم شحر و عمان حضر موت کے مابین احقاف میں پناہ گزین تھے اور اس قوم کی طرف اللہ تعالیٰ نے حضرت ہود علیہ السلام کو بھیجا تھا۔ قوم ثمود بن جاثرین بن آرم حجاز و شام کے درمیان حجر میں آباد تھی، ان کی ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔

اللہ کے حکم سے ایک عرصہ گذر جانے کے بعد عاد، ثمود، جدیس، عمالیق اور جرہم اس دنیا سے مٹ گئے، اس وجہ سے ان کو عرب بائدہ کہتے ہیں اور اس نسل میں سے جو بچ گئے وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے مل گئے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی شادی بنو جرہم میں ہوئی تھی اس وجہ سے ان کی اولاد کو عرب مستعربہ کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ بنو قحطان کو عرب عاربہ یعنی اصل عربی بولنے والے کہتے ہیں، آفات زمانہ کی وجہ سے اس دنیا میں دو بڑے قبیلے رہ گئے جن کو بنو قحطان اور بنو عدنان کہتے ہیں اور اسی بنو عدنان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔

ابتداء میں عربوں کی تجارت مصر و شام کے ساتھ تھی، جب حضرت یوسف علیہ السلام کو بھائیوں نے کنویں میں ڈالا تھا تو حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں سے اسماعیلی تاجروں نے انہیں نکالا تھا جو تجارت کی غرض سے گلعاد سے مصر کو جا رہے تھے۔

اس زمانے میں ان علاقوں میں ڈاکو بڑے دیدہ دلیر تھے جس کو چاہتے لوٹ لیتے

Marfat.com

تھے کوئی حاکم ان کو زیر کرنے کے قابل نہ تھا اور کبھی کبھار تو یہ حاکم خود ان کی مدد سے اپنے دشمن کا کام تمام کروایا کرتے تھے۔ قیروش نامی حاکم نے ۵۲۹ قبل مسیح میں عرب کے شمالی حصے کو اپنے قبضے میں کیا مگر ہیروڈوٹس ہمیں بتاتا ہے کہ یہ عرب کسی کو کسی قسم کا خراج نہیں دیتے تھے بخت نصر نے ان عربوں پر حملہ کیا اس کو فتح کیا اور ان سے مال غنیمت لوٹا اور واپس اپنے وطن آ گیا۔ سکندر اعظم کے جانشین انطیغونس، رومی فاتح پومے نے عرب کے علاقے کو فتح کیا مگر واپس لوٹ گئے۔ ولادت مسیح سے قبل رومی سپہ سالار الیوس گالس نے عرب کو فتح کرنا چاہا مگر قدرتی آفات کی وجہ سے وہ ایسا نہ کر سکا۔

شاہ فارس شاہ پور ذوالاکتاف نے عرب پر حملہ کیا اور موجودہ مدینہ تک پہنچ گیا۔ سرداران عرب جو اس کے پاس قیدی بن کر آتے وہ ان کے بازو کاندھوں سے نکال دیا کرتا تھا اس لئے اس کو ذوالاکتاف کہا گیا ہے۔ دسویں صدی میں یمن پر ملوک حمیر بن سبا میں سے ایک مالک نام کا حکمران تھا وہ کنواری لڑکیوں کو اکٹھا کیا کرتا تھا اور ان سے زنا کیا کرتا تھا۔ ایک دن اس کو اپنی چچازاد بہن بلقیس نامی نظر آئی اور اس نے اس سے زنا کرنا چاہا تو بلقیس نے کہا کہ اس کے محل میں آجائے اور اس کے ساتھ زنا کر لے، پھر جب مالک اس کے محل میں آیا تو بلقیس نے اپنے دو محافظوں کی مدد سے مالک کو قتل کر دیا اس طرح بلقیس کو اس قوم نے اپنا حکمران بنالیا۔ بلقیس کا خاندان ایک طویل عرصہ یمن پر حکمران رہا، اس قوم نے اللہ کی نافرمانی کی تو ان پر سیل عرم بھیجا جس سے یہ قوم تباہ ہوگئی، چنانچہ بنولخم بن عدی کی ایک جماعت خراسان کی طرف آ گئی اور انہوں نے فرات کے کنارے پر ایک شہر کی بنیاد ڈالی جو اس خاندان کا دارالحکومت بنا، اس علاقے کو حضرت فاروق اعظمؓ کے زمانے میں اسلام کے حلقہ میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

ایک عرصہ بعد بنو قحطان کے دو بھائی اوس اور خزرج مدینہ کے علاقے میں آبسے، انصار ان کی اولاد میں سے تھے، سیل عرم کے بعد جو لوگ یمن میں بچ گئے تھے ان کا حکمران شمر بن افریقیس بن ابراہہ تھا، شمر بڑا بہادر تھا، اس نے کئی علاقے فتح کئے مگر چین کی طرف

Marfat.com

جاتے ہوئے اس کی فوج پیاس کی وجہ سے مرگئی۔ یمن میں سے بتان اسعد ابوکرب تھا وہ بلاد مشرق کو فتح کر کے واپس جارہا تھا کہ مدینہ کے نواح میں پڑاؤ کیا اور یہاں وہ اپنے بیٹے کو چھوڑ گیا تھا مگر کسی نے اس کے بیٹے کو قتل کر دیا تھا اس لئے وہ اہل مدینہ کو مارنا چاہتا تھا مگر اس کو بنو قریظہ کے دو عالموں نے ایسا کرنے سے منع کیا اور اسے بتایا کہ ایک زمانے کے بعد قریش میں ایک پیغمبر پیدا ہوگا اور وہ یہاں آ کر رہے گا، وہ اس خوشخبری کو سن کر یہودی بن گیا، اس نے مکہ کا سفر اختیار کیا اور کعبہ پر ایک پردہ چڑھایا اور یہ وہ پہلا آدمی تھا کہ جس نے کعبہ پر غلاف چڑھایا۔

بتان اسعد کے خاندان کی حکومت ایک عرصہ رہی ان کی صفوں میں گندگی آ گئی اور اس وقت ان کا حاکم لخنیعہ نیوف ذوشناتر بن گیا، یہ لواطت کیا کرتا تھا، اس نے ایک خوبصورت لڑکے سے برائی کا ارادہ کیا جس کا نام زرعہ تھا، بادشاہ نے اس کو حکم دیا کہ وہ شاہی محل کا دورہ کرے، لڑکا ساری صورتحال سمجھ گیا اور اس نے ایک چھری اپنے جوتے میں چھپالی اور اس نے اس چھری سے حاکم مردود کا کام تمام کر دیا اس کی یہ بہادری دیکھ کر اس کی قوم نے اس لڑکے کو اپنا حاکم بنالیا اس کا لقب ذونواس رکھا، اسی نے لوگوں کو یہودیت کی تعلیم دی اور جو یہودیت سے انکار کرتا اس کو آگ کی خندق میں ڈلوادیا کرتا تھا۔

اس ظلم سے تنگ آ کر نجرانیوں نے قیصر روم سے مدد کی اپیل کی تو اس نے نجاشی کو یہ ٹاسک دیا کہ وہ اہل نجران کو اس جابر حاکم سے خلاصی دلائے، نجاشی نے ارياط کو جو دستہ اس ذونواس کی سرکوبی کے لئے بھیجا تھا اس میں ابرہہ تھا، ذونواس مارا گیا، ابرہہ اور ارياط اپنے اپنے علاقوں میں آ گئے، کچھ آدمی ارياط کے ظلم کی وجہ سے ابرہہ سے مل گئے اور ایک دن ابرہہ اور ارياط کا آپس میں مقابلہ ہوا، اس مقابلے میں ارياط مارا گیا اور ابراہہ حاکم بن گیا، یہ وہی ابرہہ تھا جس نے کعبہ کو ڈھانے کا ارادہ کیا تھا اور اپنے لاؤ لشکر سمیت لوگوں کے لئے قیامت تک سامان عبرت کر گیا۔

Marfat.com

مکہ کا حال

مکہ دنیا میں انسانیت کا اول ترین منظم گہوارہ ہے خالق کائنات نے اپنے گھر کے لئے اس سرزمین کو پسند فرمایا اور جب اللہ تعالی نے اپنے کرشمے کا شاہکار آدمی بنایا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام مٹی اسی ٹیلے سے اٹھا کر لے گئے تھے۔ مکہ میں جو اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اس کی تعمیر پانچ مراحل میں مکمل ہوئی، سب سے پہلے اس گھر کی تعمیر حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے حضرت شیث علیہ السلام نے کی، اس سے پہلے اس جگہ پر ایک سرخ یاقوت رکھا ہوا تھا جو اللہ کے حکم سے حضرت آدم علیہ السلام کے جنت سے اتارا گیا تھا، حضرت آدم علیہ السلام اس سے مانوس تھے اور اس کا طواف کرتے تھے۔ ایک روایت یہ ہے کہ اس گھر کی تعمیر سب سے پہلے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کی۔ دوسری روایت یہ ہے کہ اس گھر کی تعمیر سب سے پہلے حضرت شیث علیہ السلام کی بجائے حضرت آدم علیہ السلام نے کی تھی۔ اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام، پھر عمالقہ علیہ السلام پھر بنی جرہم اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد نے اس کی تعمیر کی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام جب اپنی اولاد کو اللہ کے حکم سے گھر سے چھوڑنے نکلے تھے تو یہی وہ جگہ تھی جہاں اللہ کے حکم سے خلیل اللہ علیہ السلام نے اپنی بیوی اور اکلوتے بیٹے کو یہاں اللہ کے سپرد کر دیا۔ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہما نے پانی کی تلاش میں دائیں بائیں کی چٹانوں پر دوڑیں لگائیں تو اللہ نے اپنی جناب سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ایڑیوں سے پانی کا چشمہ جاری کر دیا، یہاں پر ہی حضرت خلیل اللہ نے اپنے بیٹے کی قربانی کا ارادہ کیا تھا۔ اور کہا جاتا ہے کہ کعبہ میں بوقت تولیت قریش اس مینڈھے کا سر موجود تھا جو حضرت ابراہیم نے اپنے لاڈلے بیٹے کی جگہ قربان کیا تھا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ اپنے لاڈلے کا نور حضرت اسماعیل کی پیشانی میں تھا اس لئے ان کو ذبح نہیں کیا جا سکتا تھا، اس وقت جب حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنما یہاں مقیم تھیں تو قبیلہ بنو جرہم یہاں آکر آباد ہو گیا، پھر بنو خزاعہ نے ایک عدنانی قبیلے کی مدد سے بنو جرہم کے خلاف جنگ کا اعلان کیا اور ان کو مکہ سے نکال دیا، بنو جرہم نے مکہ چھوڑنے سے قبل زم زم کا کنواں بند کر دیا، انہوں نے کعبہ کے

Marfat.com

طلائی ہرن، حجر اسود اور دوسرا قیمتی مال اس میں دفن کر کے یمن کی راہ لی۔ اس کے بعد قصی بن کلاب کا ظہور ہوا، یہ وہی قصی تھا جس نے عرب کو ایک وحدت میں پرو دیا، قصی کو احساس ہوا کہ سرداری کا حق قریش کا ہے، لہٰذا اس نے تمام عرب کو متحد کیا اور دنیا کو پارلیمنٹ کا خیال دیا جس کو اس وقت 'دارالندوہ' کے نام سے یاد کیا جاتا تھا اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے کرم سے کعبہ کی تولیت اس کے اصل حق داروں تک پہنچ گئی اور وہ آب زم زم کا کنواں جو بنو جرہم نے بند کیا تھا اللہ تعالیٰ کے اشارے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد میں سے ایک سردار نے کھولا اور اہل عالم کے لئے عام کر دیا۔ (استفادہ:۔ سیرت سید المرسلین از خورشید گوہر قلم "حیات محمد" از محمد حسین ہیکل، "الامین صلی اللہ علیہ وسلم" از محمد رفیق ڈوگر، "سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم" از ڈاکٹر ماجد علی خان)

ایک تاریخ دان ابن اسحاق لکھتا ہے کہ طوفان نوح کا پانی اس گھر میں داخل نہیں ہوا تھا۔ ایک راویت کے مطابق یعرب بن قحطان نے حضرت ہود سے کہا کہ کیا ہم اس کی تعمیر نہ کر دیں، انہوں نے فرمایا کہ اسے میرے بعد آنے والا ایک نبی تعمیر کرے گا۔ طوفان نوح کے بعد بیت اللہ محض مٹی کا ایک تودہ تھا اور حضرت ہود، حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے پیروکار اسی حالت میں اس کا طواف کرتے تھے۔ جب حضرت اسماعیل جوان ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو بیت اللہ کی تعمیر کا حکم دیا اور ایک بدلی کی ذریعے اس کی جگہ کے نشاندہی کی جو بیت اللہ کی جگہ پر سایہ فگن رہی۔

> "اور یاد کرو جب ابراہیم اور اسماعیل اس گھر کی دیواریں اٹھا رہے تھے (اور) دعا کرتے جاتے تھے کہ اے ہمارے رب ہم سے یہ خدمت قبول فرما لے، تو سب کی سننے اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ (البقرۃ:۱۲۷)"

روایت ہے کہ بیت اللہ کی تعمیر آسمانوں پر فرشتوں کے کعبہ بیت المعمور کے بالکل نیچے کی گئی ہے کہ اگر بیت المعمور سے کوئی پتھر پھینکا جائے تو وہ سیدھا بیت اللہ پر گرے گا۔

Marfat.com

بیت اللہ کی تعمیر کے لئے جبل مکہ کا پتھر استعمال کیا گیا اور اس پہاڑ کی باقیات باب فہد کے سامنے موجود ہیں۔ جب دیواریں بلند ہوگئیں تو جبرائیل علیہ السلام اللہ جل شانہ کے حکم سے ابوقبیس پہاڑ کھود کر حجر اسود لائے اور اپنی موجودہ جگہ نصب کردیا۔ حضرت ابراہیم نے معمار اور حضرت اسماعیل نے مزدور کا کام کیا۔ حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "حجر اسود جنت سے نازل ہوا"۔ جب مکہ کی تعمیر ہوئی تو اس وقت دیواروں کی اونچائی قد آدم کے برابر تھی۔ حضرت ابراہیم کے زمانے میں ۹ ہاتھ اونچائی، عرض ایک طرف سے ۲۰ ہاتھ اور دوسری طرف سے ۲۲ ہاتھ تھا' طول ایک طرف سے ۳۱ ہاتھ اور دوسری طرف سے ۳۲ ہاتھ تھا' اس گھر کی چھت نہیں تھی۔ بیت اللہ کی یہی وہ عمارت تھی جس کو گرانے کے لئے ابرہہ ۶۰ ہزار کا لشکر لے کر چڑھ دوڑا۔ اس کے بعد کعبہ کی آنکھ نے اولاد آدم کے کئی دور دیکھے اور پھر اللہ تعالیٰ کا گھر اپنے اصل مالک حضرت محمد ﷺ کی تولیت میں آ گیا اور آپ ﷺ نے اس گھر کو ہر طرح کی آلائش سے پاک کیا۔

آنے والے ادوار میں کعبہ کی آرائش و زیبائش کا اور بہتر انداز میں اہتمام کیا گیا' کعبہ کے اندر چھ ستون بنا کر اوپر چھت دی گئی' پھر اس پر غلاف بھی چڑھایا گیا جس کا سلسلہ اب تک جاری ہے۔ اس وقت خانہ کعبہ کی بلندی ۱۵ میٹر ہے اور حجر اسود کی بلندی ڈیڑھ میٹر ہے' دروازہ زمین سے دو میٹر بلند ہے۔ موجودہ دروازہ خالص سونے کا ہے جس پر ۲۸۰ کلو سونا لگا اس پر ۷ کروڑ ۳۴ لاکھ ۲۰ ہزار ریال خرچ ہوئے۔ کعبہ کی تعمیر مختلف ادوار میں ہوتی رہی مگر یہ تعمیر اسی جگہ رہی جہاں حضرت جبرائیل امین نے کی تھی۔ اس گھر کی زیارت اللہ اپنی جناب سے اپنے برگزیدہ بندوں کی قسمت میں لکھتا ہے۔ (استفادہ:۔ سیرت سید المرسلین از خورشید گوہر قلم، حیات محمد از محمد حسین ہیکل، الامین ﷺ از محمد رفیق ڈوگر، سیرت خاتم الانبیین ﷺ از ڈاکٹر ماجد علی خان)

یثرب کا حال

یثرب مدینہ منورہ کا پرانا نام ہے' یہ سرزمین عرب میں علاقہ حجاز کا ایک شہر ہے یہ

Marfat.com

مکہ مکرمہ سے تقریباً ۲۷۰ میل کے فاصلے پر دمشق سے جنوب مشرق میں تقریباً ۶۵۰ میل کے فاصلے پر واقع ہے اور سطح سمندر سے یہ شہر تقریباً ۲۰۵۰ فٹ بلند ہے۔ یہ ایک بڑے میدانی علاقہ جس کا ایک حصہ کوہ آتش فشان میں پھٹے ہوئے کوہ آتش فشان کے مادہ سے بنا ہوا ایک میدان ہے جبکہ باقی تین اطراف میں نصف دائرہ کی شکل میں خشک پہاڑیاں ہیں اور ان میں سب سے اونچا پہاڑ جو نخلستان کی سطح سے بارہ سو فٹ سے زیادہ بلند ہے اس کا نام جبل اُحد ہے۔

یہاں کے باسیوں میں خاص قبائل اوس اور خزرج تھے' اس کے علاوہ شہر کے گردو نواح میں یہودی بھی آباد تھے اور ان کے بارے میں قیاس کیا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ سے پہلے کے یہاں آباد ہیں۔ اگر ہم تاریخ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ یہاں پہلی آبادکاری اس وقت ہوئی جب روم کے بادشاہ ہاڈین نے ان کو ۱۳۵ء میں جلاوطن کر دیا' اس زمانے میں اوس اور خزرج کا یہاں کے نخلستان پر قبضہ تھا اور یہودیوں کی وجہ سے یہاں کے رہائشی قبائل کمزور ہو گئے اور یہودی یہاں آ کر مضبوط ہو گئے۔

یہودیوں سودی کاروبار کے بانی ہیں اور اس وجہ سے یہ یثرب کی معیشت پر چھا گئے' انہوں نے یہاں کے قبائل کو اپنا قرض دار بنالیا' وہ قبائل ان سے قرض لیتے اور بھاری سود کی ادائیگیوں میں ایک عرصہ لگ جاتا اور مقروض کی اولاد بھی ان کی غلام بن جاتی' آہستہ آہستہ یہودیوں کے تین قبائل آباد ہو گئے' ان میں بنو قریظہ، بنو قینقاع اور بنو نضیر شامل ہیں اور یہاں کے سارے یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے منتظر رہے مگر جونہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے بھی متنفر ہونے لگے۔ کیونکہ ان کو اپنی حکومت کے جانے کا ڈر محسوس ہونے لگا' یہودی اصلاً قبیلہ جذام سے تعلق رکھتے تھے لیکن عمالقہ اور ان کی بت پرستی سے تنگ آ کر وہ حضرت موسیٰ پر ایمان لے آئے اور یہ لوگ ملک شام چھوڑ کر حجاز چلے آئے۔

Marfat.com

کھڑا ہوں کب سے منتظر یا حبیب ﷺ

تاریخ ایک عجیب شے ہے یہ اپنے آپ کو دہراتی ہے‘ رسول اللہ ﷺ کے احترام میں بھی اس نے ایسا ہی کیا‘ جیسے کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی نبوت اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو عالم ارواح میں دے دی تھی اور اس کی اطلاع اپنے صحائف اور انبیاء کرام کے ذریعے دنیا والوں کو دے دی تا کہ جب آپ ﷺ کی ولادت ہو تو کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ہم کو خبر نہ ہوئی۔

آپ ﷺ کی ولادت باسعادت سے ایک طویل عرصہ پہلے جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی ولادت کی تھی تو اسی وقت آپ ﷺ کا نور پشت آدم میں رکھ دیا تھا یہاں تک کہ آپ ﷺ کی زندگی کے احوال بھی پہلے ہی رقم فرما دیئے تھے۔ یہودی اور عیسائی علماء کرام جو عرب میں رہتے تھے آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کا انتظار کرنے لگے۔ انکا انتظار کچھ اس طرح ہے کہ ولادت نبوی ﷺ سے تقریباً ایک ہزار سال پہلے دنیا کا حکمران تبع اول حمیر بن وردع اپنے چار ہزار علماء دانشور اور ایک فوج ظفر موج کے ساتھ سفر پر نکلا‘ قزیر بن عمار بھی ساتھ تھا‘ جب یہ کارواں صحرائے مدینہ سے گزرا تو یہاں ایک خیمہ کے سوا کچھ نہ تھا مگر تورات و زبور و انجیل اور آسمانی صحائف کے عالم جانتے تھے کہ یہاں ایک نبی آنے والا ہے۔ چار سو علماء نے عرض کیا کہ ہمیں یہاں رہنے دیں‘ بادشاہ نے پوچھا کیوں؟ ان علماء نے جواب دیا کہ یہاں ایک رسول آنے والا ہے جس کا نام محمد ﷺ ہوگا وہ ہجرت کر کے یہاں آئیں گے اور یہیں بس جائیں گے‘ اس حاکم نے یہ سن کر حکم دیا کہ یہاں ایک بستی بنائی جائے‘ اس حکمران کے کہنے پر چار سو مکان تعمیر کئے گئے اور اس حاکم کے کہنے پر ایک خط لکھا گیا اور وہ خط ایک عالم کو دیا گیا کہ وہ یہاں ٹھہرے اور جب رسول اکرم ﷺ کا ظہور ہو تو یہ خط آپ ﷺ کو دے دے‘ بادشاہ نے جس عالم کو وہ خط دیا تھا اللہ کی شان سے حضرت ابوایوب انصاری اسی کی اولاد سے تھے۔

جب بعثت نبوی ﷺ کا چرچا ہوا اور ہر سمت کے لوگ آپ ﷺ سے ملنے آئے تو

Marfat.com

آپ ﷺ کے سامنے ابو لیلیٰ نام کا ایک آدمی آیا تو آپ ﷺ نے کہا! اے ابو لیلیٰ تم ہو؟ ابو لیلیٰ یہ سن کر حیران ہو گئے کہ آپ ﷺ کو میرا نام کس نے بتا دیا' آپ ﷺ نے اس سے کہا کہ اے ابو لیلیٰ وہ خط لاؤ جو میرے لئے تم کو ملا تھا۔

یہ سن کر ابو لیلیٰ وہ خط لے کر آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ خط پڑھ کر سنایا۔ اس خط کا متن سن کر رسول پاک ﷺ بہت خوش ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ نیک بخت بھائی، شاباش ﴿شرف النبی۔ ابو سعید خرگوشی، مطبوعہ تہران ایران﴾

نور محمدی ﷺ کی بشارتیں

اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کے بارے میں تمام الہامی کتب اور صحائف میں یہ بشارتیں عطا فرما رکھی تھیں تا کہ اس کے محبوب بندے اور رسول ﷺ کے اس زمانے والے بہترین انداز میں استقبال کر سکیں اور وہ بھول میں نہ رہ جائیں۔ انجیل برناباس کے باب نمبر ۱ میں رسول اللہ ﷺ کی ولادت کی بشارت اس انداز میں دی گئی۔

"لیکن میرے بعد جو نبی تشریف لانے والا ہے جو تمام انبیاء اور اہل بصیرت کے لئے چمک دمک ہے اور جو اس سے پہلے انبیاء نے کہا ہے وہ ان کی تشریح کرنے والا ہے کیونکہ وہ اللہ کا رسول ہے۔" (انجیل برناباس کے باب نمبر ۱)

باب نمبر ۸ میں درج ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس طرح فرماتے ہیں۔

"بے شک میں تو صرف بنی اسرائیل کے لئے ہی مبعوث ہوا ہوں لیکن میرے بعد جو آنے والا ہے وہ تمام جہانوں کے لئے ہدایت اور نور بن کر آئے گا' وہ باعث تخلیق کائنات ہے اور اس کی کوششوں سے ہی دنیا میں اللہ تعالیٰ کی پرستش کی جائے گی اور اس کی رحمت نصیب ہو گی۔"

Marfat.com

انجیل برناباس باب نمبر ۸ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس طرح فرماتے ہیں۔

"یعنی جس ہستی کا تم ذکر کر رہے ہو میں تو اللہ کے اس رسول کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے بھی لائق نہیں، جس کو تم مسیحا کہتے ہو اس کی تخلیق مجھ سے پہلے ہوئی ہے لیکن تشریف میرے بعد لائے گا وہ سچائی کا علمبردار ہوگا اور اس کے دین کی کوئی انتہا نہ ہوگی" (انجیل برناباس کے باب نمبر ۸)

انجیل جو کہ تحریف کا شکار ہوئی ہے اس میں کئی ایک مقامات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت اور آمد کی بشارتیں اس طرح موجود ہیں:۔

"اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو میرے احکامات پر عمل بھی کرو گے اور میں اپنے باپ سے درخواست کروں گا کہ وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے گا" (انجیل ۔ یوحنا باب ۱۴، آیت نمبر ۱۶، ۱۷)

دوسری جگہ پر انجیل میں کہا گیا۔

"اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں کروں گا کیونکہ دنیا کا حکمران آنے والا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں۔" (انجیل ۔ یوحنا باب ۱۴، آیت نمبر ۳۱)

آگے انجیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اس طرح بشارت دیتی ہے۔

☆ "لیکن جب وہ مدد کرنے والا آئے گا جس کو میں تمہارے باپ کی طرف سے بھیجوں گا یعنی سچائی کی جان جو باپ سے صادر ہوتا ہے تو وہ میری گواہی دے گا اور تم بھی گواہ ہو کیونکہ شروع سے میرے ساتھ ہو۔" (انجیل ۔ یوحنا باب ۱۴، آیت نمبر ۲۶ ۔ ۲۷)

Marfat.com

انجیل نے ایک اور جگہ پر محمد ﷺ کی شان کا اظہار اس طرح فرمایا۔

"لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لیئے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہیں آئے گا۔ لیکن اگر جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیجوں گا اور وہ آکر دنیا کو گناہ اور راست بازی اور عدالت کے بارے میں قصور وار ٹھہرائے گا۔" (انجیل۔ یوحنا باب ۱۶، آیت نمبر ۸، ۹)

بدھ مت کی گواہی

انجیل کے علاوہ بدھ مت کے بانی گوتم بدھ نے اپنے ایک شاگرد کے سوال کے جواب میں کہا کہ میں پہلا بدھ نہیں کہ جو زمین پر آیا ہوں اور نہ ہی میں آخری بدھ ہوں' اپنے وقت پر ایک بدھ آئے گا جو بتریا کے نام سے موسوم ہوگا اور بتریا کے معنی رحمت کے ہیں' یہاں بتریا سے مراد رسول اللہ ﷺ ہی ہیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی بشارت

حضرت سلیمان علیہ السلام کے مقدس صحیفے غزل الغزلات کے باب ۵ کے درس نمبر ۱۶ میں حضرت محمد ﷺ کی بشارت اس طرح دی گئی ہے جو کہ ہے۔

میں محمدی ہوں اور خود بھی آنے والے پیغمبر ﷺ پر ایمان لایا ہوں' آ گیا بلوص محمد ﷺ یروشلم میں' آگے چل کے محمد ﷺ کی نشانی اس طرح بیان کی گئی ہے کہ ان کا رخ انور نورانی، گندمی، ہزاروں میں سردار، ان کا سر مبارک ہیرے کی طرح کا سا چمکدار، ان کی زلفیں سیاہ کالی' ان کا چہرہ سورج کی طرح روشن، سروقد، آواز نہایت پرسوز اور بالکل محمد ﷺ تعریف کیا گیا ہے۔ وہ مخلوق سے ڈرتا نہیں ہوگا' بہت بہادر اور سمجھدار ہوگا اور اس کا نام **مہامت** ہوگا مہامت اس طرح عبادت نہیں کرے گا جس طرح کہ اس کے قبیلہ کے لوگ

Marfat.com

کرتے ہوں گے بلکہ وہ اپنے قبیلے والوں سے کہے گا کہ مجھے اس قادر ذات کی طرف سے جو واحد ہے اور کوئی اس کا شریک نہیں رکھتا یہ حکم ہے کہ اس قسم کی عبادت مت کیا کرو اور میں ایک اللہ کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرنے والا نہیں اور اس کی تبلیغ کی وجہ سے اس کی قوم کے لوگ اس سے الگ ہو جائیں گے یہاں مہامت کے معنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔

سام وید کی بشارت

سام وید میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نشانیاں اس طرح ہیں کہ احمد نے اپنے رب سے پُر حکمت شریعت کو حاصل کیا' اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چند صفات کچھ یوں بیان کی گئیں۔ کہ وہ ہر مقدس اسم کو پانے والا، رعد والا، نہایت تعریف کیا گیا، قلعوں کو توڑنے والا جوان، عقیل، بے انداز قوت کا پیدا کیا گیا، انہوں نے دعا کے بھجوں کے ساتھ اندر کی شان بیان کی جو اپنی قوت سے حکومت کرتا ہے۔

کلنکی پران کی بشارت

کرشن جی ہندوؤں کے بڑے گرو ہیں اور ان کے احکام ہندوؤں کے لئے بہت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں' کرشن جی اپنی مشہور کتاب کلنکی پران میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں:۔

> ''آخری زمانے میں ایک اوتار پیدا ہوگا اور اس کی پیدائش شمبل دیپ میں ہوگی' ان کے والد گرمی کا نام اشنولیس ہوگا' وہ اوتار پہاڑی کھوہ میں اللہ کی عبادت کرے گا اور اللہ تعالی اسے وہاں سبق پڑھائے گا اور اس سبق کے پھیلانے کی وجہ سے اس کو اپنے اہل خانہ کی طرف سے تکلیف ہوگی اور وہ مجبوراً جدا ہو کر شمالی پہاڑوں پر چلا جائے گا۔''

کرشن اپنے ماننے والوں کو وصیت بھی کرتا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی اس کے

Marfat.com

زمانے کو پالے تو اس کو چاہئے کہ اس کے قدموں میں اپنا سر رکھے اور اس کی اطاعت کرے اسی میں اس کی بھلائی ہے اور یہی اصلی راہ ہدایت ہے اور اللہ اس طرح کرنے والوں کو روز قیامت شانتی عطا فرمائے گا۔

اتھروید اور شان محمد ﷺ

حضرت شعیب علیہ السلام کے صحیفے اتھروید میں بھی محمد ﷺ کی بشارت کچھ اس طرح دی گئی ہے کہ "اے لوگوں سنو! یہ بشارت احترام نے سنو! محمد (ﷺ) تعریف کیا جائے گا ساٹھ ہزار اور نوے دشمنوں میں اور اس ہجرت کرنے والے کو ہم حفاظت میں لیتے ہیں۔"

اتھروید کی یہ بشارت حرف بحرف اس وقت لوگوں نے سمجھی جب آپ ﷺ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ جانے لگے تو اس وقت مکہ کی آبادی ساٹھ ہزار سے نوے افراد اسے اوپر ہو چکی تھی۔

تورات اور شان محمد ﷺ

تورات نے حضرت محمد ﷺ کی بشارت جو دی تھی وہ حرف بحرف پوری ہوئی' یہاں آپ ﷺ کے نام نامی **احمد** بتایا گیا ہے اور یہی آپ ﷺ کا آسمانی نام ہے۔ تو رات میں آپ ﷺ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ "اور میں اپنے بعد ایک رسول کی خوشخبری دیتا ہوں جن کا نام احمد ہو گا۔"

حضرت داؤد علیہ السلام کی بشارت

حضرت داؤد علیہ السلام اس طرح حضرت محمد ﷺ کی بشارت دیتے ہیں۔

"وہ آرہا ہے۔ وہ زمین کی عدالت کرنے کو آرہا ہے، وہ صداقت سے جہاں کی اور اپنی سچائی سے قوموں کی عدالت کرنے آرہا

Marfat.com

ہے۔“

حضرت داؤد علیہ السلام کی بشارت پوری ہوئی اور آپ ﷺ صادق اور امین نام سے بھی مشہور ہوئے' اپنوں نے تو کیا غیروں نے بھی آپ ﷺ کی اس خوبی کا اقرار کیا۔
﴿زبور بحوالہ قتیل دانا پوری﴾

حضرت اشعیاہ علیہ السلام کی بشارت

حضرت اشعیاہ علیہ السلام نے اس طرح ندا دی ”آئے گا اللہ جنوب سے اور قدوس فاران کے پہاڑ سے آسمانوں کو جمال سے چھپائے گا اور اس کی ستائش سے زمین بھر جائے گی“ ﴿کتاب اشعیاہ باب ۲۱﴾

رب سینا سے آیا ساعیر سے چمکا اور جبل فاراں سے ظاہر ہو گیا۔ گویا حضور اکرم ﷺ کو فاران کی گھاٹی سے نبوت کا اعزاز ملے گا اور اللہ کے کرم سے ایسا ہی ہوا اور آپ ﷺ پر وحی غار حرا میں نازل ہوئی۔

حضرت اشعیاہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اے آسمان کان بن جا اور اے زمین خاموش ہو جا' اے پہاڑ و سب دم بخود ہو کر سنو! کہ بنی اسماعیل سے ایک پیغمبر پیدا ہو گا جو بہرے کانوں کو سننے والا بنا دے گا اور اندھی آنکھوں کو بینا کر دے گا' جو دل کے پردوں میں چھپے ہوئے اسرار واضح کر دے گا' اس کی جائے مولد مکہ ہو گی اور وہ مکہ چھوڑ کر مدینہ آئے گا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت اشعیاہ علیہ السلام کی تمام بشارتیں پوری کیں اور جو آپ علیہ السلام نے کہا اسی طرح حضرت محمد ﷺ کی زندگی گزری۔ ﴿کتاب البشارات﴾

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بشارت

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ ﷺ کی شان یوں بیان کی۔

وہ غیب کی خبریں بتائے گا' حضرت اسماعیل کی اولاد سے ہونگے'

Marfat.com

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کو ختم کریں گے' اُمی ہونگے ،
امانت دار ہونگے اور وہ کسی کو قتل نہیں کریں گے۔

رسالت محمدی ﷺ کی خصوصیات

رسول اللہ ﷺ کی خصائص سے متعلق حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محمد ﷺ کی نبوت کو مندرجہ ذیل خصوصیات حاصل تھیں:۔

۱۔ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو سب سے پہلے پیدا فرمایا اور دنیا میں سب نبیوں اور رسولوں کے آخر میں مبعوث فرمایا۔

۲۔ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے نبوت عالم ارواح ہی میں عطا فرمادی تھی۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام اور رسولوں سے یہ عہد لیا تھا کہ جو بھی رسول اللہ ﷺ کو پائے تو وہ ان پر ایمان لے آئے۔

۴۔ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات آپ ﷺ کے واسطے پیدا فرمائیں۔

۵۔ رسول اللہ ﷺ کا نام اللہ کو ایسا پسند ہے کہ آپ ﷺ کا نام اللہ نے عرش مبارک پر، ہر ایک آسمان پر، جنت کے تمام درختوں پر، حوروں کی آنکھوں میں، محلات جنت پر اور فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان لکھا۔

۶۔ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ اور آپ ﷺ کے شجرہ نسب کو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عبداللہ تک ہر طرح کی برائی اور بدی سے بچایا۔

۷۔ اللہ تعالیٰ نے سابقہ الہامی کتب میں آپ ﷺ کے آنے کی خوشخبریاں دیں تاکہ تمام لوگ آپ ﷺ کو پہچان لیں۔

۸۔ رسول اللہ ﷺ مختون پیدا ہوئے۔

۹۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ستر شریف (شرم گاہ) کو ہر کسی کی نظر سے محفوظ رکھا۔

۱۰۔ آپ ﷺ کی زندگی میں اعلان رسالت سے پہلے بھی بادل آپ ﷺ پر سایہ فگن ہوتے تھے۔

۱۱۔ قرآن پاک نے محمد ﷺ کے اعضاء مبارک کی کھول کھول کی تعریف فرمائی ہے۔

Marfat.com

۱۲۔ رسول اللہ ﷺ کے اسمائے گرامی میں اکثر وہ ہیں جو اللہ کے بھی ہیں۔

۱۳۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ہر وقت خوشبو آتی تھی۔

۱۴۔ رسول اللہ ﷺ ہر سمت میں برابر دیکھنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔

۱۵۔ رسول اللہ ﷺ کا لعاب دہن کھاری پانی کو میٹھا کر دیتا تھا۔

۱۶۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اتنی زبردست قوت سامعہ عطا فرمائی تھی کہ آپ ﷺ ملائکہ کی آہٹ بھی سن لیتے تھے۔

۱۷۔ آپ ﷺ کا قد شریف درمیانہ تھا مگر جب لوگوں کے ساتھ چلتے تھے تو سب سے بڑے محسوس ہوتے تھے۔

۱۸۔ رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔

۱۹۔ آپ ﷺ کی مدد کے لئے فرشتے ہر وقت تیار ہوتے تھے۔

۲۰۔ جس راستے سے سرکار ﷺ گزر جاتے اس راستے سے خوشبو آتی تھی۔

۲۱۔ جنت میں صرف آپ ﷺ پر وحی کی جانے والی کتاب قرآن مجید ہی پڑھی جائے گی۔

۲۲۔ اللہ نے آپ ﷺ کو اپنے پاس بلا کر اپنا دیدار عطا فرمایا جس کو معراج کہا جاتا ہے۔

۲۳۔ آپ ﷺ کی قبر شریف پر ایک فرشتہ مقرر ہے جو امت مسلمہ کی تمام درود وسلام آپ ﷺ تک پہنچاتا ہے۔

۲۴۔ آپ ﷺ بالکل معصوم ہیں اور آپ ﷺ کے گستاخ کا قتل جائز ہے۔

۲۵۔ جس نے آپ ﷺ کو خواب میں دیکھا تو بے شک اس نے رسول اللہ ﷺ کو ہی دیکھا' کیونکہ شیطان آپ ﷺ کی شکل میں نہیں آسکتا۔

۲۶۔ اللہ نے رسول اللہ ﷺ پر تمام قسم کی وحی سے کلام الٰہی نازل فرمایا۔

۲۷۔ تمام انبیاء کرام میں سے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ہی مقام محمود عطا فرمایا جو کہ قیامت کے دن شفاعت کا حق ہے۔

۲۸۔ رسول اللہ ﷺ کی شریعت تا قیامت قائم رہے گی اور کسی کی شریعت آپ ﷺ کی

Marfat.com

شریعت کو منسوخ نہیں کرے گی۔

۲۹۔ رسول اللہ ﷺ کا مقام مرقد شریف عرش مبارک سے بھی نازک ہے۔

۳۰۔ آپ ﷺ کی امت کے لئے تمام زمین عبادت کے لئے حلال قرار دی گئی۔ (خصائص الکبریٰ از جلال الدین سیوطی صاحب)

......☆......☆......

Marfat.com

ننھے رسول، صلی اللہ علیہ وسلم کی انفرادیت

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے بالواسطہ اپنے حبیب اور رسول اللہ ﷺ کا نور پیدا فرمایا' پھر اسی نور کو خلق عالم کا واسطہ ٹھہرایا اور عالم ارواح میں اس روح سراپا نور کو وصف نبوت سے سرفراز فرمایا۔ صحابہ نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ کی نبوت کب ثابت ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام کی روح نے جسم نہیں پکڑا تھا اور جب دوسری مخلوق کو پیدا کیا گیا تو ان سے یہ حلف لیا گیا تھا کہ وہ آپ ﷺ کی مدد فرمائیں گے تب جا کر ان کو اللہ تعالیٰ نے ان کی نبوت اور معجزات کے وصف سے سرفراز فرمایا' ان سب کے علاوہ رسول اللہ کو یہ امتیازات حاصل ہیں۔

پیدائش

اللہ جل شانہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انبیاء کرام علیھم السلام سے پہلے پیدا فرمایا اور آپ کو تمام انبیاء کرام کے بعد دنیا میں مبعوث فرمایا' آپ کی ولادت کے ساتھ نبوت کے سلسلے کو بھی منقطع فرما دیا اور جب آپ ﷺ کی ولادت رونما ہوئی اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص معجزات کے ذریعہ پوری مخلوق کو اس بات کا علم دیا کہ اللہ تعالیٰ کا آخری رسول اس دنیا میں نازل ہو چکا ہے۔

Marfat.com

عالم ارواح میں نبوت

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالی نے عالم ارواح میں ہی نبوت کے عہدے پر سرفراز فرمایا اور عالم ارواح میں تمام انبیاء کرام نے آپ ﷺ نے فائدہ حاصل کیا۔ کہا جاتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا فرمایا تو اس وقت آپ ﷺ کی نبوت کا نور حضرت آدم کی پیشانی میں رکھ دیا۔ ایک بار حضور پرنور ﷺ نے حضرت جبرائیل سے دریافت فرمایا کہ تمھاری عمر کتنی ہے؟ اس نے عرض کیا کہ یہ تو میں نہیں بتا سکتا ہاں اتنا جانتا ہوں کہ ایک ستارا ستر ہزار سال کے بعد چمکتا تھا وہ میں نے ۷۲ ہزار بار دیکھا ہے' ارشاد ہوا کہ وہ ستارہ ہم ہی تھے۔ گویا اس بات سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی پیدائش اس کائنات میں سب سے پہلے کی گئی اور نبوت بھی سب سے پہلے دی گئی یعنی کہ آپ ﷺ کو نبوت عالم ارواح میں دے دی گئی۔

محمد ﷺ کی امامت کا عہد

اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام علیہ السلام سے عالم ارواح میں یہ عہد لیا تھا کہ اگر تم میں سے کوئی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کو پائے تو اس پر ایمان لے آئے' اس کا کہا مانے اور اس کی ہر طرح سے مدد کرے مگر اللہ کے کرم سے جب محمد ﷺ کی ولادت ہوئی تو تمام سابقہ انبیاء کرام اس ظاہری دنیا سے پردہ فرما چکے تھے۔

وجہ تخلیق کائنات

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ہی تمام دنیا کو پیدا فرمایا۔ فقہا حضرات فرماتے ہیں کہ اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو یہ جہاں نہ ہوتا اگر یہ جہان نہ ہوتا تو کچھ بھی نہ ہوتا' اگر کچھ بھی نہ ہوتا تو محمد ﷺ کا نور ضرور ہوتا اور اللہ تعالیٰ ہوتا اس کا محبوب ہوتا اور بس کچھ نہ ہوتا۔

Marfat.com

الہامی صحیفے اور اسم پاک

اللہ جل شانہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام نامی کو تمام پہلے الہامی صحیفوں میں لکھوایا ہے اور ان صحیفوں میں آپ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کی بشارت بدرجہ اتم موجود ہے۔ آپ ﷺ کی ولادت اور آپ ﷺ کی زندگی کے تمام حالات علماء کرام کو اللہ تعالیٰ کے الہامی صحیفوں سے ملے اور جو صحیفوں میں رقم تھا وہ بالکل درست تھا۔

الہامی صحیفے اور اسم پاک

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاندان ہر زمانے میں ایک معزز اور قابل احترام رہا ہے، ہر طرح کی آلائش اس خاندان سے دور رہی اور تا قیامت رہے گی اور یہ شرف صرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان کو ہی حاصل ہے۔ جس وقت آپ ﷺ کی ولادت ہوئی تو ہر طرف برائی ہی برائی تھی مگر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے گھرانے کو ان برائیوں سے مکمل طور پر دور رکھا اور آپ ﷺ کے باپ دادا کے متعلق نہ تو چوری کا ذکر ملتا ہے اور نہ ہی لڑکیوں کو زندہ در گور کرنا اور نہ ہی یا اس طرح کی دوسری خامیوں کا۔

آباء واجداد

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آباء واجداد حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عبداللہ تک اور حضرت اماں حواؑ سے لے کر حضرت آمنہ تک شریف رہے ہیں آپ تمام حضرات اللہ کے کرم سے ہر طرح کی معاشرتی برائی یعنی زنا و جبر سے پاک رہے اس کے علاوہ آپ ﷺ کے اجداد اپنے وقت میں اپنے قبیلے کے سردار رہے ہے۔

بتوں کا حال

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت شریف کے وقت تمام بت کد ... مانند پڑ گئے، بت منہ کے بل گرے، آتش کدوں میں آگ ٹھنڈی پڑ گئی اور جنوں ...

Marfat.com

آپ ﷺ کی شان میں اشعار پڑھے۔ دراصل جو بت منہ کے بل گرے تھے وہ آپ ﷺ کی شان کا اعلان کررہے تھے کہ بس اب ایک اللہ کی حکمرانی کا اعلان کرنے والا آگیا ہے' اے گمراہو ہماری پوجا نہ کرو بلکہ اس آنے والے کی بات مانو۔

مختون ولادت

بوقت ولادت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر طرح کی آلائش اور گندگی سے پاک تھے آپ ﷺ کی شرم وحیا کو اللہ جل شانہ نے محفوظ رکھا اور آپ ﷺ کو مختون پیدا فرمایا' اس سے پہلے کوئی دوسرا آدمی اس طرح مختون پیدا نہ ہوا اور مختون پیدا ہونا آپ ﷺ کی شان کا پہلا اعلان تھا کہ یہ مولود ایک خاص مقام کا حامل ہے۔

حالت بوقت پیدائش

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اس فانی دنیا میں تشریف لائے تو آپ ﷺ سجدے میں تھے' آپ ﷺ کی دونوں شہادت کی انگلیاں مبارک اللہ جل شانہ کی طرف بلند تھیں جو اس بات کا پیغام دے رہیں تھیں کہ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور وہی عبادت کے لائق ہے۔

برکت ولادت

جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے تو آپ ﷺ کے ساتھ ایک ایسا نور تھا جس سے ہر کون مکان روشن ہو گیا اور آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ نے ملک شام کے محل اس نور کی روشنی میں دیکھ لئے' اس کے علاوہ بوقت زچگی عورت کو بہت تکلیف ہوتی ہے مگر حضرت آمنہ کو کسی قسم کی کوئی تکلیف ہی نہیں ہوئی۔

Marfat.com

کلام اول

جب آپ ﷺ پنگھوڑے میں ہوتے تھے تو فرشتے آپ ﷺ کے پنگھوڑے کو ہلایا کرتے تھے' آپ ﷺ نے گہوارے میں کلام کیا' آپ ﷺ چاند سے باتیں کیا کرتے تھے' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب چاند کی طرف شہادت کی انگلی اٹھایا کرتے تھے تو چاند جھک جایا کرتا تھا اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ وہ آپ ﷺ کو سلام کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔

بادل کا سایہ

بعثت سے قبل گرمی میں بادل آپ ﷺ پر سایہ کیا کرتا تھا' جب آپ ﷺ کسی درخت کے سائے میں بیٹھتے تو سایہ آپ ﷺ کی طرف جھک جایا کرتا تھا اور جب آپ ﷺ چلتے تو بادل کی ٹکڑی آپ ﷺ کے سر مبارک پر سایہ کئے رہتی تھی اور جو لوگ آپ ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے وہ بھی اس سائے سے محظوظ ہوتے تھے۔

برائی سے حفاظت

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر طرح کی برائی سے محفوظ رکھنے کا خود بندوبست کیا تھا' اس کے لئے آپ ﷺ کا سینہ مبارک چار مرتبہ شق کیا گیا' پہلی بار جب آپ ﷺ کی عمر مبارک ۴ سال تھی تا کہ آپ ﷺ کی پرورش اچھے انداز سے ہو' دوسری مرتبہ دس سال کی عمر میں تا کہ آپ پر شیاطین کا اثر نہ ہو سکے تیسری مرتبہ اغار حرا میں تا کہ آپ اللہ جل شانہ کے کلام کا وزن برداشت کر سکیں اور آخری بار معراج شریف پر تا کہ آپ ﷺ کے دل میں اتنی استقامت آجائے کہ آپ ﷺ اللہ جل شانہ کا سامنا کر سکیں اور ایسی حفاظت

Marfat.com

آپ ﷺ کے علاوہ کسی اور پیغمبر کو حاصل نہیں ہوئی۔

عضو مبارک

اللہ تعالی نے آپ ﷺ کے عضو مبارک کی قرآن پاک میں بڑے اچھے اور شاندار الفاظ میں تعریف کی ہے' اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے تمام جسم کو مثالی اور خوبصورت انداز میں بنایا تھا اور آپ (ﷺ) جیسا جسم مبارک اللہ تعالی نے کسی کو عطا نہیں کیا تھا اسی لیے اللہ نے آپ ﷺ کے ہر اعضاء کی تعریف فرمائی ہے۔

اسم مبارک

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک کو عرش مبارک، ہر آسمان پر، بہشت کے ہر درخت، ہر فوارے، ہر محل اور ہر شے پر، حوروں کے سینوں اور فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان میں لکھا گیا ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک ''محمد'' اللہ جل شانہ کے نام مبارک ''محمود'' سے نکالا گیا ہے اور یہ نام آپ ﷺ کے دادا جان کے دل میں ڈال دیا گیا تا کہ وہ آپ ﷺ کا نام محمد ﷺ رکھیں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک میں سے ستر نام وہ ہیں جو اللہ جل شانہ کے ہیں جو کہ اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ آپ ﷺ اللہ جل شانہ کے بڑے لاڈلے اور محبوب رسول ہیں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک احمد بھی ہے جو کہ آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ نے رکھا' یہ مبارک اسم اس سے پہلے کسی آدمی کا نہیں رکھا گیا اور الہامی کتب میں

Marfat.com

جہاں بھی احمد کا ذکر خیر آیا ہے وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی ہے۔

خزانوں کی ملکیت

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے بہشت کے خزانوں سے کھلاتا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تواضع اللہ تعالیٰ جنت کی شراب اور طعام مبارک سے کرتے تھے' اس کے علاوہ دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی ہر طرح سے مدد کی اور اس کو دنیاوی خزانوں کی بھی ملکیت سے نوازا۔

بصارت کی طاقت

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسی خصوصیت عطا فرما رکھی تھی کہ آپ رات کو بھی ایسے ہی دیکھتے تھے جس طرح عام آدمی دن میں دیکھتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے ایسے ہی دیکھتے تھے جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے دیکھ رہے ہوں گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر اللہ جل شانہ نے بہت تیز فرمائی تھی۔

لعاب مبارک

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لعاب مبارک کڑوے پانی کو میٹھا اور ننھے بچوں کے لئے دودھ کا کام کرتا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا لعاب مبارک صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مجروح اعضا مبارکہ پر لگاتے تو وہ ٹھیک ہو جاتے' گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب مبارک لوگوں کے لئے ایک قیمتی مرہم کی طرح استعمال ہوتا تھا۔

Marfat.com

نقش پا

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب چلتے تھے تو آپ ﷺ کے قدم مبارک کے نشانات پتھر پر لگ جاتے تھے' چنانچہ مقام ابراہیم اور سنگ مکہ پر آپ ﷺ کی کہنی مبارک کے نشانات موجود ہیں۔ جب آپ ﷺ کے قدم مبارک زمین پر پڑتے تھے تو گویا زمین آپ ﷺ کے پاؤں کی طرف لپٹی آ رہی ہوتی۔

مخزن خوشبو

آپ ﷺ کا جسم اطہر کا ہر حصہ خواہ وہ بغل ہو پاک صاف اور معطر تھا' ان سے بدبو کی بجائے خوشبو نکلا کرتی تھی' آپ ﷺ کے جسم اطہر میں کسی قسم کی ناخوش گوارا نہ تھی' جب آپ ﷺ کسی بازار سے گزرتے تھے تو وہ بازار آپ ﷺ کی خوشبو سے معطر ہو جاتا تھا اور جس سے آپ ﷺ ہاتھ ملایا کرتے تو آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک کے ملنے سے بھی دوسرے آدمی کو خوشبو تحفے میں ملتی اور ساری عمر اس جگہ سے خوشبو آتی جو آپ ﷺ کے جسم مبارک کے ساتھ مس ہوا تھا۔

آواز مبارک

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی آواز مبارک میں بڑی قوت اور تاثیر دے رکھی تھی اور آپ ﷺ آواز مبارک جب آپ بولتے تھے ہر آدمی تک قابل سماعت حد میں پہنچتی تھی اور ہر آدمی اس کو سمجھ لیتا تھا۔ جب آپ ﷺ خطبہ شریف دیا کرتے تھے تو گھروں میں پردہ نشین خواتین ایسے سنا کرتیں تھیں گویا وہ آپ ﷺ کی محفل میں بیٹھیں ہوئی ہیں۔ خطبہ حجۃ الوداع میں ایک جم غفیر تھا اس وقت لاؤڈ سپیکر نہیں تھا مگر آپ ﷺ کی آواز مبارکہ ہر آدمی تک پہنچ

Marfat.com

رہی تھی' جو کوہ صفا پر بھی کھڑا تھا وہ بھی آپ ﷺ کی آواز مبارک کہ سن رہا تھا اور جو مکہ میں اپنے گھر میں بھی تھا وہ بھی آپ ﷺ کے خطبے کو سن رہا تھا۔

سننے کی طاقت

قوت سامعہ میں اللہ جل شانہ کے کرم سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی ثانی نہیں تھا' آپ ﷺ آسمان پر ہونے والی فرشتوں کی آواز بھی سن لیا کرتے تھے حضرت جبرائیل علیہ السلام جب آسمان پر ہوتے تھے تو آپ کے پروں کی آواز بھی آپ ﷺ سن لیتے تھے اور جب حضرت جبرائیل آپ ﷺ کے لئے وحی لے کر اترتے تھے تو آپ ﷺ اس کی خوشبو سونگھ لیتے تھے اور آپ ﷺ آسمان کے دروازوں کے کھلنے کی آواز بھی سن لیا کرتے تھے۔

چشم مبارک

رات کو نیند کیلیےجب آپ ﷺ کی چشم مبارک سو جاتی تھی تو آپ ﷺ کا دل مبارک جاگتا رہتا تھا۔ علماء کرام فرماتے ہیں کہ دوسرے انبیاء کرام اور رسولوں کا بھی یہی حال تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی چشم مبارک کو دیکھنے کی بہت زیادہ طاقت عطا فرما رکھی تھی اور آپ ﷺ کی چشم مبارک ہر وہ چیز دیکھ لیتی تھی جو عام آدمی کی آنکھ نہیں دیکھ سکتی تھی۔

انگڑائی

آپ ﷺ کا یہ بھی اعزاز تھا کہ آپ ﷺ کو کبھی انگڑائی نہیں آئی اور نہ کبھی آپ ﷺ سوتے میں ناپاک ہوئے یعنی آپ ﷺ کو کبھی احتلام نہیں ہوا اور دوسرے تمام رسول اور انبیاء کرام بھی اس اعزاز میں مشترک ہیں انگڑائی کا آنا انسان پر شیطانی اثرات کا ہونا

Marfat.com

تصور کیا جاتا ہے اور جبکہ شیطان آپ ﷺ کے سائے سے بھی ڈرتا تھا۔

پسینہ مبارک

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم سے ہمیشہ خوشبو آتی رہتی تھی' آپ کا پسینہ صحابہ کرام بطور خوشبو استعمال کیا کرتے تھے اور جب کوئی آپ ﷺ کے پاس خوشبو کا تذکرہ کرتا تو آپ ﷺ اس کو اپنا پسینہ مبارک بوتل میں ڈال کر دے دیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ جس راستے سے گزر جاتے تھے اس راستے کو مہکا جاتے تھے اس خوشبو سے معلوم ہوتا تھا کہ آپ ﷺ اس راستے سے گزر گئے ہیں۔

قد کاٹھ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم مبارک درمیانہ تھا' جب آپ ﷺ چلتے تو ایسے محسوس ہوتا تھا کہ آپ ﷺ اترائی اتر رہے ہیں اور جب آپ ﷺ کسی محفل میں آرام فرما ہوتے تھے تو آپ کا جسم مبارک سب سے اونچا محسوس ہوتا تھا اور ظاہری طور پر آپ ﷺ سے کوئی بڑا محسوس نہیں ہوتا تھا۔

سایہ مبارک

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسم اطہر کا اللہ تعالیٰ نے سایہ نہیں بنایا تھا۔ آپ ﷺ کا جسم اطہر نور ہی نور تھا اس لئے آپ ﷺ کا سایہ نہیں تھا' جب جسم آپ ﷺ کا نور تھا تو پھر سایہ کس لئے ہوتا اور یہ آپ ﷺ کی شان کا ایک امتیازی پہلو ہے۔

Marfat.com

حفاظت

آپ ﷺ کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہوا تھا' اس لئے جب آپ ﷺ چلتے تو آپ ﷺ کے اردگرد فرشتے چلتے تھے' آپ ﷺ اپنے صحابہ کرام سے فرماتے تھے کہ آپؓ لوگ میرے دائیں بائیں اور آگے پیچھے فرشتوں کیلئے جگہ چھوڑ دیا کریں تاکہ وہ میرے ساتھ رہ سکیں۔

بول و براز

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم مبارک سے نکلنے والے فضلات پاک تھے' جب وہ زمین پر گرتے تھے تو زمین ان کو نگل لیا کرتی تھی اور ان سے کستوری کی خوشبو نکلا کرتی تھی۔ آپ ﷺ کا خون پاک تھا' جب کبھی آپ ﷺ کا لہو نکل آتا تھا تو صحابہ اس کو دفن کرنے کی بجائے پینے پر ترجیح دیتے تھے۔

اُمّی نبی ﷺ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان پڑھ تھے مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی جناب سے آپ ﷺ کو وہ علم سکھایا جس کا آپ کو علم نہیں تھا۔ آپ ﷺ کو کتاب عطا فرمائی جو قیامت تک کے لئے انسانیت کے پاس راہ ہدایت ہے اور اس میں کبھی تحریف نہیں ہو سکے گی اور اس کا ہر لفظ اللہ تعالیٰ کی واحدانیت کا منہ بولتا شاہکار ہے۔

خلیل کا ذکر

جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب و خلیل کا ایک جگہ پر ذکر فرمایا وہاں اپنے خلیل کا نام اور آپ ﷺ کو نبوت کے خطاب کے ساتھ یاد فرمایا' جہاں کہیں بھی آپ ﷺ کا نام نامی

Marfat.com

یاد کیا گیا وہاں آپ ﷺ کی نبوت اور رسالت کا ضرور ذکر کیا گیا جو کہ آپ ﷺ کی شان کے شایان ہی ہے اور دوسرے تمام انبیاء کرام اس اعزاز سے محروم رہے۔

ذکر کی بلندی

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر اللہ تعالیٰ نے بلند فرمایا' چنانچہ اذان، خطبے اور تشہد میں اللہ عزوجل کے نام کے ساتھ آپ ﷺ کا نام مبارک آیا ہے جبکہ دوسرے انبیاء کا یہ مقام نہیں ہے' بلکہ اللہ تو قرآن میں فرماتا ہے کہ اے محبوب میں نے تیرا ذکر بلند فرما دیا۔

اللہ تعالیٰ کا انعام

اللہ تعالیٰ نے پہلے انبیاء کو مانگنے کے بعد عطا فرمایا' جبکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بن مانگے عطا فرمایا۔ جیسے حضرت ابراہیم نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی کہ اے اللہ مجھے رسوا نہ کرنا جس دن جی کر اٹھیں گے۔ ﴿سورۃ شعراء ع۔۵﴾ جبکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی امت کے لئے اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے ''جس دن اللہ تعالیٰ رسوا نہ کرے گا نبی کو اور اس کی امت کو'' ﴿سورۃ التحریم۔ع ۲﴾ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بن مانگے اس سے بڑھ کر عطا کیا اور فرمایا کہ ہم نے تیرا نام بلند کر دیا۔ ﴿سورۃ الم نشرح﴾

اللہ تعالیٰ کا قسم اٹھانا

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی قسم اٹھائی' جیسے یٰسین قسم ہے قرآن کریم کی تحقیق تو البتہ پیغمبروں میں سے ہے جبکہ آپ ﷺ سے پہلے کسی نبی کو یہ

Marfat.com

اعزاز حاصل نہ تھا اور قرآن میں اللہ تعالیٰ نے کئی مقامات پر اپنی قدرت کی قسم اٹھا کر محمد ﷺ کی شان کو دو بالا فرمایا۔ ﴿سورۃ یٰسین﴾

شیطان کا بہروپ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شکل میں شیطان نہیں آ سکتا جس نے خواب میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اس نے آپ ﷺ ہی کو دیکھا' محدثین حضرات کہتے ہیں کہ شیطان کسی نبیؑ کی شکل اختیار نہیں کر سکتا کیونکہ ایسا کرنا اس کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے۔

محمد نام رکھیں

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف ''محمد'' رکھنا مبارک اور دنیا اور آخرت میں نافع ہے مگر ابوالقاسم کنیت رکھنے میں اختلاف ہے' بعض فقہاء نے اسم اور کنیت کو یکجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ مسلمان کے نام کی پہچان اسم محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ہو جاتی ہے۔ آپ ﷺ کے اور بہت سے صفاتی نام ہیں وہ رکھنے بھی مناسب ہیں۔

......☆☆☆......

Marfat.com

دوسرے انبیاء کرام پر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت اور کمالات کا احاطہ بشری طاقت میں نہیں، علمائے ظاہر و باطن سب یہاں عاجز ہیں۔ وہ معجزات و کمالات جو دوسرے انبیائے کرام صلوات اللہ علیہم اجمعین میں الگ الگ موجود تھے وہ تمام کے تمام میرے اللہ کے محبوب بندے اور رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس میں بدرجہ اتم موجود تھے۔

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ جل شانہ نے تمام چیزوں کے ناموں کا علم عطا فرمایا اور اللہ جل شانہ نے آپ کو فرشتوں سے سجدہ کروایا جبکہ اللہ جل شانہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سب چیزوں کے ناموں کے علاوہ مسمیات کا بھی علم عطا فرمایا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ جل شانہ اور اس کے تمام فرشتے درود و سلام بھیجتے رہتے ہیں، اس کے علاوہ تمام مومنین کرام بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو درود و سلام بھیجتے رہتے ہیں، یہ شرف صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی حاصل ہے کیونکہ سجدہ تو ایک بار ہو کر منقطع ہو جاتا ہے" جبکہ درود و سلام کا سلسلہ تو ہر وقت جاری و ساری رہتا ہے اور رہے گا۔ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب تفسیر کبیر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے فرشتوں کو اس لئے سجدے کا حکم دیا تھا کہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں رکھا گیا تھا۔

Marfat.com

حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ جل شانہ نے آسمان پر اٹھایا جبکہ حضرت محمد ﷺ کو اللہ جل شانہ نے معراج کی رات عرش معلیٰ تک کی سیر کرانے کے ساتھ ساتھ جنت اور دوزخ کے احوال بھی دکھائے اور یہ مقام صرف میرے اللہ جل شانہ کے لاڈلے رسول حضرت محمد ﷺ کو ہی حاصل ہے جبکہ باقی تمام رسل اس اعزاز سے محروم رہے۔

حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ جل شانہ نے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اور آپ پر ایمان لانے والوں کو طوفان میں غرق ہونے سے نجات دی' جبکہ اللہ جل شانہ نے آپ ﷺ کی امت کو ہر قسم کے عذاب سے محفوظ رکھا۔ اللہ جل شانہ نے کشتی نوح کو بھی آپ ﷺ ہی کے نور کی برکت سے غرق ہونے سے بچایا کیونکہ اس وقت نور محمدی ﷺ حضرت سیدنا سام کی پیشانی مبارک میں موجود تھا۔ ﴿زرقانی علی المواہب جزء۲۔ص ۵۴﴾

حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ جل شانہ نے حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدد کے لئے اپنے کرم سے ہوا بھیجی اور آپ کو کامیاب کیا اور قوم عاد کو مغربی ہوا سے ہلاک کر دی گئی حضرت محمد ﷺ فرماتے ہیں اللہ جل شانہ نے باد صبا سے میری مدد کی اور اس طرح کا کمال اللہ جل شانہ نے آپ ﷺ کے علاوہ کسی کو نہیں عطا فرمایا۔

حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ جل شانہ نے حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے اپنی جناب سے ایک پتھر سے ایک مکرم اونٹنی نکالی۔ آپ ﷺ کو اللہ جل شانہ نے فصاحت و بلاغت کمال کی عطا فرمائی اور جبکہ اونٹ نے سردار دو عالم ﷺ کے حکم کی پیروی کی اور آپ ﷺ سے کلام

Marfat.com

کیا' اس کے علاوہ دوسرے جانور آپ ﷺ کو سلام کرتے تھے اور اپنی شکایات پیش کرتے تھے اور فصاحت و بلاغت میں آپ ﷺ کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ ﴿خصائص الکبریٰ بحوالہ صحیحین۔ جز۔ا۔ص ۲۳۰﴾

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ جل شانہ نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واسطے نار نمرود کو گلزار بنا دیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ ہی کی برکت سے حضرت ابراہیم علیہ صلواۃ وسلام کو نار نمرود سے محفوظ فرمایا۔ آپ ﷺ کی ولادت پر فارس کی آگ جو ہزاروں سالوں سے جل رہی تھی ٹھنڈی ہوگئی۔ شب معراج میں کرۂ نار سے آپ ﷺ کا گزر ہوا اور کوئی تکلیف نہ پہنچی آپ ﷺ کی امت میں بھی ایسے بزرگ گزرے ہیں کہ آگ میں ڈالے گئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صحیح و سالم باہر نکلے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مقام خلعت عطا فرمایا اسی لیے آپ خلیل اللہ کہلائے۔ آپ ﷺ کو نہ صرف اللہ تعالیٰ نے درجہ خلعت عطا فرمایا بلکہ اس سے بڑھ کر درجہ محبت عطا فرمایا اور اسی لئے آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا لاڈلا محبوب کہتے ہیں۔ ﴿خصائص کبریٰ جزء۲۔ص ۳۶﴾

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کے بت توڑ ڈالے تاکہ وہ ان بتوں کے انجام سے عبرت حاصل کر کے ایک اللہ کی طرف لوٹ آئیں۔ آپ ﷺ نے اللہ کے گھر یعنی خانہ کعبہ کے گردونواح میں جو تین سو ساٹھ بت نصب تھے ان تمام کو محض اپنی چھڑی مبارک کے ایک اشارے سے زمین بوس کر دیا۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ جل شانہ کے گھر خانہ کعبہ کی تعمیر فرمائی' آپ ﷺ نے بھی خانہ کعبہ کی تعمیر کی اور حجر اسود کو اس کے اپنے مقام پر رکھا تاکہ آپ ﷺ کی امت کے لوگ اس مبارک پتھر کا طواف کر سکیں۔

Marfat.com

حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ جل شانہ کے حکم سے جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے فرزند ارجمند حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ذبح کرنے کے ارادے سے اٹھے تو آپ نے صبر سے کام لیا اور والد گرامی کو اللہ تعالیٰ کا حکم مکمل کرنے میں تامل نہ کیا۔ جبکہ سرور کونین ﷺ کے شق صدر کے واقعات رونما ہوئے لیکن حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ وسلام کو ذبح نہیں کیا گیا تھا بلکہ ان کی جگہ پر جنت کا دنبہ ذبح کیا گیا تھا۔

حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب برادران یوسف نے خبر دی کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیڑیا کھا گیا ہے تو حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھیڑیے کو بلا کر حضرت یوسف کے بارے میں دریافت کیا' تو بھیڑیے نے کہا کہ اس نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں دیکھا اور جبکہ آپ ﷺ نے بھی بھیڑیے سے کلام کیا۔ ﴿خصائص کبریٰ جزء ثانی۔ ص۱۸۲﴾

حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فراق یوسف میں مبتلا ہو کر صبر کیا یہاں تک کہ غم کے مارے آپ کی آنکھیں سفید ہو گئیں اس صدمے سے آپ کو اتنا دکھ ہوا کہ قریب تھا کہ آپ ہلاک ہو جاتے۔ آپ ﷺ کو بھی اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی دائمی مفارقت کا غم ملا مگر آپ نے صبر کیا حالانکہ آپ ﷺ کا اور کوئی صاحبزادہ نہ تھا۔

حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ جل شانہ نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بڑا حسین جمیل بنایا تھا اور جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اتنا حسین بنایا تھا کہ آپ ﷺ سے حسین دنیا میں کوئی پیدا ہی نہیں ہوا تھا اور نہ ہی کوئی پیدا ہوگا۔ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ جل شانہ نے

Marfat.com

صرف نصف حسن عطا فرمایا تھا لیکن حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام حسن عطا فرمادیا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف کو خوابوں کی تعبیر سکھائی تھی اور آپ سے صرف تین خوابوں کی تعبیر درج ہے جس کا ثبوت قرآن مجید میں محفوظ ہے اور جبکہ آپ ﷺ سے خوابوں کی تعبیر سے متعلق بہت سی احادیث مروی ہیں۔

حضرت یوسف اپنے والدین اور وطن کے فراق میں مبتلا ہوئے' جبکہ محمد ﷺ نے اپنے تمام اہل وعیال دوستوں اور اقرباء کو چھوڑ کر اللہ کی راہ میں ہجرت کی۔

حضرت ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کمال کا صبر عطا کیا تھا لیکن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ کی جناب سے سب سے زیادہ صبر عطا کیا گیا دنیا میں آپ ﷺ کا ہم پلہ کوئی صابر پیدا ہی نہیں ہوا اور نہ ہی پیدا ہوگا اور یہ اعزاز صرف اللہ تعالیٰ کے کرم سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی حاصل ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے ید بیضا کا معجزہ عطا فرمایا تھا اور جب آپ اپنا ہاتھ اپنی بغل سے نکالتے تھے تو وہ سفید ہو جاتا تھا' جبکہ حضرت محمد ﷺ کی کمر مبارک مہر نبوت سے مرصع تھی' آپ ﷺ سراپا نور تھے اور اگر آپ ﷺ نے بشریت کا پردہ نہ اوڑھا ہوتا تو دنیا آپ ﷺ کے جمال کی تاب نہ لاسکتی۔

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پتھر پر عصا مار کر پانی جاری کر دیا' جبکہ آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں سے اللہ تعالیٰ کے حکم سے پانی جاری کر دیا اور انگلیوں سے پانی کو جاری کرنا پتھر سے پانی کو جاری کرنے سے زیادہ بڑھ کر ہے' کیونکہ پتھر زمین پر ہوتا ہے اور وہاں سے پانی نکل سکتا ہے مگر خون اور گوشت سے پانی کے نکلنے کی مثال نہیں ہے۔

Marfat.com

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عصا عطا ہوا تھا جو جب آپ زمین پر پھینکتے تھے تو وہ ازدہا بن جاتا تھا اور جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابودجانہ رضی اللہ عنہ کو ایک لاٹھی دی جو تلوار بن گئی اور اس تلوار نے کفر کا بہت کام کیا۔

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوہ طور پر اللہ تعالی سے کلام کیا' مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ کلام کرنے کے لئے اپنے سامنے بلالیا۔ اللہ تعالیٰ نے جب موسیٰ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے نور کا ذرہ برابر جلوہ کروایا تو حضرت موسیٰ علیہ الصلواۃ والسلام بے ہوش ہوگئے اور جبکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے جمال کا دل کھول کر نظارہ کیا اور ہوش میں بھی رہے۔

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی عصا سے بحیرہ قلزم کو دو حصوں میں کر دیا' جبکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی کے اشارے سے چاند کو دو ٹکڑے کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلواۃ والسلام کا معجزہ تو زمین پر تھا مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ آسمان پر تھا۔

حضرت یوشع علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ جل شانہ نے حضرت یوشع علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے آفتاب کو ٹھہرادیا جبکہ اللہ تعالی نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنے سوج کو غروب ہوتے ہوئے واپس عصر کے وقت کے لئے لوٹادیا۔ حضرت یوشع علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے تو آفتاب صرف رکا تھا' مگر ہمارے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تو آفتاب رکا ہی نہیں بلکہ واپس لوٹ آیا۔

حضرت یوشع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے جد امجد حضرت موسیٰ علیہ الصلواۃ والسلام کے بعد جبارین سے جہاد کیا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے میدان میں جبارین سے جہاد کیا اور اللہ جل شانہ کے حکم سے فتح پائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف بدر کے مقام پر ہی جہاد کا سلسلہ ختم نہیں کیا بلکہ یہ مبارک سلسلہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال تک نہیں بلکہ کفر کے خلاف حشر تک جاری رہے گا۔

Marfat.com

حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ اعزاز حاصل تھا کہ آپ کے ساتھ پہاڑ بھی اللہ جل شانہ کی تسبیح کیا کرتے تھے۔ حضرت محمد ﷺ کے سامنے ایک کافر کے ہاتھ میں موجود سنگریزوں نے کلمہء حق ادا کیا اور اس سے بڑھ کر یہ کہ آپ ﷺ کے مبارک کھانے میں سے تسبیح کی آواز آیا کرتی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے پرندوں کو حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے مسخر کر دیا تھا' جبکہ حضرت محمد ﷺ کے سامنے پرندوں کے علاوہ تمام حیوانات' اونٹ بھیڑیے اور شیر وغیرہ آپ ﷺ کے حکم کے تابع تھے اور وہ تمام آپ ﷺ کے حکم کے منتظر رہا کرتے تھے۔

حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ میں لوہا موم کی طرح نرم ہو کر خود جس طرح حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام چاہتے مڑ جاتا تھا' جب حضرت محمد ﷺ معراج پر تشریف لے جا رہے تھے تو بیت المقدس پر مقام صخرا خمیر کی مانند ہو گیا تھا اور آپ ﷺ نے اس کے ساتھ اپنی براق کو باندھا تھا۔

حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ جل شانہ نے کمال کی خوش الحانی عطا فرمائی تھی جبکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو بھی بڑی خوبصورت آواز عطا فرما رکھی تھی۔

حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ وسلام

اللہ جل شانہ نے اپنے خصوصی کرم سے حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک بہت بڑے ملک کی حکومت عطا فرمائی، جبکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو اس بات کا اختیار دیا تھا کہ اگر آپ چاہیں تو حکومت لے لیں یا پھر عبودیت کو اپنے لئے منتخب کر لیں تو حضرت محمد ﷺ نے اپنے لئے عبودیت کو پسند فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو زمانے کے تمام خزانوں کی کنجیاں عطا فرمائیں اور آپ کو یہ اختیار بھی عطا فرمایا کہ یہ خزانہ آپ ﷺ جس کو چاہیں عطا فرمائیں۔

Marfat.com

اللہ تعالی نے حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ شان عطا فرمائی تھی کہ آپ کا تخت ہوا میں اڑتا تھا اور دنوں کی مسافت لمحوں میں طے ہو جاتی تھی۔ اللہ تعالی نے حضرت محمد ﷺ کو شب معراج پر ایک ایسی سواری عطا فرمائی کہ جو دنیا کی ہر چیز سے اتنی تیز تھی کہ تا حد نگاہ اس کا قدم پڑتا تھا۔

اللہ تعالی نے جنات کو حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زیر کمان رہنے کا حکم دے دیا تھا جبکہ جن اور دوسری مخلوقات آپ ﷺ پر ایمان لے آئی۔

حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام پرندوں کی زبان سمجھتے تھے جبکہ حضرت محمد ﷺ پرندوں کے علاوہ تمام حیوانات اونٹ بھیڑیے، شیر وغیرہ سب کی زبانیں سمجھتے تھے اور آپ ﷺ سے پتھر نے کلام کیا جس کو آپ ﷺ نے سمجھ لیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالی نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ شان دی تھی کہ آپ مُردوں کو زندہ، اندھوں کو بینا اور کوڑھیوں کو اچھا کر دیتے تھے۔ حضرت محمد ﷺ نے مردوں کو زندہ اندھوں کو بینا اور کوڑھیوں کو تندرست کیا۔ آپ اپنے ذہن میں فتح خیبر کا سماں پیدا کریں تو معلوم ہوگا کہ ایک یہودی عورت نے آپ ﷺ کو بکری کا زہر آلودہ گوشت بطور ہدیہ پیش کیا اور جب آپ نے کھانے کے لئے ایک بوٹی اٹھائی تو اس بوٹی نے آپ ﷺ سے کہا کہ میں زہر آلودہ ہوں اور یہ مردے کو زندہ کرنے بڑھ کر ہے کیونکہ یہ میت کے ایک حصے کا زندہ ہونا ہے اور اس بکری کا دوسرا گوشت جو آپ ﷺ کے سامنے طشتری میں پڑا تھا مردہ ہی تھا۔

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مٹی سے ایک پرندہ بنا دیا۔ جبکہ ادھ غزوہ بدر میں ایک صحابی حضرت عکاشہ بن محصن آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ اے اللہ کے محبوب ﷺ میری تلوار ٹوٹ گئی ہے۔ تو آپ ﷺ نے ان کو ایک خشک لکڑی دے دی اور کہا کہ اس کو لے کر لڑائی کرو اور وہ لکڑی دیکھتے ہی دیکھتے ایک مضبوط تلوار بن گئی۔

Marfat.com

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بوقت پیدائش گہوارہ میں ہی لوگوں سے کلام کیا مگر آپ ﷺ نے ولادت کے فوراً بعد کلام کیا جو کہ گہوارے کے کلام سے بڑھ کر ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بڑے زاہد اور عابد تھے لیکن حضرت محمد ﷺ کا زہد تمام عالم سے زیادہ تھا۔

حضرت الیاس علیہ الصلوٰۃ والسلام

امام بخاری سے روایت ہے کہ حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام ہی حضرت الیاس علیہ الصلوٰۃ والسلام اس لئے ان کا نام نامی ایک ساتھ آتے ہیں۔ قرآن پاک کی سورۃ الصافات میں اس بات کا اقرار کیا گیا ہے کہ حضرت الیاس علیہ الصلواۃ والسلام نے بعل نامی بت کے خلاف کھلم کھلا واعظ فرمایا' جبکہ یہ کام بڑا مشکل تھا اس میں جان کا بھی خطرہ تھا جس کو آپ نے سرانجام دیا۔

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے بھی بڑی جرات اور ہمت سے قریش کے بتوں کے خلاف لوگوں کو درس دیا اور آپ ﷺ نے بتوں کی حکومت سے دنیا کو نجات دلائی۔ حضرت الیاس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو صرف درس ہی دیا تھا اور جبکہ آپ ﷺ نے بتوں کو توڑا بھی ہے اور بتوں کی پوجا کو نہ صرف ختم کیا بلکہ اللہ تعالیٰ کی واحدانیت کا پرچار بھی کیا۔ قرآن پاک کی سورہ النجم میں ہے کہ "کیا تم نے لات اور عزیٰ کو اور اور تیسرے بے عزت مناۃ کو دیکھا ہے کیا تمھارے لئے تو بیٹے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹیاں' یہ بھونڈی بانٹ ہے لوگوں کی' یہ تو نام ہی نام ہیں جو تم نے رکھ لئے ہیں اور تمھارے باپ دادا نے گھڑ لئے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس بات کی کوئی دلیل نہیں اتاری' تم تو اپنی ہی گمان اور اپنی نفسانی خواہش کی پیروی کر رہے ہو حالانکہ تمھارے رب کی طرف سے ہدایت آچکی ہے۔"

حضرت الیاس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو صرف ایک قوم کے بت کے خلاف واعظ کیا جبکہ محمد ﷺ نے پوری دنیا کے بتوں کے خلاف اللہ تعالیٰ کا حکم بلند کیا جو کہ یہ حضرت

Marfat.com

الیاس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہیں زیادہ سخت اور مشکل کام تھا۔

حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت ابراہیم کے عزیز ہیں۔آپ حضرت براہیم پر دوسرے نمبر پر ایمان لائے۔حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ابراہیم کے دین حنیف کی خاطر ہجرت بھی کی۔حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم نے آپ کو اس طرح دھمکی دی جس کو قرآن مجید کی سورۃ شعراء میں یوں نقل فرمایا ہے۔اے لوط! اگر تو ہم کو نصیحت کرنا نہیں چھوڑے گا تو ہم تجھے یہاں سے نکال دیں گے۔

رسول اللہ ﷺ کی قوم نے بھی کچھ اس طرح کا ہی سلوک کیا اور کہا کہ اگر آپ ﷺ نے ہمارے بتوں کو برا کہنا نہ چھوڑا تو آپ ﷺ کو قتل کر دیا جائے گا۔جس کو قرآن مجید نے سورۃ التوبہ میں یوں نقل فرمایا ہے" اپنی سوگندوں کو توڑ دیا اور رسول کریم کو باہر نکال دینے کا قصد کر لیا۔"

حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کی خباثتوں کا قرآن کی سورۃ انبیاء میں یوں ذکر فرمایا" وہ خباثتوں والے کام کیا کرتے تھے"۔رسول اللہ ﷺ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سورۃ اعراف میں یوں دلجوئی فرماتا ہے" ہمارا نبی لوگوں پر بری عادتوں کو حرام ٹھہراتا ہے ان کا بوجھ اتارتا اور ان کی گردنوں سے طوق نکالتا ہے"

اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدد فرشتوں کی جمعیت سے فرماتا ہے جس کا قرآن کی سورۃ ہود میں یوں ذکر فرمایا" اے لوط ہم تیرے رب کی طرف سے بھیجے گئے ہیں تیرے اعداء تیرے قریب نہ آنے پائیں گے۔" اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کی بھی فرشتوں کی مدد سے کئی بار مدد فرمائی غزوہ بدر ہو یا حنین ہر حالت میں آپ ﷺ کی مدد کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتے بھیجے جس کا قرآن نے یوں ذکر فرمایا" اللہ تمھاری مدد پانچ ہزار فرشتوں سے کہ جن کی مدد پر اور فرشتے بھی ہوں گے فرمائے گا۔"

Marfat.com

گویا حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کام سے مشکل کام محمد ﷺ کا تھا اور اس نسبت سے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی مدد کے لئے فرشتے متعین فرما رکھے تھے۔

حضرت اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید میں حضرت اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر دوسرے انبیاء کرام کی نسبت کم آیا ہے۔ حضرت اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشارت اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی، جس کے بارے میں قرآن یوں فرماتا ہے "ہم نے ابراہیم کو اسحٰق کی بشارت دی۔" اس بشارت الٰہی سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش کی بشارت آپ کی ولادت سے پہلے دی تھی جو کہ تو بڑا منصب اور فضیلت ہے لیکن رسول اللہ ﷺ کی بابت تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت عیسیٰ کو بھی بشارت دے دی تھی۔ سورۃ الصف میں اللہ تعالیٰ نے خبر دی تھی جس کو حضرت عیسیٰ نے لوگوں سے یوں بیان فرمایا تھا کہ "میں احمد (ﷺ) رسول کی جو میرے بعد آئیں گے کی بشارت دیتا ہوں۔"

اللہ جل شانہ نے حضرت اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشارت تو صرف ایک نبی مکرم کو دی تھی، جبکہ میں محمد ﷺ کی بشارت تو اللہ تعالیٰ نے سب نبیوں کو دی تھی یہ اس سے بھی بڑے مرتبے اور شان کی بات ہے۔

حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک مغرور، ہٹ دھرم، کنجوس، بددیانت قوم میں مبعوث فرمایا تھا، آپ کے وعظ زیادہ تر مال و دولت سے متعلق ہی رہے۔ جس کی سورۃ ہود میں کہانی یوں بیان کی گئی ہے "اے قوم ناپ تول کو انصاف کے ساتھ پورا کرو اور لوگوں کو چیزیں دیتے وقت کم نہ دیا کرو۔"

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے جس قوم میں بھیجا اس قوم میں بھی یہ خرابیاں موجود تھیں اور آپ ﷺ نے ان خرابیوں کا بڑے اچھے انداز میں قلع قمع فرمانے کے لئے درس دئے اس کا ذکر اللہ تعالیٰ سورۃ الرحمٰن میں فرماتے ہیں ''تول کو انصاف کے ساتھ قائم کرو اور اور وزن کم نہ کرو''

اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری کا اعلان سن کر قوم کے سرداروں نے جو دھمکیاں دیں اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں قرآن مجید کی سورۃ اعراف میں یوں فرمایا ''قوم کے سرداروں نے کہا کہ اے شعیب! ہم تجھے اور تجھ پر ایمان لانے والوں کو اپنی بستی سے نکال دیں گے۔'' حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بھی ایسا ہی معاملہ پیش آیا۔ رسول اللہ پر ایمان لانے والوں کے اخراج اور آپ ﷺ کی کامیابی کا ذکر قرآن پاک کی سورۃ حشر میں یوں ہے'' مہاجر لوگ جو اپنے گھروں اور ملکیتوں سے نکالے گئے وہ اللہ کے فضل اور خوشنودی کے متلاشی اور اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی مدد کرنے والے ہیں''۔

کفار نے حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اٹل دلائل سے تنگ کر حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یوں کہا جس کا قرآن نے سورہ ہود میں یوں ذکر کیا'' اے شعیب تمھاری بہت سی باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتیں''۔ رسول اللہ ﷺ کو بھی قریش نے اسی طرح کہا تھا جس کو قرآن نے یوں نقل کیا ہے'' کافروں نے کہا کہ ہمارے دل پوری دعوت سے دور ہیں اور ہمارے کان تمھاری بات کو سمجھ نہیں سکتے اور ہمارے اور تمہارے درمیان میں پردے پڑے ہوئے ہیں۔''

حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بیک وقت ایک قوم سے سامنا تھا جبکہ محمد ﷺ کو اللہ نے کئی قوموں اور نسلوں سے واسطہ بڑا' یہاں سرکش بھی تھے بددیانت بھی، کم تولنے والے ملعون بھی تھے اور لوگوں کے مال جھوٹ بول کر ہڑپ کرنے والے غاصب بھی تھے۔ گویا آپ ﷺ کا کام حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہت زیادہ مشکل تھا مگر

Marfat.com

آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی مدد سے اس مشن میں کامیابی حاصل کی۔

حضرت ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت موسیٰ کے بڑے بھائی تھے۔ حضرت ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت موسیٰ کی دعا پر نبوت عطا فرمائی گئی۔ بائبل میں ہے کہ حضرت ہارون علیہا الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے عبادت خانے کا انتظام دیا تھا اور ان کی امامت کرنے کا حکم تھا۔ قران کریم کی سورۃ مزمل اس بات کی گواہی پیش کرتی ہے کہ محمد ﷺ بھی یہ کام خود کیا کرتے تھے۔ اللہ فرماتا ہے کہ ''اللہ جانتا ہے کہ تو دو تہائی رات سے کم اور آدھی رات یا ایک تہائی رات کے برابر قیام کیا کرتا ہے اور تیرے ساتھ والوں میں سے بھی ایک گروہ ایسا ہی کیا کرتا ہے۔'' دوسری جگہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو رکوع و سجود کرتے ہوئے دیکھتا ہے۔

قرآن میں حضرت ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق حضرت موسیٰ فرمار ہے ہیں کہ ہارون میرا بھائی ہے اور وہ تو مجھ سے بہت زیادہ فصیح البیان ہے' اس سے آپ کے بارے میں واضح ہوتا ہے کہ حضرت ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام بڑے فصیح البیان تھے مگر محمد ﷺ ان سے بھی زیادہ فصیح البیان تھے بلکہ تمام انبیاء کرام کے امام تھے۔

حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ نے نینوا شہر کی طرف حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی بنا کر مبعوث فرمایا' اس شہر میں کثیر تعداد میں لوگ آباد تھے' ان سب نے حضرت یونس علیہ الصلواۃ والسلام کی اطاعت سے انکار کر دیا تو آپ ان سے ناراض ہو کر شہر چھوڑ گئے اور جب حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شہر چھوڑ دیا تو تب جا کر اہل شہر کو احساس ہوا کہ وہ غلطی پر ہیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام واپس شہر میں آئے اور تمام لوگ ایمان لے آئے۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا کہ اہل مکہ نے

Marfat.com

آپ ﷺ کو مکہ سے نکل جانے پر مجبور کیا اور پھر ایک عرصہ بعد ان کو احساس ہوا اور تمام اہل مکہ فتح مکہ کے وقت اسلام لے آئے۔

اللہ تعالیٰ حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق قرآن پاک کی سورۃ صافات میں فرماتے ہیں کہ "مچھلی نے ان کو لقمہ بنالیا" نبی کریم ﷺ کے بارے میں سورۃ التوبہ یوں فرماتی ہے کہ "جب کافروں نے نبی کو نکال دیا تھا اور اس وقت نبی دو میں دوسرا تھا اور وہ دونوں اس وقت غار کے اندر تھے۔" جس طرح مچھلی کے پیٹ میں حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام تین دن رہے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہے' اسی طرح رسول اللہ ﷺ بھی اپنے ساتھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ غار میں تین دن رہے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہے۔

قران پاک میں حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تسبیح کا ذکر کیا گیا ہے جو آپ نے مچھلی کے پیٹ میں کی تھی یہاں پر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کی خطا اور اپنی تسبیح کو یکجا کر دیا ہے' ادھر سورۃ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کے بارے میں دو امور کو محفوظ کر دیا قرآن فرماتا ہے "کہہ دے میرا رب پاک ہے میں تو ایک بشر اور رسول ہوں"۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان کو مچھلی کے پیٹ میں دوبالا کیا اسی طرح محمد ﷺ کی شان کو غار کے پیٹ میں سہ بالا کر دیا۔

حضرت زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے ایک مکرم نبی تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا ذکر سورۃ مریم میں یوں فرماتے ہیں "یہ تیرے پروردگار کی رحمت کا ذکر ہے جو اس نے اپنے بندے زکریا علیہ السلام پر فرمائی۔" آخری رسول ﷺ کے بارے میں فرمایا جس کو سورۃ بنی اسرائیل میں یوں فرمایا "تیرے رب کی رحمت ہے اور اس کا فضل تجھ پر بڑا ہے" آگے سورہ الانبیاء میں اس طرح فرمایا "ہم نے تجھے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر

Marfat.com

بھیجا۔"

اس طرح حضرت زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت کا بیان قرآن نے فرمایا کہ ان کی اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑی عزت اور مقام ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ کی عزت اور مقام تمام انبیاءِ کرام سے اعلیٰ وارفع ہے۔

حضرت یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا کا نتیجہ تھے جو انہوں نے محراب مسجد میں مانگی تھی اور آپ کی دعا وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو حضرت یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صورت میں بیٹا عطا فرمایا جو آگے چل کر اپنے باپ کا جانشین ہوا۔ اسی طرح کا واقعہ رسول اللہ کے ساتھ پیش آیا کہ جب حضرت ابراہیم بیت اللہ کے دیواریں بلند فرما رہے تھے اور اللہ سے دعا کر رہے تھے کہ اے میرے پروردگار میری اولاد میں سے ایک ایسا نبی بھیجے جو ان کو تیری آیات پڑھ کر سنائے۔ گویا محمد ﷺ اپنے دادا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا کا نتیجہ ہیں۔

حضرت یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے باپ کی دعا کا صلہ ہیں اور جبکہ محمد ﷺ تمام انبیاء کی دعاؤں کا صلہ ہیں اور یہ شان اللہ تعالیٰ نے صرف محمد ﷺ کو ہی عطا فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو زکواۃ کے نام سے یاد فرمایا یعنی صاف ستھرا، نبی کریم ﷺ کی شان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ تو لوگوں کو پاکیزہ کرنے والا ہے۔ حضرت یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صفت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ تو بہت تقوی والا ہے' جب کہ محمد ﷺ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سورۃ الفتح میں اس طرح فرماتا ہے "پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا اطمینان اپنے رسول اور ایمان والوں پر اتارا اور پرہیزگاری کا کلمہ ان پر لازم فرمایا اور وہ اس کے زیادہ حق دار اور اس کے اہل تھے۔"

حضرت یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماں باپ سے نیکی کرنے والا فرمایا' جبکہ محمد

Marfat.com

ﷺ کو تمام مخلوق کے ساتھ نیکی کرنے والا بنایا اور یہ تمام صفات حضرت یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صفات سے اعلیٰ ہیں۔

یہ تھے مصطفیٰ ﷺ کی شان کے چند درخشان پہلو جو دوسرے انبیاء کا انفرادی خاصہ تھے تھا جبکہ وہ تمام خصوصیات جو تمام انبیاء کرام میں موجود تھیں اور آپ ﷺ کی ہستی میں وہ بدرجہ اتم موجود تھیں۔

......☆☆☆......

Marfat.com

رسول ﷺ قرآن کی نظر میں

ننھے رسول ﷺ کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَاِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ (سورۃ بقرہ۔۲۳)

قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے کافرو اگر تم کو کچھ شک ہو اس کتاب میں جو ہم نے اپنے خاص بندے پر اتاری ہے تو تم اس کی طرح ایک سورۃ تو لے آؤ اور اللہ کے سوا اپنے مددگاروں کو بلا لو۔

کفار مکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہتے تھے کہ یہ تو سراسر محمد ﷺ کی بنائی ہوئی باتیں ہیں جن کا نام قرآن لیا جا رہا ہے یہ تو دھوکہ ہے۔ دراصل انسان کی بنائی ہوئی چیز کو دوسرا انسان بنا سکتا ہے۔ مگر تتلی اور انسان بنانے کا کوئی کارخانہ نہیں اللہ تعالیٰ کے کام نرالے ہیں وہ تتلی کے پروں پر بھی بڑے شوخ رنگ کے پھول بناتا ہے۔ اس طرح کفار کے اعتراض میں اللہ تعالیٰ محمد ﷺ کی شان کو تاتے ہیں اور اپنے محبوب ﷺ کی طرف سے کفار کے مقابلے میں دفاع کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اے رسول انؐ کو بتا دیں کہ اگر تم کو قرآن پاک میں کوئی شک ہے تو اس کی طرح کی کوئی ایک آیت ہی بنا کر لاؤ۔ یہاں اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کو بلند فرما رہے ہیں۔ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب انبیاء کرام کی اسی طرح مدد کی' مگر میرے پیارے رسول ﷺ کی مدد کچھ ذرا

Marfat.com

کھلم کھلا الفاظ میں کی ہے۔ ارشاد ربانی ہے

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ

(سورۃ بقرہ۔۳۱)

اس آیہ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ بظاہر حضرت آدم کی شان بیان فرما رہے ہیں مگر حقیقت میں یہ تو پیغمبر آخر الزماں اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف اور توصیف بیان کی جا رہی ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "آدم کو تمام نام سکھا دئے پھر اُن چیزوں کو فرشتوں پر پیش کیا"۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو اپنی تمام مخلوقات میں سے ہر چھوٹی بڑی شے کے نام بتائے تھے۔ اسی خوبی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا تھا کہ تم اس کو سجدہ کرو یہ سجدہ جو اللہ نے فرشتوں سے کروایا تھا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہی کروایا گیا تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی پیشانی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور رکھ دیا تھا اور یہ رسول اللہ ﷺ کی شان ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام دنیا سے پہلے آپ ﷺ کے نور کو فرشتوں سے سجدہ کروا رہے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ (سورۃ البقرہ۔۱۰۴)

اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتے ہیں کہ اے ایمان والو! راعنا نہ کہو یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی بغور سن لو کہ کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

اس کلام الٰہی کا شان نزول اس طرح ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنے جانثاروں کے سامنے کوئی چیز پیش فرماتے تو وہ درخواست کرتے کہ راعنا یا رسول اللہ عربی اے اللہ کے رسول ﷺ ہمارے لئے رعایت فرمائیں یعنی ہمیں آپ ﷺ کا فرمان سمجھ نہیں آیا آپ ﷺ دوبارہ ارشاد فرمائیں۔ راعنا یہاں یہود کی زبان میں گالی ہے جبکہ یہود یہ کلمہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بری نیت سے کہتے تھے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی

Marfat.com

شان کا احترام کرتے ہوئے اہل اسلام کو راعنا کہنے سے روک دیا ہے۔ اور اہل اسلام کو اس کلمے کا بدل بھی بتایا گیا کہ آپ اُنظرنا کہا کریں۔ ذرا آپ اندازا لگائیں کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب ﷺ کی شان کتنی عزیز ہے فوراً اپنے محبوب کی شان میں ایک آیت نازل فرمادی۔

اِنَّـآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّ لَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ۝۔ (سورۃ البقرہ۔۱۱۹)

بے شک ہم نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا خوشخبری اور ڈرانے والا اور آپ سے دوزخ والوں کا سوال نہ ہوگا۔ اس آیت مبارکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت سے فضائل اور مراتب کا تذکرہ کیا گیا ہے' رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے رسول رحمت بنا کر نازل فرمایا تھا' جب رسول اللہ ﷺ کفار اور مشرکین کی حالت دیکھتے تو آپ ﷺ کو بڑا رنج ہوتا تھا۔ آپ ﷺ کی آرزو تھی کہ شاید یہ مسلمان جائیں اور مسلمان ہو کر جنتی بن جائیں تاکہ ان کو اللہ جہنم کے عذاب سے محفوظ فرمائیں۔ مگر اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ اے میرے محبوب جو آپ ﷺ کا دشمن ہوگا، جس نے آپ ﷺ کی بدگوئی کی ہوگی ہم اسے معاف نہیں کریں گے اور وہ جنت کی بو تک سے محروم رہے گا۔ یہاں اللہ تعالی یہ بھی فرمارہا ہے کہ اے میرے محبوب ﷺ آپ کا کام تھا لوگوں ڈرانا دھمکانا، سو وہ آپ ﷺ نے پورا کیا 'اب قیامت کے دن آپ ﷺ سے یہ سوال نہ کیا جائے گا کہ یہ لوگ ایمان کیوں نہیں لائے تھے۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ يُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (سورۃ البقرہ۔۱۲۹)

اے ہمارے رب اور بھیج ان میں ایک رسول انہی میں سے کہ وہ ان پر تیری آیات تلاوت فرمائیں اور ان کو تیری کتاب کی تعلیم دے۔ اور انہیں سچا علم سکھائے اور ان کو پاک صاف کردے' بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔

Marfat.com

جب حضرت ابراہیم نے خانہ کعبہ کی عمارت بلند فرمایا تو حضرت ابراہیم نے اللہ سے دعا کی کہ اے اللہ یہ گھر تو ہم نے بنا دیا اب تو اس گھر کو آباد کرنے والا اور اپنے بندوں کو پاک کرنے والا نبی اس مکرم شہر میں بھیج' اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکہ میں ہی پیدا فرمایا۔ آپ ﷺ یہ کہا کرتے تھے کہ میں اپنے داد کی دعا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے دادا کی دعا قبول فرمائی اور آپ ﷺ کو نبی بنا کر بھیجا اور اللہ نے اسی خانہ کعبہ کا والی آپ ﷺ کو بنایا جس کی تعمیر کے دوران دعا کی گئی تھی۔ آپ ﷺ کی ولادت کے وقت کعبہ بتوں سے اٹا پڑا تھا وہ بھی آپ ﷺ کا انتظار کر رہا تھا کہ کوئی آئے گا اور مجھ کو آزاد کروائے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے اور کعبہ کو بتوں سے پاک کیا اب کعبہ صرف اور صرف اللہ کا گھر بن گیا ہے اور یہ میرے اللہ کا بڑا خاص کرم تھا جو محمد ﷺ پر ہوا تھا۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۔۔۔۔۔ ط۔ (سورۃ بقرہ۔۱۴۳)

اللہ جل شانہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوشخبری دے رہا ہے کہ بات یوں ہی ہے کہ ہم نے آپ کو سب امتوں میں افضل کیا تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان اور گواہ"

اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف بیان فرمائی ہے لیکن بظاہر اُمت محمدیہ کی تعریف کی جارہی ہے اور یہ بات تو روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ جو امت کو عزت ملی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں ملی۔ اس آیت مبارکہ کے کئی ایک مطالب ہیں مگر ہیں سب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق۔ قیامت کے دن دوسرے انبیاء کرام کی امتیں بارگاہ الٰہی میں عرض کریں گی کہ یا الٰہی تیرا کوئی پیغمبر ہم تک نہیں پہنچا اور نہ کسی نے تیرے احکام ہم تک پہنچائے' وہ انبیاء کرام عرض کریں گے کہ اے اللہ یہ جھوٹے ہیں، ہم نے تیرے سارے کے سارے احکام ان کو

Marfat.com

سنائے، اور ان پر عمل کر کے دکھایا مگر یہ لوگ دولت وہٹ دھرمی کے جال میں پھنسے رہے اور انہوں نے تیرے کلام کو سننے کی زحمت گوارہ نہ کی' انبیاء کرام کو اللہ تعالیٰ حکم فرمائیں گے کہ آپ اپنی صفائی میں کوئی گواہ لائیں۔ تو انبیاء کرام امت محمدیہ کو اپنی صفائی میں پیش کریں گے۔ یہ امت گواہی دے گی کہ یاالٰہی تیرے رسول سچے ہیں یہ کفار جھوٹ بولتے ہیں واقعی انبیاء کرام حضرات نے تیرا کلام ان تک پہنچایا مگر یہ اپنی مستی میں گم رہے۔ اس پر کفار اعتراض کریں گے کہ تم تو ہمارے زمانے میں موجود نہ تھے' وہ کہیں گے کہ ہم نے دیکھنے والے سے سنا ہے۔ اسی وقت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائیں گے اور اللہ تعالیٰ سے فرمائیں گے کہ اے اللہ واقعی ہم نے تیرا کلام ان تک پہنچایا' اللہ تعالیٰ یہ بیان سن کر انبیاء کرام کے حق میں فیصلہ صادر فرمادیں گے۔ گویا اس آیت سے شان محمدی ﷺ کی بلندیوں کا اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس امت کی گواہی انبیاء کرام کے حق میں تسلیم فرمائیں گے۔

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔۔۔۔۔۔ط۔ (سورۃ بقرۃ۔۱۴۴)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ اٹھانا، تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف"

اس میں اللہ بظاہر نماز میں قبلہ رو ہونے اور پرانے قبلہ کو چھوڑ کر اصل قبلہ کی طرف منہ کرنے کا حکم ہے اگر اس کو ذرا غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ یہاں پر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ دیرینہ خواہش پوری فرما رہے ہیں۔ اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ نماز تو اللہ جل شانہ نے معراج کی رات عطا فرمائی اور کعبہ شریف قبلہ نماز مقرر ہوا ہجرت کے بعد بجائے کعبہ شریف کے منہ کر کے نماز پڑھنے کے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنے کا حکم دیا' یہی یہود و

Marfat.com

نصاریٰ کا قبلہ تھا اور وہ اعتراض کرتے تھے کہ مسلمان ہمارے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے ہیں۔ کعبہ کی بنیاد حضرت ابراہیم نے رکھی تھی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابراہیمی تھے۔ اس لئے ایک دن آپ ﷺ نے حضرت جبرائیل سے فرمائش بھی کر دی تھی کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں کعبہ شریف ہی کی طرف منہ کر کے نماز ادا کروں۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ شان تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی کوئی خواہش اور دعا رد نہیں فرماتے تھے لہٰذا ایک دن آپ ﷺ وحی کے انتظار میں آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے کہ اللہ جل شانہ کو اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ ادا بہت اچھی لگی اور فوراً حکم دے دیا کہ اے رسول ﷺ اپنا قبلہ تبدیل کر لو اور یہ حکم ہجرت کے سترہ ماہ کے بعد نازل ہوا۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ۔۔۔ط۔ (سورۃ بقرۃ۔۲۵۳)

یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر افضل کیا ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا۔

وہ جن کو اللہ تعالیٰ نے دوسروں پر درجوں بلند کیا وہ ہیں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آپ کو بدرجات کثیرہ تمام انبیاء کرام پر افضل کیا اور اس پر تمام امت کا اجماع ہے اور بکثرت احادیث سے ثابت ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس رفعت و مرتبت کا ذکر فرما رہے ہیں۔ یہاں واضح نام مبارک نہیں لیا گیا اس سے بھی آپ ﷺ کی شان ہی مقصود ہے۔ جب تمام انبیاء کرام پر فوقیت کا ذکر کیا جائے گا تو یہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات پر ہی آتا ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (الفتح۔۲۹)

سورۃ فتح کی اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کا منصب جلیلہ بھی بتا دیا ہے' اوپر والا ارشاد ہر اعتبار سے رسول اللہ ﷺ کی شان کا مظہر ہے' نبی اکرم ﷺ کی شان کی

Marfat.com

عظمت کے اظہار میں اللہ تعالیٰ کے یہ الفاظ بڑی عظمت کے حامل ہیں۔ دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی نبی کا نام بھی ایسا نہیں پایا جاتا کہ وہ نام ہی خود ایک اعلیٰ مقام پر فائز ہو۔ آدم کے معنی گندم گوں کے ہیں اور ابوالبشر کا یہ نام ان کے جسمانی رنگ کو ظاہر کرتا ہے۔ نوح کے معنی آرام کرنے کے ہیں اور باپ نے ان کو آرام کرنے کا موجب قرار دیا۔ اسحٰق کے معنی ضاحک کے ہیں یعنی ہنسنے والا۔ یعقوب کے معنی ہیں پیچھے آنے والا یعنی کہ آپ اپنے بھائی کے پیچھے آئے۔ موسیٰ کا مطلب ہوا کہ پانی سے نکالا گیا یعنی کہ جب ان کو صندوق سے نکالا گیا تھا تو تب ان کا نام موسیٰ رکھا گیا۔ یحیٰی عمر دراز اور بوڑھے کو کہا جاتا ہے۔ عیسیٰ سرخ رنگ اور گلگوں چہرے کی وجہ سے آپ کا یہ نام رکھا گیا۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے مقام کی بلندی کو ظاہر کرتا ہے جبکہ دوسرے انبیاء کرام کے ناموں سے ان کی نبوت اور رسالت ظاہر نہیں ہوتی۔

رسول اللہ کا ذاتی نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور احمد ہے اور یہ دونوں الفاظ حمد سے بنے ہیں جن کا مطلب کسی کی تعریف کرنا، کسی کی شان کا ذکر کرنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اس نام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام محمود کو بھی ظاہر کرتا ہے جو اللہ کے حکم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے دن ملے گا۔ دوسرے انبیاء کرام کے ناموں کے ہمراہ رسول اللہ کا ذکر نہیں ہوا جبکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے ساتھ رسول اللہ کا لفظ شامل رکھا۔

محمد رسول اللّٰہ والذین معہ ۔ (الفتح)

اس کے علاوہ قرآن مجید میں جہاں بھی اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ اللہ کی اطاعت کرو تو وہاں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو لازمی قرار دیا۔

یا ایھا الذین امنوا اطیعو اللّٰہ واطیعو الرسول (النسآء)

اللہ جل شانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو اور چار چاند لگا رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے ہیں۔ یہاں اللہ نے قریش مکہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو تم کو اسلام کا کہہ رہا ہے وہ تم میں سے ہی تو ہے۔ رَسُوْلاً مِّنْکُمْ (البقرہ۔ ۱۸) اس

Marfat.com

نے اپنا بچپن تمہارے ساتھ گزارا، جوانی بھی تمہارے درمیان گذاری۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ تمام نوع انسانی کو مخاطب فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس انداز میں بڑی مصلحت ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے پہلے تمام امتوں نے اپنے انبیاء کرام کو جنس انسانی سے اعلیٰ قرار دے رکھا تھا۔ ہندوؤں نے اپنے بزرگوں کو اوتار کہا۔ اہل مسیح نے بھی حضرت مسیح کو اوتار ہی کہا۔ اہل تبت نے دلائی لامہ کو خالقیت کے مسند پر بٹھایا۔ انگریزوں نے اپنے لارڈ کو معصوم اور غیر معصوم کی پہچان کا آلہ بنا رکھا تھا۔ اہل ناروے کا ایک بت صدیوں اہل یورپ کا خدا بنا رہا۔ تاتاریوں نے اپنی بیگم القوا کے مجہول النسب لڑکوں کو نور قرار دیا۔ مصر کی عورتوں نے حضرت یوسف کو اپنا اوتار مان کر انگلیاں تراش لیں۔ اس افراط و تفریط کے گھپ اندھیرے میں محمد ﷺ کی ذات گرامی ہی ہے جو اس حقیقت کا انکشاف فرماتے ہیں اور خود کو بشر کہلوانے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی اس شان نے گمراہ لوگوں انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کا درس دیا تو دوسری طرف اندھیرے میں ڈوبے ہوئے لوگوں کو راہ راست کی طرف بلایا۔ رسول اللہ ﷺ اس لئے سرور کائنات ہیں کہ کمالات ابدیت کی تمام صفات آپ ﷺ کی ذات میں موجود ہیں۔

عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمْ (سورۃ النساء)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (اے رسول) تجھے علم سکھایا ان چیزوں کا جن کا تجھے علم نہیں تھا۔ قرآن نے بار بار فرمایا کہ محمد ﷺ پڑھنا لکھنا نہیں جانتے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے کلام کی مدد سے پڑھنا لکھنا سکھایا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ محمد ﷺ کے استاد اللہ تعالیٰ خود تھے۔ اب دنیا کے سامنے یہ رمز آئی کہ انبیاء کرام کی تعلیم ان کے قلب سے شروع ہوتی ہے جبکہ بندے کی تعلیم کی ابتدا کا انداز کچھ اور ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسَىٰ ۝ (سورۃ اعلیٰ)

(اے رسول) ہم تجھے پڑھائیں گے اور پھر تو نہ بھولے گا۔ اللہ تعالیٰ کی تعلیم کی یہ خصوصیت ہے کہ انسان اس تعلیم کو کبھی نہیں بھولتا جو رسول اللہ ﷺ کی شان کا مظہر ہے

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے یہ اعزاز بہت اعلی ہے کہ جس قوم میں آپ پیدا ہوئے ان کو ان پڑھ ہونے پر بڑا فخر تھا۔ آپ ﷺ ایک ایسے ملک میں پیدا ہوئے جو مہذب نہ تھا۔ وہ جانوروں کی سی زندگی گذار رہے تھے مگر آپ ﷺ کے آنے سے ان کی طرح بدل گئی اور جب اللہ نے اس قوم کی تعلیم وتربیت کا آغاز فرمایا تو فصاحت و بلاغت کے انبار لگا دئے۔ اللہ فرماتا ہے کہ اے بندے پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا فرمایا۔ اگر انسان اس سبق پر نظر ڈالے تو حیران رہ جائے گا کہ جب انسان لکھنا پڑھنا شروع کرتا ہے تو وہ الف، ب سے قدم اٹھاتا ہے مگر یہاں تو سیدھا سبق پڑھا دیا۔ یہ سبق آپ ﷺ کی اعلی شان کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے۔

اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَكَ صَدۡرَكَ ۝ (الم نشرح۔۱)

اللہ تعالیٰ یہاں فرماتا ہے کہ (اے رسول ﷺ) کیا ہم نے تیرے سینے کو نہیں کھول دیا۔ یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شق صدر کا تذکرہ بیان کیا جا رہا ہے۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ اس آیت مبارکہ کا اشارہ آپ ﷺ کی اس عمر کی طرف ہے جب آپ ﷺ اپنی دائی ماں کے ہاں تھے اور وہاں آپ ﷺ کا سینہ کھول کر ٹھیک کر دیا گیا تھا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ آپ ﷺ کے دل مبارک میں صداقت وحقانیت کوٹ کوٹ کر گھر کر لے اور اس طرح آپ ﷺ کے دل مبارک کو اور سکون مل جائے گا۔ گویا نبی کے سینے کو اللہ تعالیٰ اس قابل کر رہے تھے کہ اس میں ہر طرح کا ڈر، خوف، خدشات وغیرہ تمام دور ہو جائیں اور آپ ﷺ کا دل مبارک اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کی محبت میں لگ جائے۔

یہ مقام جو رسول اللہ ﷺ کو ملا کسی دوسرے کو نہ مل سکا۔ حضرت موسیٰ کو شرح صدر اللہ تعالیٰ سے مانگ کر لینا پڑی، مگر میرے مولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے خود عطا فرما دیا جو آپ ﷺ کی اعلی وارفع شان کے شایاں تھا۔

وَوَضَعۡنَا عَنۡكَ وِزۡرَكَ ۝ (الم نشرح۔۲)

Marfat.com

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ (اے رسول ﷺ) ہم نے تیرے بوجھ کو تجھ پر سے اتار دیا۔ یہاں اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دلجوئی فرما رہے ہیں کہ اے رسول ہم نے تمھاری ہر طرح کی ذمہ داری اٹھالی ہے' جبکہ کوئی آدمی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا مگر رسول اللہ ﷺ کا بوجھ اللہ تعالیٰ خود اٹھا رہا ہے۔ یہاں ترزیر کا لفظ استعمال کیا گیا، ہمارے ہاں یہ لفظ بادشاہ کے بوجھ کم کرنے والے کے لئے مخصوص ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت موسیٰؑ پر اپنی نبوت کا بوجھ ڈالا تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ میرے اس بوجھ کو اٹھانے کیلئے مجھے میری قوم میں سے کسی کو میرا مددگار بنا، میرا بھائی اس کام میں میری مدد کر سکنے کی طاقت رکھتا ہے۔ گویا حضرت موسیٰ نے پہلے ہی دن مددگار مانگ لیا تھا' جبکہ محمد ﷺ نے یہ بارِ نبوت اکیلا و تنہا برداشت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس ہمت کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی مدد کرنے کی یقین دہانی فرمائی۔

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آلِ ہاشم میں نصرت و معیت کی آواز دی تو حضرت طفیل بن عمرو دوسی نے ریگستان میں اللہ تعالیٰ کے اس پیغام کا چرچا کیا۔ حضرت عروہ بن مسعود ثقفی نے طائف کے کوہساروں کی بلند و بالا چوٹیوں میں اس پیام محبت کو بلند کیا۔ حضرت مصعب بن عمیر نے رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں تبلیغ کا باقاعدہ کا مدرسہ کھولا، جعفر رضی اللہ عنہ طیار نے دربارِ حبش میں اللہ تعالیٰ کا نام بلند کیا، حضرت ربیعہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر رستم فرعون وقت کے سامنے تن تنہا اللہ تعالیٰ کی واحدانیت کا اعلان کیا۔ یہ وہ مقام تھا جس نے رسول اللہ ﷺ کے تمام بوجھ کو کم کر دیا تھا۔ جب موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم سے دشمن کے ساتھ لڑائی کا کہتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نہیں لڑتے' جاؤ تم اور تمھارا خدا لڑو ہم تو یہیں بیٹھے ہیں لیکن محمد ﷺ کے متوالوں نے کہا کہ ہم تو اپنی جان تک بھی اللہ کی راہ میں لٹا دیں گے' یہ ہی رسول اللہ ﷺ کی شان ہے۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ○ (الم نشرح۔۴)

اللہ جل شانہ فرماتے ہیں کہ (اے رسول ﷺ) ہم نے تیرا نام بلند کر دیا۔ بے

Marfat.com

شک اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کو اتنا بلند کر دیا کہ دنیا کا کوئی کونہ ایسا نہیں کہ جہاں اللہ اور اس کے محبوب رسول ﷺ کے نام کا ڈنکا نہ بجتا ہو۔ کبھی یہ ڈنکا اذان کی شکل میں اور کبھی یہ نعرہ تکبیر کی شکل میں زبان زد عام ہے اور اس سے بہتر ذکر کی بلندی ہو نہیں سکتی۔ آج کوہ بادشاہ اپنی حکومت میں اور کوئی اپنے حلقہ اثر میں اس بات کو نہیں روک سکتا نام کا اعلان ہر روز و شب اس طرح کیا جاتا ہے کہ خواہ اس کو کوئی اور اس مبارک سننا چاہے یا نہ مگر یہ اعلان اپنی صدا میں ہوتا رہے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ مقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی دیا ہے اس کے علاوہ ہر کوئی اس شان سے محروم رہا ہے۔

مجھے یہ جان کر حیرت ہوئی کہ طامس کارلائل جب اپنی کتاب ہیروز آف دی ہیروز لکھتا ہے تو وہ سب سے اوپر اپنے نبی کی بجائے محمد ﷺ کا نام لکھتا ہے۔ وہ موسیٰ علیہ السلام کے کارناموں کو بھول جاتا ہے، وہ داؤد کی یاد کو پس پشت ڈال دیتا ہے۔ وہ عیسیٰ کے معجزات کو بھلا دیتا ہے' وہ شالتی کی خدمات کو بھول جاتا ہے' کیا وہ حضرت ذکریا کی کہانت سے نابلد تھا' نہیں ایسا نہیں تھا بلکہ وہ سب کچھ جانتا تھا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑا مدبر، راہبر، اور سچا اور شجاع آدمی کوئی نہ تھا اور وہ سب کچھ جاننے کے باوجود سب سے اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لکھ دیتا ہے۔

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَ مَا قَلٰیؕ۝ (الضحیٰ۔۳)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (اے رسول ﷺ) تیرے رب نے نہ تجھے چھوڑا ہے اور نہ ہی تجھ سے ناراض ہوا ہے۔

یہاں جب پہلی وحی نازل ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اپنی مصلحت کے سبب محمد ﷺ پر اپنی وحی کے نزول میں کچھ دیر فرمائی تو کفار نے آپ ﷺ کو طعنے دینے شروع کر دئے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو بھلا دیا ہے اور مزید وحی کو تم پر نازل کرنا مکروہ تصور کیا ہے۔ آپ ﷺ اس فکر میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوئے اور ایک مخصوص مدت کے بعد اللہ تعالیٰ نے وحی کا سلسلہ دوبارہ جاری فرمایا اور سے فرمایا کہ اے ہم نے تجھے نہیں بھلایا اور نہ ہی تجھ سے ناراض ہوئے

Marfat.com

ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ایسا جواب آپ ﷺ کی بے مثال نبوت کی شان ہے۔

وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝ (الم نشرح۔۴)

یہاں اللہ تعالیٰ یہ خوشخبری دیتے ہیں کہ (اے رسول ﷺ) آخرت تیرے لئے اولیٰ (دنیا) سے بہتر ہے۔

یہاں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرما رہے ہیں کہ آپ کیلئے آخرت دنیا سے بہتر ہے کیونکہ وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام محمود اور حوض کوثر ہے، وہاں آپ ﷺ تمام امتوں پر گواہ ہیں۔ آپ ﷺ کی شفاعت سے مومنین کے مرتبے اور درجے بلند ہونا اور بے انتہا عزتیں اور کرامتیں ہیں جو بیان میں نہیں آسکتیں۔ آخرت کی زندگی سدا رہنے والی ہے اور وہاں کی عزت دنیا کی نسبت دیرپا ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے ہیں کہ اے رسول تمھارے لئے اور تمام مومنین کے لئے آخرت بہتر ہے، ایسا اللہ تعالیٰ نے کسی دوسری قوم کے نبی کے ساتھ نہیں کیا اور یہ رسالت محمدی کی شان ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس بات کی خوشخبری سنا رہا ہے کہ آپ ﷺ کا کل آج سے بہت بہتر ہے۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝ (الضحیٰ۔۵)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے (اے رسول اللہ ﷺ) تیرا رب تجھے اتنا کچھ دے گا کہ تو راضی ہو جائے گا۔

یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے رسول ہم تمھیں اتنا عطا فرمائیں گے کہ اس سے آپ راضی ہو جائیں گے، اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ صرف آپ ﷺ کے ساتھ ہی ہوا یہاں ان نعمتوں کو بھی شامل کیا گیا ہے جو آپ ﷺ کو دنیا میں عطا فرمائیں اور وہ فتوحات جو آپ کے عہد مبارک میں اور آپ ﷺ کے صحابہء کرام کے دور میں اور اہل اسلام کے دور میں ہوں گی ان تمام کا اللہ نے وعدہ فرمایا ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں

Marfat.com

دست مبارک اٹھا کر اللہ کے حضور رو کر دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا اور دریافت فرمایا کہ رونے کا کیا سبب ہے' اللہ دانا و سیانا ہے وہ سب کچھ جانتا ہے مگر پھر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت فرمایا تو آپ ﷺ نے اپنی امت کی بخشش کی فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا کہ اے رسول میں آپ کو اتنا عطا فرماؤں گا کہ آپ کا دل خوش ہو جائے گا۔

اَلنَّبِیَّ الْاُمِّیَّ (اعراف۔۹)

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ نبی امی ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کسی نبی کا نام اُمی نہ تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہی نام سابقہ انبیاء کرام کو بتایا گیا تھا۔

اُمی ام القریٰ کی نسبت سے ہے، اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کا نام ام القری فرمایا ہے قرآن فرماتا ہے کہ ''تو ام القریٰ کو اور اس کے ارد گرد کی بستیوں کو ڈرائے''۔(سورۃ الانعام ۱۱)

تمام صحیفہ جات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عرب میں سب سے پہلی بستی مکہ کی تھی جہاں خانہ بدوش لوگوں نے قیام کیا اور تمدن کے اصول یہاں سے سیکھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کے لئے یہ دعا فرمائی ''اے رب اس جگہ کو امن والا شہر بنائیو اور یہاں والوں کو میوہ جات کھلاتے رہنا''۔ آگے چل کر آپ نے اللہ تعالیٰ سے اس طرح دعا فرمائی کہ ''اے اللہ ان میں ایک رسول بھی بھیج جو ان میں سے ہو۔''

لفظ اُمی، ام کی طرف منسوب ہے، اس اعتبار سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بوجہ پاکی فطرت و عصمت اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام نقائص سے پاک تھے آپ ﷺ ایسے پاک رہے کہ جس طرح ابھی ماں نے جنم دیا ہو۔

اہل مکہ میں پڑھنے لکھنے کا رواج کم ہی تھا' وہ تمام عمر لکھنے پڑھنے سے عاری

Marfat.com

ہوتے تھے اور وہ اپنی تمام عمر اسی حالت میں پوری کر دیا کرتے، جو ایک ایسے بچہ کی ہوتی ہے جو نہ مکتب گیا، نہ درس لیا، نہ قلم اٹھایا اور نہ ہی سبق زبان پر جاری ہوا۔ یہودیوں نے اسی لئے اہل عرب کو امیون کہا تھا۔ آل عمران میں ہے کہ "یہودی کہتے ہیں کہ ہم ان امی لوگوں کے ساتھ خواہ کچھ ہی برتاؤ کریں، ہم پر کچھ مواخذہ نہ ہوگا" اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہی نام عربوں کے لئے عام ہوگیا۔ سورۃ جمعہ میں اللہ تعالی فرماتے ہیں "اللہ وہ ہے جس نے امیوں کے اندر رسول کو مبعوث فرمایا۔" گویا اللہ تعالیٰ نے امی کے نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو اور دوبالا فرمادیا۔

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى۔ (الانفال)

اس آیت میں اللہ تعالی اس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کرتے ہیں کہ "جب تو نے پھینکا تھا تب تو نے نہ پھینکا تھا"۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ آیت غزوہ بدر کے موقع پر نازل ہوئی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے لشکر کو دیکھا تو اللہ تعالیٰ سے التجا کی کہ اے اللہ یہ قریش ہیں، فخر وغرور میں چور، تیرے نافرمان ہیں، تیرے رسول کے مکذب ہیں، میں تیری موعود نصرت کا طالب ہوں۔ جبرائیل آئے اور کہا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ذرا ایک مٹھی مٹی اٹھائیں اور اللہ کا نام لے کر قریش کی جانب پھینک دیجئے اور اللہ کی قدرت کا مطالعہ فرمائیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مٹی کی ایک مٹھی اٹھائی اور دشمنوں کے لشکر اعداء کی طرف اڑا دی۔ اس لشکر میں بڑے سورما تھے، کئی پہلوان تھے، جس کو اپنی طاقت پر غرور تھا یہ مٹھی بھر خاک ایٹم بم بن کر ہر ایک مردود کی آنکھ میں گری اور یہ مٹی اس امر کا پیغام دے گئی کہ جو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے انکاری ہیں ان کو اس طرح کی سزائیں ملا کرتی ہیں۔ اس واقعہ نے راز کھول دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک اللہ کا دست مبارک تھا قدرت کے ہر کام میں اللہ کی شان شامل رہی ہے اور رہے گی۔

Marfat.com

يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ (بقرہ ـ ۱۵۱، عمران ـ ۱۶۴، جمعہ ـ ۲)

اللہ تعالیٰ محمد ﷺ کی شان میں فرماتا ہے کہ نبی ﷺ لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ پڑھ کر سناتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب وہ مسلمان ہوئے تھے تو انہوں نے چاہا کہ وہ اسلام کی خدمت میں سب سے مشکل کام کریں گے۔ مسلمانوں نے فرمایا کہ سب سے مشکل کام قریش مکہ کو قرآن مجید کا سنانا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنی دھن کے پکے نکلے، قریش کے مجمع میں پہنچے اور تلاوت قرآن شروع کردی' تھوڑی دیر میں واپس آئے تو ان کا سارا بدن لہولہان تھا زخموں نے چہرہ کو پہچان کے قابل نہیں چھوڑا تھا۔ اس بات سے اندازہ ہوتا ہے کہ لوگوں کو قرآن سنانا کتنا مشکل ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر وقت اسی کام میں لگے رہتے تھے۔ مکہ کے ہر مجمع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا مبارک قدم رکھا تھا اور لوگوں کو قرآن سنایا تھا اور آپ ﷺ ہر آدمی کو تنہائی میں ملتے اور اس کو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچاتے تھے۔

عرب میں جہاں کہیں کوئی میلا ٹھیلا ہوتا تو آپ ﷺ وہاں تشریف لے جاتے اور لوگوں کو قرآن سنایا کرتے تھے' جبکہ دوسرے تمام انبیاء کرام اس طرح کی جرأت سے محروم رہے کیونکہ یہ کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کرنے کا ہی تھا اور قرآن گواہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کام کو نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا اور اس کارنامے نے رسول اللہ ﷺ کی شخصیت کو دوبالا کردیا۔

وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝ (البقرہ ـ ۱۸)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نبی تم کو وہ کچھ سکھاتا ہے جو تم نہ جانتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اہل عالم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان یہ ہے کہ ساری دنیا کو ان علوم کی تعلیم دیں جن سے دنیا ناواقف اور بے بہرہ تھی۔

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کی شان میں حضرت مسیح فرماتے ہیں کہ میری اور بہت سے باتیں ہیں کہ میں تمہیں کہوں لیکن اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے' جب وہ یعنی روح حق آئے گی تو وہ تمھیں ساری سچائی کی راہ بتا دے گی۔ (یوحنا۔باب ۱۶۔کتاب مقدس)

یہاں اللہ تعالی اس بات کا اقرار فرمارہے ہیں کہ محمد ﷺ ایسے رسول ہیں جو تمام انبیاء کرام نے سبق لوگوں کو پڑھایا اس کی دہرائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کروائی بلکہ ان سے بھی بڑھ کر لوگوں کو سبق دیا جو پہلے رسولوں نے نہ دیا تھا۔

یُعَلِّمُھُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَۃَ۔ (جمعہ۔۲)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمارا نبی لوگوں کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔۔ یہاں کتاب سے مراد قرآن مجید اور حکمت سے مراد دانائی ہے' قرآن فرماتا ہے" جسے حکمت دی گئی اسے خیر کثیر دی گئی" اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فضائل محمودہ اور اعلی اخلاق و کردار اور محاسن کثیرہ کا نام ہے۔ دوسری جگہ سورہ لقمان میں فرمایا کہ ہم نے لقمان کو حکمت عطا فرمائی تھی۔

یہاں ایک قابل تعریف نکتہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے مدینہ رونق افروز ہوتے ہیں تو اول مہاجرین و انصار میں مواخات قائم کرتے ہیں اور پھر یہودان یثرب اور مومنین اسلام میں ایک معاہدہ قلم بند فرما کر ان کو بھی اتحاد مین شامل کرلیا' یہ تھا حکمت کی طرف رسول اللہ ﷺ کا قدم مبارک جس نے بکھرے ہوئے لوگوں کو ایک لڑی میں پرو دیا۔ صلح نامہ حدیبیہ رسول اللہ ﷺ کی حکمت کو اور عام کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے' فتح مکہ رسول اللہ ﷺ کی حکمت کی معراج تھی اور یہ شان صرف اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی عطا فرمائی تھی۔

لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ۔ (سورۃ التوبہ)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمھارے پاس ایک عظیم الشان رسول آیا ہے جو تم ہی میں

Marfat.com

سے ہے‘اس کلام کے مخاطب اہل عرب اور قریش ہیں۔

اہل عرب کو اپنے حسب نسب پر بہت زیادہ غرور تھا‘ غیر عرب کی ان کے نزدیک کوئی وقعت نہ تھی اور وہ ایسے آدمی کی اطاعت کو بھی ننگ و عار سمجھا کرتے تھے‘ لٰہذا رب العالمین نے اہل عرب پر یہ بھی احسان فرمایا کہ یہ عظیم الشان رسول جس کا اول فرض عرب کو ہدایت کرنا ہے تم ہی میں سے ہے‘ تم سے غیر نہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے قبائل کی شاخ در شاخ میں بہترین شاخ سے مبعوث فرمایا‘ حتیٰ کہ میں اس قرن سے پیدا ہوا جو میرا ہے۔ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے نسل اسمٰعیل میں سے کنانہ کو برگزیدہ کیا اور بنو کنانہ میں سے قریش کو برگزیدہ کیا اور قریش میں سے بنو ہاشم کو برگزیدہ کیا اور مجھے بنو ہاشم میں سے برگزیدہ فرمایا۔

مندرجہ بالا احادیث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ظاہر ہوتی ہے۔

بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ (سورۃ التوبہ)

یہاں اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رؤف اور رحیم کے لقب سے یاد کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”وہ مومنوں سے بہت پیار کرنے والا اور ان پر ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔“ سورۃ حج میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ”اللہ تعالیٰ تمام انسانوں پر رؤف و رحیم ہیں“۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں اللہ تعالیٰ کا یہ اعلان نہایت اعلیٰ وارفع ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت میں وہ دو نام بہ حالت ترکیبی تجویز فرمائے گئے ہیں جو اسی ترکیب کے ساتھ خود ذات باری تعالیٰ کے لئے مستعمل ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب بھی کوئی ضرورت مند رو آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر ترس آتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اتنا عطا

Marfat.com

فرماتے کہ اس کی ضرورت پوری دور ہو جاتی تھی اور جب کوئی مسلمان مقروض فوت ہو جاتا تو رسول اللہ ﷺ اس کا قرض بیت المال سے ادا فرماتے اور پھر اس کا جنازہ پڑھتے بار ہا ایسا ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری ساری رات امت محمدیہ کی بخشش کے لئے اللہ تعالیٰ کی حضور کھڑے ہو کر دعا مانگتے رہے۔ آپ ﷺ چھوٹے بچوں کو پیار کرتے تھے، ان کو خود سلام کرتے ان کے سر پر دست شفقت رکھتے، گلی میں کھیلنے والے بچوں کو اپنی سواری پر آگے پیچھے سوار کر لیتے، غلاموں کے ساتھ فرش محمدی پر بیٹھ کر کھانا تناول فرماتے۔ ان تمام امور کا اظہار از راہ شفقت و رافت ہوا کرتا تھا اور اس بلند ترین رافت و رحمت کا ظہور نبی ﷺ کی شان میں سے تھا۔

اللہ تعالیٰ قرآن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے حکم فرماتے ہیں کہ "ہم نے تجھے انواع انسانی کے لئے بھیجا ہے۔"

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ۔ (سبا۔۲۸)

یہاں پر اللہ تعالیٰ یہ بات کھول کر بیان فرماتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی ایک طبقے، گروہ نسل یا ملک کے لئے نبی نہ تھے جبکہ آپ ﷺ سے پہلے تمام انبیاء کرام ایک مخصوص قوم اور ایک خاص طبقے کے لئے تھے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء کرام کے لئے نبی اور رسول بنا کر بھیجے گئے۔

اس بات کا اقرار قرآن نے سورۃ اعراف میں اس طرح کیا ہے۔

"اے نبی کہہ دیجئے کہ اے نسل انسان کے بچو، میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں، وہ اللہ جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے۔"

قرآن کے اس فیصلے سے یہ بات امر ہو جاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تمام جہانوں اور مخلوقات کے لئے نبی و رسول بنا کر بھیجے گئے۔ جیسا کہ قران کریم دوسرے مقام پر فرمایا۔

Marfat.com

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔(انبیاء)

(اے رسول ﷺ) ہم نے تجھے دونوں جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

یہ دنیا رنگ برنگے لوگوں سے پر ہے اس میں کہیں تو نامور سائنس دان ہیں۔ کہیں دنیا کو سر کرنے والے مہم جو کہیں عسکری شہرت رکھنے والے کمانڈر ہیں تو کہیں لوگوں کو امن و صلح کا پیغام دینے والے سوشل ریفارمر بن کر شہرت کے افق پر نامور ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنی اس شہرت کے لئے واسطے بہت سے القاب اپنے نام کے ساتھ لگا لئے کوئی مہاراجہ بن گیا اور کوئی شہنشاہ۔ یہ خطابات اس آدمی کی شخصیت کو ظاہر کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمت العالمین کا خطاب دے کر آپ ﷺ کو دنیا کی تمام مخلوقات میں سے اعلیٰ مقام پر فائز کر دیا۔رحمت کا معنی پیار، ترس، ہمدردی، غمگساری، محبت اور خبر گیری ہیں ان تمام الفاظ کے معانی لفظ رحمت کے اندر پائے جاتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے یہ خاصیت عطا فرمائی کہ آپ ﷺ نے طاقت ہونے کے باوجود اپنے دشمن کو بھی معاف کر دیا اور دنیا کو یہ درس دیا کہ برائی کا مقابلہ اچھائی سے کرو اس طرح تمھارا جانی دشمن بھی تمھارا لنگوٹیا یار بن جائے گا۔

رحمۃ العالمین وہ ہے جس نے کاہنوں کو کاہنیت سے، ہندوؤں کی پوجا پاٹ کو، جوگ اور سنیاس کو، یہودیوں کے مکروہ کردار کو، یونانیوں کے کلبیہ گروہ کو، عیسائیوں کے پادریوں اور روحانی پیشواؤں کو اور ان سب کے افسوسناک اور عبرت خیز نتائج کو دیکھا اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو عام کیا کہ اللہ تعالیٰ کے لوگوں کی خود ساختہ اور من گھڑت رہبانیت کو کبھی بھی مفید نہیں فرمایا۔

رحمۃ العالمین تو وہ جس کی تعلیمات اختلاف اور فسادات سے بہت بلند ہے، جس کی تعلیم میں حسب و نسب کا خالی دعویٰ صداقت سے عاری ہے، رحمۃ العالمین تو وہ ہے جس

Marfat.com

نے سب سے پہلے اللہ اکبر کا نعرہ بلند فرمایا' رحمۃ العالمین تو وہ جس نے لوگوں کو امن وسلامتی کا درس دیا ان کو اخلاق رذیلہ سے مطہر کر دیا، لوگوں کو جینے کا ڈھنگ بتایا' منشیات کو اُم الخبائث بتلایا اور اس میں تھوڑی سی بھی رعایت نہیں دی۔

رحمۃ العالمین تو وہ جو غریب کا محب اور مسکین کا ساتھی' جو شاہوں کا تاج اور آقاؤں کا آقا' غلاموں کا محسن اور یتیموں کا سہارا' خاکساری کا نمونہ اور رحمت ربانی کا پتلا' اولین انسان اور آخری رسول ہے جس میں ہر کسی کی محبت کا عشق کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔

رحمۃ العالمین وہ ہے جس کے دربار میں بلال حبشی رضی اللہ عنہ، سراقہ رضی اللہ عنہ کنگن کا منتظر، ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، صہیب رومی رضی اللہ عنہ، طفیل دوسی رضی اللہ عنہ، حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ، سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، کرز فہری رضی اللہ عنہ اور عداس نینوانی رضی اللہ عنہ سب ایک ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر بیٹھے ہیں۔ اسی دربار میں فارس کے جاگیردار کا بیٹا سلمان بھی ہے اور مکہ کے تاجر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی جلال مصطفےٰ کے باریاب ہو رہے ہیں' یہاں خالد بن ولید بھی ہیں جو بت پرستی کی تقلید میں محمد ﷺ کو شہید کرنا چاہتے تھے، ذوالبجادین رضی اللہ عنہ بھی موجود ہیں جو اپنے گھربار کو چھوڑ کر دو کپڑوں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں' یہ رحمت العالمین ﷺ کا دربار ہے یہاں ہر کسی کو امان حاصل ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ محمد ﷺ کی شان میں بڑائی کا اضافہ فرماتے ہوئے فرما رہے ہیں کہ

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ○ (الکوثر)

اے رسول ﷺ ہم نے تجھے کوثر عطا فرمایا۔ کوثر کے معنی فراوانی اور کثرت کے ہیں' اس میں اللہ کی رحمت کا ذکر کھول کھول کر بیان کیا گیا ہے کہ محمد ﷺ کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سارے دروازے کھلے ہیں۔

Marfat.com

حضرت ابوالبشر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید بن جبیر سے اور انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ کوثر کے معنی وہ خیر کثیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے خصوصیت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کو عطا فرمائی ہے۔ ابوالبشر نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ لوگ تو کہتے ہیں کہ کوثر اللہ تعالیٰ کی جنت کی نہروں میں سے ایک نہر کا نام ہے تو ابن عباس نے ارشاد فرمایا کہ جنت والی نہر بھی تو خیر کثیر میں سے ہے اور یہ شان اللہ تعالیٰ نے صرف محمد ﷺ کو ہی عطا فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں یہ حکم دے کر محمد ﷺ کی شان کو چار چاند اس طرح لگائے کہ جس آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ آگے قرآن پھر فرما رہا ہے کہ ہم نے جو رسول ﷺ بھیجا وہ اس لئے بھی کہ اس کی اطاعت ہمارے اذن کے تحت میں کی جائے' تو بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کی شان اعلیٰ وارفع ہو جاتی ہے صاحب کوثر وہی ہے جس کی اطاعت کا امر الٰہی جاری ہوا، صاحب کوثر وہی ہے جس کی اطاعت کو اطاعت ربانی فرمایا گیا' صاحب کوثر کی نبوت وہی نبوت ہے جس کی قدامت تاریخ البشر سے پہلے کی ہے اور جس کی نہایت انتہائے عالم سے ملی ہوئی ہے۔

اس کے علاوہ اور فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی شہادت ہے کہ اس کے سوا اور کوئی بھی معبود نہیں اور پھر یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی یہ بھی شہادت ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

جب اللہ تعالیٰ محمد ﷺ کی نبوت و رسالت میں اپنی شہادت کو شامل کر لیتا ہے تو پھر شان محمد ﷺ کے خیر کثیر ہونے میں کیا باقی رہ جاتا ہے۔

اس کے علاوہ کوثر کا مطلب کثیر امت بھی ہے جو آپ ﷺ کو اللہ نے اپنے حکم سے عطا فرمائی' کوثر کے مطالب میں ایک مطلب قرآن مجید بھی ہے جو کہ محمد ﷺ پر نازل فرمایا گیا' کوثر سے مراد وہ جمیلہ اوصاف بھی ہیں جو وجود مصطفیٰ میں بدرجہ اتم موجود ہیں۔

میرے آقا ﷺ کی شان میں انابت آدم بھی ہے اور استقامت نوح بھی، علم

Marfat.com

اسمٰعیل بھی ہے اور علم خلیل بھی درس ادریس بھی ہے اور تصنیف شیث بھی' حقانیت اسحٰق بھی ہے اور عاقبت بینی یعقوب بھی، نورانیت یوسف بھی ہے اور صالحیت صالح بھی' ہدیٰ ہود بھی ہے اور جمعیت شعیب بھی' لطافت ہود بھی ہے اور عبرت عُزیر بھی، شکوہ سلیمان بھی ہے اور اندوہ یحییٰ بھی' داد داؤد بھی ہے اور دعائے یونس بھی' ایاب ایوب بھی ہے اور ذہاب زکریا بھی، امامت ہارون بھی ہے اور ایناس الیاس بھی، زُہد عیسیٰ بھی ہے اور علو موسیٰ بھی، احسانیت لقمان بھی ہے اور انقیاد خضر بھی مساعی الیسع بھی کفالت ذوالکفیل بھی' گویا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ہر وہ شے سمو دی ہے کہ جس سے کے حامل فرداً فرداً دوسرے انبیاء کرام تھے۔

کوثر کا مطلب یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ مرد کامل ہیں کہ جنہوں نے انسانیت کو تخت سیادت پر بٹھا دیا اور قیامت کے دن وہ تمام لوگ جو اللہ تعالیٰ پر یقین اور ایمان رکھنے کے ساتھ ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے ہونگے کو حوض کوثر کی میزبانی کی سعادت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے گی۔

سرزمین عرب کا انتخاب

اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے لئے سرزمین عرب ہی کیوں منتخب فرمائی؟۔

اس لئے کہ یہاں کے لوگوں کی زبان بہت فصیح و بلیغ اور عمدہ تھی' وہ اپنا مطمع نظر بڑے اچھے انداز میں پیش کر سکتے تھے' اہل عرب کا حافظہ بہت مضبوط تھا' اس کے ساتھ ساتھ یہاں کا موسم بڑا ہی سخت تھا' یہاں زمین بڑی جاندار اور معدنی وسائل سے مالا تھی' یہاں کے لوگوں کی انسانیت بھی اپنے کمال پر تھی' یہاں کے آدمی عیار و مکار نہیں تھے۔ عیاری و مکاری' بزدلی کی نشانی ہوتی ہے جبکہ اہل عرب بزدل نہ تھے بلکہ بہادر تھے۔ ان کی رگوں میں جرات و مردانگی اور حوصلہ تھا وہ بڑے جفاکش اور محنت شعار لوگ تھے' اس کے علاوہ یہ خطہ تمام دنیا کے سنگھم پر ہونے کی وجہ سے اس سرزمین کو زمین کی ناف بھی کہا جاتا ہے۔ اگر یہاں پر کسی قسم کا کوئی کام ہو تو پوری دنیا میں بہت جلد اس کے اثرات مرتب ہو جاتے ہیں۔ اس کے

Marfat.com

علاوہ یہ اللہ تعالیٰ کا بھی فیصلہ تھا کہ اس کا لاڈلا رسول (ﷺ) سرزمین عرب میں پیدا ہو اور یہاں سے اسلام کا غلغلہ اٹھے اور پوری دنیا کو تسخیر کر لے، تو یہی وجہ تھی کہ اللہ جل شانہ نے عرب کو اپنے محبوب ﷺ کے لئے پسند فرمایا۔

رسالت محمدی ﷺ کا مقصد

قران کریم نے جو رسالت اور نبوت کا تصور دیا وہ یہ ہے کہ ہر نبی صرف اس لئے مبعوث کیا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دعوت دے اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی بھی دوسرے کی عبادت سے روک دے، اللہ تعالیٰ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے بندوں کا تعلق پیدا کرے اور دنیا کی زندگی میں رہنے کے طریقے سکھائے جو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمائے ہیں جس کے نتیجے میں انہیں اللہ تعالیٰ کی رضا نصیب ہو اور اس کی دائمی اور اخروی زندگی کامیابی سے ہم کنار ہو، کسی قوم کی محض بیماری ٹھیک کرنے کے لئے نبی کبھی مبعوث نہیں ہوا اور تخلیقی طور پر اللہ تعالیٰ نے ہر بندے میں یہ استعداد رکھ دی ہے کہ وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر یا ایک دوسرے سے سمجھ کر سیکھ جاتا ہے۔

جو چیز عقل سے دریافت ہو سکتی ہے اور جس میں کسی آسمانی راہنمائی کی ضرورت نہیں بلکہ اس کے مدارس مل جاتے ہیں ان کے لئے نبی مبعوث نہیں ہوتے۔ نبی اس سوال کے لئے مبعوث ہوتے ہیں جس کا جواب عقل کی رسائی سے بہت بلند ہوتا ہے اور جب وہ جواب ملتا ہے تو عقل اس کی تائید کر سکتی ہے اور اس کی تائید میں دلائل تلاش کر سکتی ہے۔ توحید باری تعالیٰ کے دلائل دنیا میں ہیں۔ نظام کائنات کو دیکھ کر اللہ کی عظمت کا پتا چلتا ہے لیکن جب تک نبی نہ بتائے کہ اللہ کیسا ہے یہ دلائل کچھ نہیں بتا سکتے۔ رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے پہلے کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو شرک نہیں کرتے تھے، ان کو اتنا احساس تھا کہ پتھر کا بت ہمارا کام نہیں کر سکتا، جب وہ ہمارا کام نہیں کر سکتا تو پھر ہم اس کی پوجا کیوں کریں، پھر وہ خیال کرتے تھے کہ اس کائنات کو بنانے والی کوئی ہستی تو ہوگی، وہ کیسی ہستی ہے، اس کے راضی اور ناراض ہونے کے کیا پیمانے ہیں، موت زندگی کے خاتمے کا نام ہے یا کسی نئی زندگی کی آمد

Marfat.com

کا نام؟، اس موت کے پردے میں کیا چھپا ہے؟ موت کے بعد انسان کو کہاں جاتا ہے؟ ان سوالوں کا جواب کسی کے پاس بھی نہیں' ان سوالوں کا جواب قرآن اور اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے رسولوں کے پاس ہے۔

اس طرح کے اور بہت سے سوالات کائنات کے ذہنوں میں گردش کر رہے تھے مگر ان کے جواب دینے کے لئے کوئی نہیں اٹھ رہا تھا' ایسے میں محمد ﷺ نامی ایک جوان کھڑا ہوا، اس نے لاالہ الااللّٰہ کی صدا بلند تو کی اس آواز کے ساتھ ہی لوگوں کو ان کے سوالوں کا جواب مل گیا جن سوالوں کا جواب سائنس نے اب معلوم کیا ہے، محمد ﷺ نے چودہ سو سال پہلے اس مسئلے کا حل قرآن کی مدد سے بتا دیا۔

اہل مدینہ زیادہ پھل لینے کے لئے اپنی کھجوروں کے درختوں کو پیوند کیا کرتے تھے اور اس طرح پیوند سے زیادہ پھل آتا تھا' ایک بار رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا کہ پیوند کے لگانے سے کیا فرق پڑتا ہے جو رزق اللہ تعالیٰ نے دینا ہے وہ ضرور دیگا' لوگوں نے پیوند لگانا ترک کر دیا مگر ان کے درختوں پر پھل کم آئے' تو وہ لوگ دوڑ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے کہ ہمارے درختوں پر پھل کم ہے' یہاں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو یوں جواب دیا:۔

انتم اعلمون بامور دنیا کم ۔

یہ جو تمھارے دنیاوی کام ہیں تم ان میں مجھ سے بہتر سمجھتے ہو' جس طرح زیادہ فائدہ ہے اس طرح کر لیا کرو' مجھے اللہ تعالیٰ نے اس لئے مبعوث نہیں فرمایا' میری بعثت کا مقصد تو آخرت ہے' اخروی زندگی ہے، نہ ختم ہونے والی زندگی ہے' میں دنیاوی کاموں میں تم لوگوں کو حلال و حرام بتا سکتا ہوں جائز و ناجائز بتا سکتا ہوں' اللہ تعالیٰ کس بات سے راضی ہے اور کس بات پر خفا' یہ بتا سکتا ہوں لیکن کون سے کام سے تم کو کتنا نفع ہو سکتا ہے یہ میرا موضوع نہیں ہے۔

Marfat.com

مذاہب باطلہ اور مذہب حقہ میں ہمیشہ ایک فرق رہا ہے' مذاہب باطلہ میں کوئی بھی آخرت کا قائل نہیں ہے، نہ کسی کے ساتھ آخرت کی کوئی خبر ہے اور جبکہ مذہب حقہ میں بڑی سادہ سی بات بتائی گئی ہے کہ انسان خواہ کتنا بڑا انسان ہی کیوں نہ بن جائے وہ محتاج ہی ہے مگر اس کا اللہ قادر ہے وہ کسی کا محتاج نہیں اور ساری دنیا اس کی محتاج ہے۔ انسان کو چاہئے کہ وہ اپنے اس رب سے مانگے جو ہر کام پر قادر ہے اور اس کے ساتھ یہ بھی فرمادیا گیا ہے کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ جو تم مانگو وہی تم کو مل جائے بلکہ اس میں کچھ کمی بیشی ہوسکتی ہے۔

دنیا کے مذاہب کی تاریخ میں یہ بات ہے کہ اکثر مذاہب جو حق سے بگڑ جاتے ہیں تو وہ باطل کی طرف چلے جاتے' جس طرح دور حاضر میں یہودیت اور عیسائیت بگڑ چکی ہے' جب حضرت موسیٰ مبعوث ہوئے تو ان کا مذہب حق تھا' جب حضرت عیسیٰ نازل کئے گئے تو بھی ان کا مذہب حق تھا مگر جب اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو نبی بنادیا تو اب صرف محمد ﷺ کا مذہب حق ہے، دوسرے تمام مذاہب ختم ہوگئے اور ان کو اسلام نے باطل قرار دیا ہے۔

یہاں ایک چھوٹی سی بات قابل غور ہے کہ جب ہم اپنے نفس کی بات کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بات پر عمل کرنا چھوڑ دیتے ہیں تو ہم شرک کے مرتکب ٹھہرتے ہیں' فرمایا کہ جو لوگ اپنی پوجا کرتے ہیں۔ یہاں یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی کو رکھا جائے اور اس کی بات مانی جائے تو یہ غیر اللہ کی عبادت ہوگی اور اسی میں ہی خسارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں ایک قانون واضح فرمادیا کہ محتاج' محتاج کی حاجت کیسے پوری کرسکتا ہے۔ اسی طرح جب ایک آدمی ایک پتھر یا اپنی خواہش کی پوجا کرے گا تو وہ غیر اللہ کی پوجا کررہا ہے اور ہر غیر اللہ محتاج ہے' اس طرح اس انسان کے لئے نقصان اور بربادی ہے جس نے غیر اللہ کی عبادت کی۔

جب رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے تو مکہ کی حالت بری تھی ان کے سامنے جب کوئی آدمی کسی طرح کا کوئی عجیب کام کرتا تو وہ لوگ اس آدمی کی پوجا کرتے' جب کوئی جوگی ان کے سامنے آتا تو وہ لوگ اس کی پوجا کرتے' جب وہ کسی جادوگر کو دیکھتے تو اس سے متاثر

Marfat.com

ہو کر اس کی پوجا کرتے تھے مگر رسول اللہ ﷺ نے جتنے معجزے پیش کیے ان میں عقلی بھی تھے اور دلائلی بھی' آپ ﷺ کی انگلی سے ماہ منیر کٹ گیا' آپ ﷺ کے اشارے سے سورج واپس پلٹ گیا، آپ ﷺ کا ہاتھوں میں کنکروں نے کلمہ حق کہا اور باوجود اس کے کہ آپ امی تھے مگر قرآن اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کے حافظ تھے۔ اس زمانے کے تمام اہل علم وفضل آپ ﷺ کے معجزات کے سامنے سرنگوں ہو گئے' ہر دوست دشمن نے محمد ﷺ کو صادق اور امین کے خطابات سے نوازا مگر پھر بھی لوگوں نے آپ ﷺ کو جھٹلایا۔ اگر آپ ﷺ لوگوں سے یہ کہتے کہ اے لوگو! تم مجھ کو سجدہ کرو تو کوئی بھی مکی اس بات کی مخالفت نہ کرتا بلکہ تمام سردار آپ ﷺ کو سجدہ کرنے کے لئے فوراً گر جاتے مگر تنازعہ تو وہاں کھڑا ہوا، جب آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تو اللہ کا بندہ ہوں اور میں بھی اس کی عبادت کرتا ہوں، تم بھی اس کی عبادت کرو میں بھی تمھارے ہمراہ اس کے حضور سر ٹکاتا ہوں اور تم بھی اس کے سامنے سجدہ کرو' یہی آپ ﷺ کی رسالت تھی' یہی آپ ﷺ کی نبوت تھی اور آپ ﷺ نے لوگوں سے اپنی ذات کے لئے سوال نہیں کیا بلکہ ان سب کو یہ کہا کہ اس اللہ کی عبادت کرو جو اس جہاں کے پالنے والا ہے۔ بس یہی آپ ﷺ کی رسالت کا مقصد تھا کہ اللہ کی مخلوق کو اس بات کا درس دیا جائے کہ اس اللہ کی عبادت کرو جس نے تم کو پیدا کیا ہے' اس کا کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ہر وہ کام کرو جو تم کو آخرت میں فائدہ پہنچائے اور ہر اس کام سے بچو جو تم کو آخرت میں نقصان دے۔

اللہ رب العزت نے محمد ﷺ کو ایک بڑے اعلیٰ عہدے پر سرفراز فرمانے کے لئے تیار کر لیا تھا' یہ آپ ﷺ کا ایک بڑا امتحان تھا جس کا ممتحن خود اللہ تھا' آپ ﷺ کی رسالت کا چارٹر اللہ تعالیٰ نے خود مرتب فرمایا تھا' امتحان بڑا سخت تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو امتحان میں کامیاب ہونے کے لئے بڑی محبت سے محنت اور تیاری کروا لی تھی۔ آپ ﷺ کی رسالت کے قواعد یہ تھے۔

ا۔ اللہ تعالیٰ کے نام اور عبادت سے منحرف ٹولے کو ان کی حالت سے آگاہ کرنا

Marfat.com

اوران کے انجام سے ڈرانا۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا پرچار کرانا، اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا آشکارا کرنا اور اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کی طرف مائل کرنا۔

۳۔ لوگوں کو غلیظ عقائد، اور اعتماد، اخلاق کی ظاہری و باطنی نجاستوں سے پاک کرنا اور انکی ایک اللہ پر بھروسہ رکھنے کا درس دینا۔

۴۔ پاکیزگی صفائی اور پاکدامنی سکھانا اور یہ واضح کرنا کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ پاک لوگوں کو ہی پسند فرماتا ہے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ کی تعلیم مفت دینا' اس تعلیم کا ان پر احسان نہ جتانا اور نہ ہی ان سے اپنے کسی فائدے کی توقع رکھنا۔

اس کام میں جس قدر بھی مصائب اور شدید مشکلات سامنے آئیں ان کے سامنے ڈٹ جانا اور ایک اللہ سے مدد طلب کرنا اور اسی کو اپنا کارساز جاننا' یہ تھا پرچہ جس پر رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا مقصد استوار تھا۔

حضرت عبدالمطلب

حضرت عبدالمطلب آپ ﷺ کے دادا جان تھے' آپ اپنے قبیلہ کے سردار تھے' نور محمدی آپ کے پیشانی میں چمک رہا تھا' جب قریش پر کوئی کڑا وقت آتا تھا وہ حضرت عبدالمطلب کو پہاڑ پر لے جاتے تھے اور ان کے وسیلہ سے اللہ رب العزت کے حضور دعا مانگتے تو اللہ ان کی دعا کو قبول فرماتے۔ اگر قحط کے موسم میں حضرت عبدالمطلب بارش کی دعا فرماتے تو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کے نور کے صدقے بارش نازل فرماتے اسی وجہ سے حضرت عبدالمطلب مکہ کے ایک مقرب سردار تھے۔

حضرت عبدالمطلب نے زمزم کو نئے سرے سے کھدوا کر درست کیا' جب زمزم

Marfat.com

کی کھدائی ہو رہی تھی تو حضرت عبدالمطلب نے اپنے معاونین کی کمی دیکھ کر اللہ جل شانہ سے منت مانی کہ اگر اس کے دس بیٹے پیدا ہوئے اور وہ جوان ہوئے تو میں ان بیٹوں میں سے ایک کو تیرے نام پر قربان کردوں گا' اللہ تعالیٰ کے کرم سے اس سردار کے گھر دس بیٹے ہوئے اور سارے جوان ہوئے' ان بیٹوں میں سے جو بیٹا باپ کی آنکھ کا تارا بنا ہوا تھا اس کا نام حضرت عبداللہ تھا۔ باپ بیٹے کو بہت زیادہ چاہتا تھا' باپ کو اپنی منت پوری کرنے کا خیال آیا کہ کس بیٹے کو اللہ کے نام پر قربان کرے' منت کو پورا کرنے کے لئے جب قرعہ ڈالا گیا تو حضرت عبداللہ کا نام آیا مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی جناب سے حضرت عبداللہ کو بچالیا اور اس کی جگہ سو اونٹوں کی قربانی پسند فرمائی۔

ابن ہشام کے بقول حضرت عبدالمطلب کے ہاں پانچ بیویوں سے دس لڑکے اور چھ لڑکیاں پیدا ہوئیں۔

عیص نامی ایک شامی راہب نے اس خیال سے مکہ مکرمہ میں رہائش اختیار کرلی کہ آپ ﷺ کی آمد آمد کا وقت ہے اور وہ آپ ﷺ کے انوار سے منور ہونا چاہتا ہے' حسن اتفاق سے جس روز آپ ﷺ کی ولادت ہوئی' اسی روز اس کی ملاقات آپ ﷺ کے دادا محترم حضرت عبدالمطلب سے ہوئی تو وہ دیکھ کر کہنے لگا کہ بے شک وہ لڑکا جس کے متعلق میں تمہیں باتیں سناتا تھا آج پیر کے دن پیدا ہو چکا ہے اور بحیثیت نبی ان کی بعثت بھی پیر کے دن ہوگی اور وصال بھی پیر کے دن ہوگا' اور آج کی رات ان کی قسمت کا ستارہ طلوع ہو چکا ہے۔

حضرت عبداللہ اور اونٹ کا قصہ

قریش مکہ بیٹوں کو اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت خیال فرماتے تھے' جب ان کے ہاں پہلا بیٹا پیدا ہوتا تھا تو وہ باپ کا نام ہی بدل دیتے اور کہا جاتا کہ فلاں کا باپ' جس کے جتنے لڑکے ہوتے وہ اتنا ہی بااثر، طاقتور اور مضبوط فرد ہوتا تھا۔ جونہی حضرت

Marfat.com

عبدالمطلب نے کعبہ کی سرداری سنبھالی تو اسی دن انہوں نے تباہ حال زم زم کی کھدائی کا پروگرام بنایا مگر تمام قریش مکہ لڑائی کرنے پر ڈٹ گئے کہ یہ ان کا حق ہے' اس وقت سردار مکہ کو اپنی کم طاقت کا احساس ہوا تو انہوں نے کعبہ میں جا کر اپنے رب سے دعا کی کہ اگر اللہ تعالیٰ اس کو دس بیٹے عطا فرمائے اور وہ سارے جوان ہوں تو وہ ان میں سے ایک کو اللہ کے اس گھر پر قربان کرے گا' اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور والئی کعبہ کو دس لڑکے عطا فرمائے اور سارے کے سارے اللہ کے فضل سے جوان ہوئے۔

ایک دن حضرت عبدالمطلب نے اپنے تمام لڑکوں کو اکٹھا کیا اور انکو اپنی منت کے بارے میں بتایا تو سب نے آمین کہا کہ ہم حاضر ہیں آپ اپنی منت پوری کریں' اب حضرت عبدالمطلب اس لوچ میں پڑ گئے کہ ان میں سے کس بیٹے کو اللہ کی راہ میں قربان کروں؟

یہ تو وہی معاملہ تھا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ پیش آیا تھا مگر ان کے بیٹے زیادہ نہیں تھے' انہیں صرف اپنی عزیز شے قربان کرنا تھی مگر یہاں تو تمام جوان بیٹے ہیں جن میں سے ایک کو قربان کرنا تھا' ان تمام بیٹوں میں عبداللہ حضرت عبدالمطلب کی آنکھ کا تارا' بڑا اجیلا جوان' چمکتی پیشانی، ہر دل عزیز اور وجیع و جمیل تھا' بلکہ باقی تمام بھی کچھ کم نہ تھے' آخر کار کس کو قربان کیا جائے' فال نکالا گیا تو فال عبداللہ کے نام نکل آیا' یہ دیکھ کر حضرت عبدالمطلب پریشان ہوئے کہ میں کس طرح چاند جیسے سے بیٹے کو قربان کروں مگر ایک طرف اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا وعدہ تھا' منت پوری کرنا لازمی تھا بادل ناخواستہ حضرت عبدالمطلب اپنے چاند سے فرزند کو قربانی کے لئے لے کر چل دئے۔

جب اہل مکہ نے دیکھا کہ حضرت عبدالمطلب اپنے چاند سے بیٹے کو چھری ہاتھ میں اٹھائے لے جا رہے ہیں تو تمام نے جلد ہی یہ معاملہ سمجھ لیا' وہ تمام بھاگے کہ اس لڑکے کو بچائیں' تمام لوگوں نے کہا کہ ایسا نہ کریں مگر حضرت عبدالمطلب نے کہا کہ میں اپنے بیٹوں کی نذر ضرور اتاروں گا بھلا میں اپنے رب کے حکم کی خلاف ورزی کیسے کرسکتا ہوں' قریش

Marfat.com

نے کہا کہ اگر آج آپ نے بیٹا قربان کیا تو تمام لوگ اپنے بیٹوں کی قربانی میں آپ کی تقلید کریں گے ایک قریشی نے کہا کہ وہ اپنا سارا مال دے کر بھی اپنے ہاشمی جوان کو بچائیں گے کیونکہ یہ سب کچھ اللہ کے کرم سے ہو رہا تھا اور ہوتا بھی کیوں نہ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول کا نور عبداللہ کی پیشانی میں چمک رہا تھا اور وہ نور کسی طرح سے ضائع نہیں کیا جا سکتا۔

اہل قریش نے حضرت عبدالمطلب کو اس بات پر راضی کر لیا کہ اگر اللہ تعالیٰ عبداللہ کے بدلے جانور کی قربانی پسند فرمالیں جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کیا تھا کہ ان کے بیٹے کی جگہ اللہ تعالیٰ نے اپنی جناب سے دنبہ بھیجا تھا۔ اب یہ معاملہ درپیش آیا کہ عبداللہ کے بدلے کیا قربان کیا جائے۔ لہذا قریش کا یک وفد ایک یثرب کی راہبہ کے پاس گیا اس نے مشورہ دیا کہ آپ ایک طرف وہ لڑکا کھڑا کریں اور دوسری طرف دس اونٹ اور پھر فال نکالیں' اس طرح اس وقت تک فال نکالیں جب تک فال اونٹوں پر نہ آجائے اور ہر بار دس اونٹ بڑھا دیں۔

وہ وفد مکہ واپس آیا اور انہوں نے اس راہبہ کے مشورہ پر عمل کیا اور ہر بار فال عبداللہ کے نام آتا یہاں تک کہ نوے اونٹ آ گئے' اب کی بار سو اونٹ تھے' تمام لوگوں کے دل کانپ گئے نہ جانے اگلا فال کیا دکھائے گا' جونہی فال ڈالا وہ اونٹ کے نام کا نکلا تو حضرت عبدالمطلب نے فوراً سو اونٹ آپ کی قربانی کے لئے تیار کئے اور قربان کر کے لوگوں میں تقسیم کر دئے اس دن سے عرب میں آدمی کا خون بہا سو اونٹ مقرر ہو گیا اسلام کے نزول کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خون بہا سو اونٹ ہی رکھے۔

حضرت عبداللہ

حضرت عبدالمطلب اپنے پیارے بیٹے حضرت عبداللہ کے بدلے کے اونٹوں کی قربانی سے فارغ ہوئے تو آپ نے اپنے لاڈلے بیٹے کی شادی کا پروگرام بنایا' عبداللہ نور محمدی کی وجہ سے بڑا حسن و جمال رکھتے تھے اور حضرت عبدالمطلب کی منت نے ان کے

Marfat.com

حسن کو چار چاند لگا دیئے تھے۔ مکہ کی ہر لڑکی کی خواہش تھی کہ عبداللہ اس کا ہو جائے مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی کرم نوازی سے پردہ عفت میں رکھا۔ ایک حسین وجمیل خاتون آئی اور اس نے حضرت عبداللہ سے اپنی خواہش کا کہا تو حضرت عبداللہ نے اس کی خواہش کو ٹھکرا دیا کہ وہ اس سے شادی نہیں کر سکتا بلکہ اپنے باپ کی مرضی سے کرے گا۔ حضرت عبدالمطلب ان کے لئے ایسی لڑکی کی تلاش میں تھے جو نسب اور سیرت کے لحاظ سے حضرت عبداللہ کے ہم پلہ ہو۔ آخر کار کافی کوشش بسیار کے بعد حضرت عبدالمطلب نے ایک خوبرو وخوب سیرت لڑکی تلاش کر لی اور حضرت عبدالمطلب کی نظر انتخاب بنو زہرہ کے سردار وہب بن عبد المناف کی پری جمال اور چاند سی صاحبزادی آمنہ پر آ کر رک گئی۔ حضرت آمنہ مکہ کی تمام لڑکیوں سے حسن و جمال، سیرت وکردار اور نسب میں سب سے اعلیٰ تھی۔ عبداللہ سردار مکہ کا پیارا اور لاڈلا بیٹا تھا سو اونٹوں کی قربانی نے اس شخصیت کو اور نکھار دیا تھا۔ بنو زہرہ کے سردار وہب بن عبدالمناف وفات پا چکے تھے اور آمنہ اس وقت اپنے چچا کی نگرانی اور کفالت میں تھیں۔

حضرت عبدالمطلب نے آمنہ کے چچا وہیب کو اپنے پیارے بیٹے کے واسطے آمنہ کے لئے پیغام بھیجا جو کہ بغیر کسی چوں وچراں کے قبول کر لیا گیا' ایک مجلس میں حضرت آمنہ حضرت عبداللہ کی دلہن بنی اور اسی مجلس میں حضرت عبدالمطلب نے وہیب کی بہن سے شادی کی۔ اور اسطرح اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نور اپنی منزل تک پہنچانے کا کام مکمل کر دیا۔ مکہ کے دستور کے مطابق حضرت عبداللہ تین دن اپنے سسرال میں رہے اس کے بعد اپنی دلہن لے کر اپنے گھر آ گئے' اس وقت عبداللہ کی عمر شریف چوبیس سال تھی اور حضرت آمنہ کی عمر شریف بھی بیس سال کے لگ بھگ تھی۔

حضرت آمنہ

حضرت آمنہ بنو زہرہ کے سردار وہب کی خوب سیرت بیٹی تھی' اس کی شادی اس وقت کے سب سے حسین وجمیل اور خوب سیرت وخوب صورت لڑکے عبداللہ سے ہوئی' یہ وہ

Marfat.com

مکرم لڑکا تھا کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب رسول ﷺ کا نور ڈالا تھا۔ شادی کے بعد حضرت عبداللہ تین دن حضرت آمنہ کے ساتھ رہے۔ اللہ جل شانہ نے اپنی جناب سے حضرت محمد ﷺ کا نور حضرت عبداللہ کے توسط سے حضرت آمنہ کے رحم میں ڈال دیا' اس طرح وہ نور جو اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کے بنانے سے پہلے بنایا تھا' جب حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی تو یہ نور حضرت آدم کی پیشانی میں رکھ دیا گیا اور یہ نور مختلف انبیاء کرام و صالحین کے ذریعہ سے حضرت عبدالمطلب اور پھر حضرت عبداللہ تک پہنچا اور پھر یہاں سے حضرت آمنہ کے رحم میں ڈال دیا گیا وہ سفر اپنی منزل پر پہنچ کر مکمل ہو گیا۔

حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ عورتوں کو حمل کی گرانی محسوس ہوتی ہے ان کو بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کے کرم سے مجھے کسی قسم کے مسئلے کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔

اصحاب فیل کا قصہ

رسول اللہ ﷺ کی ولادت مبارکہ سے پہلے شاہ حبشہ کی طرف سے یمن کا جو گورنر تھا وہ خانہ کعبہ کے طواف سے بڑا سیخ پا تھا' اس نے اپنے ایک شہر صنعاء میں ایک بڑا عالی شان کلیسا بنوایا اور حکم دیا کہ اب کوئی آدمی کعبہ کا طواف نہیں کرے گا بلکہ وہ تمام لوگ اس کے تعمیر کردہ کلیسا کا طواف کریں گے۔ اس نے اس کی منادی ہر طرف کروا دی اور اس منادی سے سیخ پا ہو کر بنی کنانہ کے ایک بہادر مرد نے اس کلیساء میں گھس کر پیشاب کر دیا' جب اس گھناؤنی کارروائی کی خبر ابرہہ کو ملی تو اس کو بڑا غصہ آیا اور اس نے ارادہ کیا کہ اب وہ خانہ کعبہ کو گرا کر ہی دم لے گا۔ چنانچہ وہ ایک بڑا عالیشان لشکر لے مکہ پر حملہ آور ہوا' اس کے پاس بڑے ہاتھی تھے اسے اپنے ان ہاتھیوں پر بڑا گمان تھا۔ یہ مکروہ لشکر کعبہ سے دیکھ فاصلے پر خیمہ زن ہو گیا اور اس نے اپنے ایک فوجی افسر اسود بن مقصود کو ایک لشکر دے کر حکم دیا کہ وہ مکہ والوں سے چھیڑ چھاڑ کرے تاکہ لڑائی کا بہانہ بن جائے' لہٰذا وہ اٹھا اور اہل تہامہ اور قریش کے مال مویشی جن میں حضرت عبدالمطلب کے اونٹ بھی تھے لوٹ کر اپنے ساتھ

Marfat.com

لے آیا' جب حضرت عبدالمطلب کو اس کی خبر ملی تو آپ ابراہہ کے پاس گئے' ابرہہ نے آپ کا بڑا احترام کیا اور آنے کا مقصد پوچھا تو آپ نے کہا کہ میرے اونٹ واپس کردو۔

ابرہہ یہ جواب سن کر بڑا متعجب ہوا اور جواب دیا! کہ اے سردار تم جانتے ہو کہ میں کس لئے یہاں آیا ہوں؟ میں تمہارے اللہ کے گھر کو گرانے آیا ہوں' حضرت عبدالمطلب نے بڑے اعتماد سے کہا کہ اونٹوں کا میں مالک ہوں اور خانہ کعبہ کا مالک وہ اللہ تعالیٰ ہے' وہ اپنے گھر کی حفاظت خود کرلے گا بس آپ میرے اونٹ واپس کردیں۔ یہ جواب سن ابرہہ بہت خوش ہوا کہ اب میدان خالی ہے اور اسے کعبہ گرانے میں دیر نہیں لگے گی اور اس نے نعرہ لگایا کہ اب کعبہ مجھ سے بچ نہیں سکتا۔

حضرت عبدالمطلب اپنے اونٹ لے کر واپس لوٹ آئے اور قریش کو جمع کر کے حکم دیا کہ مکہ کو خالی کردو اور پہاڑی دروں میں چلے جاؤ یہ کہہ کر چند آدمیوں کو ساتھ لے کر کعبہ گئے اور کعبہ کے حلقے کو پکڑ کر اللہ تعالیٰ سے یوں دعا گو ہوئے۔

> اے اللہ بندہ اپنے گھر کو بچایا کرتا ہے تو بھی اپنے گھر کو بچا' ایسا نہ ہو کہ کل کو ان کی صلیب اور تدبیر تیری تدبیر پر غالب آجائے، اگر تو ہمارے قبلہ کو ان پر چھوڑنے لگا ہے تو حکم کر جو چاہتا ہے۔

یہ دعا کر کے حضرت عبدالمطلب اپنے ساتھیوں کے ہمراہ پہاڑوں کی طرف نکل گئے' اگلی صبح ابرہہ نے اپنی فوج کو حملے کا حکم دیا' جب اس نے ہاتھیوں کا منہ مکہ کی طرف کیا تو وہ بیٹھ گئے' ان پر بہت تشدد کیا مگر وہ نہ اٹھے، جب ان کا منہ دوسری طرف کیا جاتا تو وہ اٹھ کر دوڑ پڑتے' اللہ تعالیٰ نے سمندر کی طرف سے اپنی فوج بھیجی' یہ فوج ابابیلوں کی فوج تھی، ننھے منے پرندے تین تین کنکر لے کر آتے اور ابرہہ کے لشکر پر مارتے وہ تین کنکر ایٹم بم بن کر گرتے اور تباہی مچا دیتے' اس طرح ابرہہ کا انجام بڑا غضبناک ہوا یہ واقعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے صرف ۵۵ دن قبل کا تھا۔

Marfat.com

حضرت عبداللہ کا وصال

حضرت عبدالمطلب بڑے خوش وخرم تھے کہ انہوں نے اپنے لال کی شادی کر دی اور وہ بھی ایک نیک سیرت، پری جمال اور خوش بخت لڑکی سے ادھر حضرت عبداللہ کی ماں بھی بہت خوش تھی کہ اس کی بہو حور کی طرح خوبصورت تھی۔ شادی کو ابھی چند دن ہی ہوئے تھے کہ شام کی طرف ایک تجارتی قافلے کی روانگی کا وقت آ گیا تا کہ مال تجارت جو جمع ہے اس کو فروخت کر کے منافع کمایا جائے۔ اس مرتبہ اس تجارتی قافلے کی قیادت بھی حضرت عبداللہ کو سونپی گئی تھی۔ حضرت عبدالمطلب کے کے گھر کے احاطے میں سامان تجارت تیار ہو رہا تھا اور اس کارواں میں اہل مکہ کے کئی تاجر اور بھی شامل ہو گئے تا کہ دوران سفر ڈاکوؤں کے حملوں کا خطرہ کم سے کم ہو جائے اگر کوئی حملہ ہو بھی تو اس کا کامیاب جواب دیا جا سکے۔ آخر اللہ تعالیٰ کے حکم سے روانگی کا وقت آ گیا' حضرت عبداللہ اپنے سامان تجارت کے ہمراہ تیار ہوئے اور آخری بار اپنے حرم میں گئے جہاں پری جمال حضرت آمنہ ان کا انتظار فرما رہی تھیں' حضرت عبداللہ نے اپنی نئی نویلی دلہن کے ہمراہ صرف تین دن بسر کئے تھے' آپ ان سے ملے اور وعدہ کیا میں جلد ہی آ جاؤں گا اور یہ سفر صرف ایک دو ماہ پر محیط ہو گا۔ حضرت عبداللہ حضرت آمنہ سے چند باتیں کر کے واپس پلٹ آئے جہاں سامان تجارت اونٹوں پر لادا جا رہا تھا' حضرت عبداللہ اپنے والد محترم سے ملے اور ان سے ہدایات لے کر اپنے سامان سفر کے پاس آ گئے اور چلنے کا حکم دیا' ادھر حضرت آمنہ اپنے خوش بخت شوہر کی سلامتی کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا گو تھی۔ (طبقات ابن سعد۔ ج۔۱، ص۔۹۵)

حضرت عبداللہ کی قیادت میں تجارتی قافلہ بمعہ سامان روانہ ہو گیا' مکہ کا موسم سخت تھا' ہر طرف سے سخت لو چل رہی تھی' جب ہوا چلتی تو معلوم ہوتا کہ ہوا تنور سے نکل کر آ رہی ہے۔ ہوا اپنے ساتھ ریت کے ذرات بھی اڑا کر لے آتی تھی اور یہ تجارتی قافلہ منازل طے کرتا ہوا شام کی سرحدوں کو چھونے لگا' اگلے دن شام کے بازاروں ملی سرداروں کا سامان تجارت فروخت ہونے لگا' مکہ کی کھجوروں کی پوری دنیا میں مانگ تھی اور اس وقت بھی ہے' سامان تجارت خوب فروخت ہوا' پہلے اس سفر میں آٹھ نو ماہ کا عرصہ لگتا تھا مگر اس بار

Marfat.com

یہ سفر مختصر ہو کر چھ سات ماہ پر محیط ہو گیا۔ حاصل شدہ منافع سے مزید سامان تجارت خریدا گیا کیونکہ مکہ میں بھی سامان تجارت فروخت ہوتا تھا اور وہاں عکاظ کا میلہ بڑا مشہور تھا۔ یہ کامیاب کارواں مکہ کی طرف روانہ ہوا اور یثرب کی سرزمین پر آ گا' یہ وہ سرزمین تھی جس کو حضرت آمنہ کے لال نے منور کرنا تھا' ہر طرف کھجوروں کی قطاریں خوبصورت اور بہترین نخلستان یثرب والوں نے اہل قافلہ کا استقبال ایک نئے انداز سے کیا مگر اس قافلے کو یہاں ایک سانحہ کا سامنا کرنا پڑا وہ یہ کہ یہاں سردار قافلہ حضرت عبداللہ کی طبیعت خراب ہو گئی۔ وہ اس قابل نہیں تھے کہ اونٹ پر بیٹھ کر اپنا سفر جاری رکھ سکیں' سفر کی صعوبتوں کی وجہ سے ان کی بیماری میں اضافہ ہو رہا تھا' لہٰذا یہ فیصلہ کیا گیا کہ حضرت عبداللہ کو یہاں ہی چھوڑ دیا جائے تاکہ یہ صحت یاب ہو کر مکہ چلے آئیں اور ان کی خدمت کیلئے ایک خدمت گار چھوڑ کر یہ قافلہ اپنی منزل کی طرف بڑھ گیا اور حضرت عبداللہ یثرب میں اپنی دادی اماں کے خاندان بنونجار کے ہاں ٹھہر گئے۔

تجارتی قافلہ مکہ میں آیا تو ہر طرف خوشیوں کا سامان تھا' حضرت عبدالمطلب کچھ پریشان سے تھے کیونکہ ان کو ان کا لاڈلا حضرت عبداللہ نظر نہیں آ رہا تھا انہیں اطلاع دی گئی کہ ان کا لاڈلا یثرب میں بیمار پڑ گیا تھا' ان کا سفر کرنا ان کی صحت کے لئے مناسب نہیں تھا اس لئے ان کو وہاں پر ہی چھوڑ دیا گیا ہے اور جب وہ صحت یاب ہو جائیں گے تو وہ مکہ لوٹ آئیں گے۔ اس خبر نے حضرت عبدالمطلب کو اور غمگین کر دیا ادھر حضرت آمنہ بھی اس خبر کی منتظر ہیں کہ کب حضرت عبداللہ تشریف لائیں اور وہ ان کو بتائیں کہ ان کو کس طرح کی خوشیوں کا سامنا ہے کہ ان کے بطن میں حضرت عبداللہ کا وارث پل رہا ہے اور وہ روئے زمین پر چند ماہ میں قدم رکھنے والا ہے' حضرت آمنہ کی نگاہیں ہر طرف حضرت عبداللہ کو تلاش کر رہیں تھیں مگر مارے شرم سے اس بات کا اظہار نہیں کر رہیں تھی کہ کس قسم کا معاملہ ہے۔ وہ اہل کارواں کو دیکھ رہی تھیں مگر ان میں حضرت عبداللہ نہیں تھے۔ اتنے میں حضرت عبدالمطلب گھر میں تشریف لائے اور انہوں نے تمام قصہ حضرت آمنہ کو بتایا کہ ان کا لاڈلا یثرب میں بیمار پڑا ہے اور ان کی خدمت کے لئے ہم کوئی مناسب بندوبست کر رہے ہیں

Marfat.com

اس خبر نے حضرت آمنہ کے دل پر اوس ڈال دی اور وہ غمگین ہو کر رہ گئیں' سردار مکہ نے فرمایا بیٹا پریشان نہ ہوں میں ابھی کسی کو بھیج رہا ہوں تا کہ وہ حضرت عبداللہ کو لائیں اور ہم یہاں ان کا مناسب علاج کروائیں۔

ادھر حضرت عبدالمطلب نے حضرت حارث جو کہ حضرت عبداللہ کے بھائی تھے کو اپنے پاس بلایا اور ساری صورتحال سے آگاہ فرمایا اور کہا کہ اب تم یثرب جاؤ اور دیکھو کہ ہمارے لاڈلے کا کیا حال ہے اور ان کے آرام کا خیال رکھتے ہوئے ان کو مکہ میں لے آؤ۔ حضرت حارث تیار ہو کر یثرب کی طرف روانہ ہوئے تا کہ حضرت عبداللہ کی صحت کی خیر خبر جلد از جلد سردار کو بتائیں۔

حضرت عبدالمطلب کچھ زیادہ ہی پریشان ہو گئے۔ حضرت عبداللہ کی بیماری کی خبر نے ان کے دل کو بٹھا دیا' ان کی نگاہوں میں وہ دعا جو انہوں نے کعبہ میں مانگی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ ان کو ایک کثیر اولاد دے گا تو وہ اپنا ایک بیٹا اس کعبہ کے نام کر دے گا۔ اس کی نظروں میں اپنے تمام جوان فرزند ہیں' ان کی نظروں میں حرب بن امیہ کی سازشیں بھی ہیں' ان کی نظروں میں اپنے لاڈلے پر اونٹ قربان کرنے کا منظر بھی ہے' ان کی نظروں میں وہ وقت بھی ہے جب انہوں نے اہل فیل کو دوٹوک جواب دیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی فوج کو تباہ کیا تھا اور ان کی نظروں میں وہ وقت بھی تھا جب انہوں نے خوشی خوشی حضرت عبداللہ کو تجارت کے لئے روانہ کیا تھا۔

حضرت عبدالمطلب حضرت حارث کو یثرب کی طرف روانہ کر کے سیدھے حرم کعبہ میں گئے اور وہاں دامن کعبہ تھام کر اللہ تعالیٰ سے رو رو کر دعائیں کیں کہ "اے اللہ میرے لال کا تو ہی نگہبان ہے اور پھر کعبہ کا طواف کیا۔ اس سے پہلے جب ابرہہ نے کعبہ پر حملہ کیا تھا تو اسی طرح حضرت عبدالملب نے دامن کعبہ تھام کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں کیں تھیں اور اس وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعائیں قبول فرمائیں تھیں۔

حضرت عبدالمطلب کے حکم سے حضرت حارث یثرب کی طرف اپنا اونٹ اور

Marfat.com

ایک ساتھی لے کر فوراً نکل گئے تا کہ جلد از جلد حضرت عبداللہ سے مل کر ان کا حال دریافت کر کے والد محترم کو دیں' جب حضرت حارث یثرب پہنچے تو ان کو اپنے چھوٹے بھائی کی خدمت کرنے کا موقع ہی نہ ملایا' کیونکہ ان کے پہنچنے سے چند دن قبل حضرت عبداللہ کا وصال ہو چکا تھا' وصال کے وقت ان کی عمر شریف پچیس سال تھی اور ان کو بنونجار کے نابغہ جعدی نامی قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا تھا۔ اس سانحہ کا حضرت حارث پر بہت برا اثر پڑا۔ حضرت حارث حضرت عبداللہ کی بجائے ان کے وصال کی اطلاع لے کر انتہائی غمگین حالت میں بوجھل قدموں سے مکہ کی طرف عازم سفر ہو گئے۔

حضرت عبداللہ نے اس سرزمین پر اپنا آخری سانس لیا جس کو اس کے لال نے منور کرنا ہے' یہ جگہ ہی اس کے لال کا دارالحکومت ہو گا اور وہ یہاں رہ کر پوری دنیا پر حکومت کرے گا۔ یہی وہ قبیلہ تھا جس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یثرب تشریف آوری پر خوشی کے شادیانے بجائے تھے اور اس قبیلہ کی بچیوں نے حضرت عبداللہ کے لال کے لئے پھول کی پتیاں نچھاور کیں تھی اور یہاں ہی اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی پہلی مسجد بنائی تھی۔

حضرت عبدالمطلب طواف کعبہ سے فارغ ہوئے تو ان کے دل کو سکون سا آ گیا اور وہ سیدھے حضرت آمنہ کے پاس آئے اور ان کو کہا کہ آج یا کل ایک قافلہ آ رہا ہے میرا لال اس میں ہو گا' پریشانی کی کوئی بات نہیں وہ بالکل ٹھیک ہیں' حضرت آمنہ کو دلاسہ دینے کے بعد حضرت عبدالمطلب کی طبیعت میں کچھ ٹھہراؤ سا آ گیا تھا اور حضرت آمنہ کو بھی دلاسہ مل گیا کہ جو بات حضرت عبدالمطلب کرتے ہیں اس میں وزن ہوتا ہے اور وہ جو بات کرتے ہیں سچ کرتے ہیں۔ حضرت عبدالمطلب اب اپنے بیٹے حارث کی واپسی کا انتظار کرنے لگے۔

اس تجارتی قافلے سے سرداران مکہ کو بہت سا منافع ملا تھا' اس منافع کی خوشی میں ہر طرف ضیافتوں کا ایک سلسلہ چل نکلا تھا' ہر سردار نے اپنی بساط کے مطابق ضیافت کا انتظام کیا مگر جس ضیافت کا اہتمام حضرت عبدالمطلب نے کیا اس کی کیا بات تھی۔ ویسے بھی

Marfat.com

حضرت عبدالمطلب کا خاندان خیرات اور صدقات دینے میں سب سے زیادہ مشہور تھا' وہ ضیافت جو حضرت عبدالمطلب کی طرف سے دی گئی اس میں مکہ کی مشہور ڈش ثرید شامل تھا اور ہر کسی نے اس ثرید کی خوب تعریف کی۔

حضرت عبدالمطلب ضیافت سے فارغ ہو کر اس طرف گئے جہاں سے یثرب کا راستہ صاف دکھائی دیتا تھا' آپ کو اپنے لال کا' انتظار تھا جس کو لاکھ منتوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا کیا تھا' لال بھی ایسا کیا جوان کے دل کا ٹکڑا تھا۔ حضرت عبدالمطلب کی پریشانی بڑھ رہی تھی کہ کافی دیر ہو چلی ہے اور اب تک یثرب کی طرف سے کوئی خبر ان کو نہیں ملی اور یہ سوچ کر دل کو تسلی دی کہ بس میرا بیٹا حارث اپنے بھائی کو لے کر ہی آئے گا اور اب وہ گھڑی بھی آن پہنچی جس کا ہاشمی خاندان کو انتظار تھا۔ حضرت عبدالمطلب کو دور ایک اونٹ دکھائی دیا اور پہچان گئے کہ یہ تو حارث کا اونٹ ہے لیکن اس کے ہمراہ تو بس ایک ہی آدمی ہے' ہاں یہی میرا بیٹا ہوگا حضرت عبدالمطلب نے سوچا کہ اگر یہ عبداللہ ہے تو پھر غلام کہاں ہے؟ کچھ دیر بعد یہ اونٹ مکہ کی گلیوں میں آ گیا اور حضرت عبدالمطلب کے سامنے آ کر رک گیا۔

حضرت حارث کا چہرہ اداس اُترا ہوا تھا' اس نے اترتے ہی رونا شروع کر دیا اور وہ دلخراش خبر دی کہ جس کی حضرت عبدالمطلب کو توقع ہی نہ تھی' یہ خبر سن کر حضرت عبدالمطلب لرز گئے کہ ان کا لاڈلا بیٹا اس دنیا سے رخصت ہو گیا ہے' ہر طرف کہرام مچ گیا' وہ بیٹا جس کی خاطر میں نے ہزاروں اونٹوں کی قربانی دینے کا فیصلہ کیا تھا' جس بیٹے کی نذر کی قبولیت نے کوئی زندگی دی تھی آج اس کی موت نے میری زندگی کو تلخ بنا دیا ہے۔ جس بہو کو وہ گھر بیاہ کر لائے تھے اور انہوں نے کعبہ میں اس کا شکرانہ ادا کیا تھا آج وہ اس کے آنگن میں بیوہ ہو چکی تھی۔ حضرت آمنہ، اور حضرت عبدالمطلب کا غم پورا عرب مل کر بھی نہیں بٹا سکتے تھے۔ کل تک حضرت آمنہ کو دنیا کی خوش قسمت ترین دلہن کیا جاتا تھا آج اس کا سہاگ اجڑ گیا تھا' آج وہ مکہ کی سب سے دکھی خاتون بن گئی تھی مگر پھر حضرت آمنہ نے خیال کیا کہ ان کے بطن میں حضرت عبداللہ کی نشانی موجود ہے اس کو رونے کی کوئی ضرورت نہیں اللہ تعالیٰ نے اس کو

Marfat.com

تنہا نہیں رکھا۔

حضرت عبداللہ کی موت سے حضرت عبدالمطلب کو سخت صدمہ پہنچا۔ سردار حرب بن امیہ نے کہا کہ حرب بن امیہ کا خاندان اب ہاشمی خاندان پر سبقت لے جائے گا کیونکہ اب حضرت عبدالمطلب کو ایک دلخراش صدمہ پہنچا ہے اور وہ اس صدمے کو برداشت نہیں کر سکے گا۔ حضرت عبداللہ نے اپنے پس ماندگان میں اپنی حاملہ بیوی حضرت آمنہ، ایک لونڈی جس کا نام اُم ایمن تھا جس کو برکت کہا جاتا تھا کو چھوڑا اور ترکہ میں پانچ اونٹ اور بکریوں کا ایک ریوڑ بھی ہاشمی خاندان کے لئے یہ وہ صدمہ تھا جس کو وہ برداشت نہیں کر سکتے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو ہمت دی اور انہوں نے اس صدمہ کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ (سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم از ڈاکٹر ماجد علی خان)

حضرت آمنہ کی دل جوئی

جب حضرت آمنہ حضرت عبداللہ کے گھر دلہن بن کر آئی تو اس نے خیال کیا کہ وہ اب ایک قلعے سے نکل کر دوسرے قلعے میں آ گئی ہے اب اس کو کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں۔ حضرت آمنہ کو اپنا قبیلہ یاد آتا کہ اس کے کڑیل جوان بھائی، چچا، ماموں اور ان کے وہ عرب حلیف جن کی تلواروں میں بجلیاں بستی تھیں، جن کے بازوؤں میں سمندر کی طاقت تھی، جن کی چوپالیں مہمانوں سے بھری رہتی تھیں جن کے چولھے دن رات بکریوں کے گوشت کی خوشبو سے رچے رہتے تھے، ان کے حلیفوں کی تعداد بھی ناقابل گنتی تھی، ان کی کھجوروں کی شہرت پوری دنیا میں تھی اور اس کے بھائیوں نے آمنہ کو اپنی ہتھیلیوں کی چھاؤں میں پال پوس کر جوان کیا تھا۔ ادھر سردار کعبہ کے پاس بھی اس کی یہی شان تھی، عبداللہ کی وفات سن کر حضرت آمنہ کے بھائی، چچا، ماموں پھوپھیاں اور خالائیں آئیں تاکہ اپنی لاڈلی کا دکھ بٹا سکیں مگر ان میں اتنی سکت نہیں تھی کہ کوئی اٹھ کر اس لاڈلی کے آنسو بھی پونچھ ڈالے، اس کے دکھ میں شریک ہو جائے، مگر ان میں سے کوئی بھی ایسا نہ تھا کہ وہ حضرت آمنہ کے دل کو دلاسہ دے دے، اس کے آنسو پونچھ دیکیونکہ یہ قدرت کا کیا ہوا تھا اس کے سامنے کسی کی

Marfat.com

نہیں چلتی تھی، بس بھائیوں نے اپنی بے بسی پر آنسو بہائے اور چلے گئے مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کی ماں کی دل جوئی خود فرمائی۔

حضرت آمنہ بیوگی میں

حضرت عبداللہ کی وفات کا سب سے زیادہ دکھ حضرت عبدالمطلب اور حضرت آمنہ کو ہوا مگر اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو اپنی جناب سے حوصلہ اور ہمت عطا فرمائی۔ رسول اللہ ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ جب میں امید سے تھی پریشانیوں نے مجھے گھیرا ہوا تھا مگر میرا دل خوش تھا۔ بیوگی میں کسی خاتون کو خوش ہونا مشکل ہوتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے اپنے محبوب ﷺ کی ماں کو خوش خرم رکھ رہا تھا۔ حضرت آمنہ جب بھی چلتیں تو ان کو محسوس ہوتا کوئی ان کو کہہ رہا ہو کہ آہستہ آہستہ چلو تمھارے بطن میں اس امت کا امام ہے۔

یوں تو جب سے حضرت آمنہ کو حمل ہوا، تب سے حضرت آمنہ شاداں وفرحاں تھیں اور جوں جوں حمل اپنی منازل کی طرف بڑھ رہا تھا حضرت آمنہ کی خوشی اور مسرت میں اضافہ ہو رہا تھا آپ کو طرح طرح کو خواب دکھائی دے رہے تھے۔ حضرت آمنہ خوش وخرم رہ رہی تھی۔ ان کا چہرہ پرنور اور کھلا کھلا سے دکھائی دے رہا تھا جیسے تمام جہان کی خوشیان ان کی جھولی میں ڈال دی گئی ہوں' اس لئے روز بروز ان کے حسن میں اضافہ ہو رہا تھا اور آنے والے مہمان کے آنے کے دن نزدیک سے نزدیک تر ہو رہے تھے مکہ کی گلیاں ایک حسین نور سے منور ہو رہی تھیں' ہر طرف خوشیوں کا سماں تھا' پریشان اور افسردہ سردار قریش حضرت عبدالمطلب بھی خوش ہو رہے تھے' ان کے دل میں بھی ایک ان جانی سے خوشی گردش کر رہی تھی اور ان تمام خوشیوں نے حضرت آمنہ کی بیوگی کو افسردگی سے نکال کر خوشی کی راہ پر ڈال دیا تھا۔ ﴿میلاد مصطفےٰ۔ از علامہ ابن کثیر رحمتہ اللہ علیہ﴾

Marfat.com

حضرت آمنہ کے خواب قبل از ولادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ جب میں امید سے تھی تو کسی نے آکر مجھے خواب میں یہ بشارت دی کہ تم اس دنیا اور آخرت کے سردار کی ماں بننے والی ہو، دیکھو جب وہ پیدا ہو تو کہنا کہ میں اس مولود مسعود کو اللہ واحد کی پناہ میں دیتی ہوں تاکہ وہ ہر حاسد کے حسد سے محفوظ رہے اور ان کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھنا۔ حضرت آمنہ مزید فرماتی ہیں کہ انہوں وقت ولادت دیکھا کہ ان کے اندر سے ایک نور سا نکلا ہے جس کی روشنی میں ان کو شام اور بصری کے محل نظر آگئے اور وہ گھر جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی وہ نور سے بھر گیا۔

جب سے حضرت آمنہ کو حمل ہوا تب سے شاداں وفرحاں تھیں اور جوں جوں وضع حمل کا وقت نزدیک آرہا تھا توں توں حضرت آمنہ کی خوشی اور مسرت میں اضافہ ہو رہا تھا اور آپ کو طرح طرح کو خواب دکھائی دے رہے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ فرماتی ہیں ایک رات میں خواب دیکھتی ہوں کہ ایک آنے والا مجھے کہہ رہا ہے کہ:۔

> ''تمہارے بطن میں اس امت کا آقا ہے' اس کے ساتھ ایک ایسا نور ظاہر ہوگا جس سے سرزمین شام کے مقابصریٰ کے محلات روشن ہو جائیں گے اور جب وہ تشریف لائیں تو ان کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھنا' ان کا نام تورات اور انجیل میں احمد ہے اور تمام اہل زمین اور آسمان اس کے مدح سرا ہیں۔'' ﴿میلاد مصطفےٰ۔ از علامہ ابن کثیر رحمتہ اللہ علیہ﴾

حضرت عبدالمطلب کے خواب

حضرت عبدالمطلب کو لاڈلے بیٹے کی وفات اور حریفوں کی سازشوں نے کچھ

Marfat.com

پریشان کردیا تھا۔ایک رات وہ محوخواب تھے وہ دیکھتے ہیں کہ ان کے دست مبارک میں ایک ایسا مضبوط درخت ہے جس کا ایک سرا آسمان کے ساتھ لگا ہوا ہے اور اس کی دوسری ٹہنیاں مشرق ومغرب کو چھو رہی ہیں اور اس درخت سے انتہائی تیز روشنی نکل رہی ہے جس سے آنکھیں خیرہ ہو کر رہ گئیں تھیں۔اس طرح کی روشنی انہوں نے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ انہوں نے دیکھا کہ تمام دنیا اس کے سامنے سجدہ کررہی ہے۔اس خواب نے حضرت عبدالمطلب کی تمام پریشانی دور کردی' حضرت عبدالمطلب نے فوراً ایک نجومی کو بلایا اور اس کے سامنے اپنا خواب رکھا' اس نجومی کچھ تھوڑا سا سوچا اور پھر حضرت عبدالمطلب سے گویا ہوا کہ تیرا خواب سچائی پر مبنی ہے اور تیرے گھر ایک ایسا لڑکا پیدا ہوگا جس کی شہرت کے سامنے آسمان بھی کم پڑ جائے گا' اس کی حکومت مشرق ومغرب اور شمال سے جنوب تک پھیلی ہوگی' اس کے سامنے کسی کا چراغ نہیں جلے گا' تمام دنیا اس کی فرمانبردار اور مطیع ہوگی' ہر کوئی اس کی تعریف کرے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کا ایک محبوب انسان ہوگا۔(شواہد النبوہ از مولانا عبدالرحمٰن جامی)

اس خواب کی تعبیر نے حضرت عبدالمطلب کو اور شاداں وفرحان کردیا۔وہ کعبہ میں گئے اور اللہ کا شکر ادا کیا کہ اس نے اس کو ایک سچا خواب دکھایا۔اس طرح کے کئی خواب حضرت آمنہ نے بھی دیکھے۔یہ ہی وہ اثاثہ تھا جس نے ان دونوں اصحاب کو خوشی میں مبتلا کر رکھا تھا۔

راہب کا خیال

اس وقت عیسائی مذہب کی فرمانروائی کا چرچا تھا' ہر کوئی اس کی حقانیت کو مانتا تھا' ہر وہ آدمی جو عیسائی مذہب کا پیروکار تھا اس کو ان کی الہامی کتاب سے یہ لکھا ہوا ملا کہ ایک اللہ کا رسول آئے گا اور اس طرح پہلے تمام رسولوں کی حکومت اور ان کا مذہب ختم ہو کر اس رسول کے مذہب میں مل جائے گا' اس کا مذہب ہی سچا اور آخری مذہب ہوگا اور اس طرح کا نظریہ ایک عیص نامی راہب کا تھا۔اور وہ اس خیال سے مکہ آ کر رہنے لگا کہ اب اس نبی

Marfat.com

کی آمد کا وقت آ چکا ہے اور وہ اس نبی کے انوارات سے منور ہو رہوں اور وہ تمام مناظر دیکھ سکوں جو ان کے مذہب میں درج ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ایسا احسان ہوا کہ جس دن آپ ﷺ کی ولادت ہوئی اس دن حضرت عبدالمطلب ان سے ملنے کے لئے ان کے گھر گئے' اس راہب کی دوستی حضرت عبدالمطلب کے ساتھ تھی اور حضرت عبدالمطلب اس بات سے بے خبر تھے کہ ان کے ہاں اللہ نے پوتا دیا ہے' اس راہب نے دور سے حضرت عبدالمطلب کو دیکھا اور کہا کہ تم کو مبارک ہو وہ لڑکا جس کا میں ذکر خیر کیا کرتا تھا وہ پیدا ہو گیا ہے۔ آج چونکہ پیر کا دن ہے یہ دن ہی اس کی ولادت کا دن ہے اور پیر کا دن ہی اس کی بعثت کا دن ہو گا۔ اس کا وصال جس دن ہو گا اس وہ دن بھی پیر کا ہو گا کیونکہ آج رات اس کا ستارہ آسمان پر طلوع ہو چکا ہے۔ اور پھر سوچ بچار کر کے حضرت عبدالمطلب کے چہرے کو دیکھا اور کہا کہ آپ اس کے جد امجد ہیں۔ (خصائص الکبریٰ انوار محمدیہ از جلال الدین سیوطیؒ)

ابن الہیبان کا خیال

اہل یہود کو بھی آپ ﷺ کی ولادت کا علم تھا ان کے تمام یہودی اس بات کے قائل تھے کہ ایک دن اس علاقے میں اللہ تعالیٰ کا آخری رسول (ﷺ) موعود ہو گا اور ساری دنیا اس کی تعریف کرے گی۔ اس بات کا خیال کر کے ایک یہودی عالم جس کا نام ابن الہیبان تھا شام سے مکہ منتقل ہو گیا تا کہ رسول اللہ (ﷺ) کا نظارہ کر سکے۔ مگر اس کی حیات نے اس کو اتنی مہلت نہ دی کہ وہ رسول اللہ (ﷺ) کا نظارہ کرتا' اس کی موت نزدیک آ گئی وہ بستر پر لگ گیا تو اس نے اپنے دوستوں اور احباب کو جمع کیا اور کو کہا کہ اللہ تعالیٰ کے ایک رسول (ﷺ) کی ولادت کا وقت قریب ہے اور اگر تم میں سے کوئی اس کو دیکھے تو اس پر فوراً ا ہی ایمان لے آئے اور وہ اللہ کا آخری رسول ہو گا کیونکہ ہمارا مذہب بھی ہم کو یہی کہتا اور ہماری الہامی کتاب میں بھی اس کا مکمل حال موجود ہے اس نصیحت کے اس کا وصال ہو گیا۔

(سیرت ابن ہشام)

Marfat.com

بھاگوت کا خیال

ہندوؤں کی مذہبی کتاب بھاگوت میں بھی جا بجا سرور عالم ﷺ کی ولادت کی طرف اشارہ موجود ہے۔ ان غیر مذاہب کی کتب تو اس بات کی گواہی دیتی ہیں کہ اللہ کا ایک رسول آئے گا اور وہ رسول اُمی ہوگا مگر وہ خود اس مذہب کے خلاف عمل پیرا ہیں۔ بھاگوت میں لکھا ہے کہ ایک پیغمبر کی ولادت شانتی والے شہر، شنبھل میں سب سے بڑے پروھت کے ہاں ۱۲ اشکل پلیٔھ کو ہوگی' باپ کا نام ویشنویش ہوگا اور ماں کا نام سومتی ہوگا' یہاں شانتی سے مراد امن، شنبھل سے مراد مکہ ہے، پروھت سے مراد سردار حضرت عبدالمطلب، شکل پلیٔھ سے مراد ربیع الاول، ویشنویش سے مراد حضرت عبداللہ اور سومتی کا مطلب حضرت آمنہ ہے۔ (بھاگوت پران)

ولادت کا لمحہ

رسول اللہ ﷺ کا نور اللہ تعالیٰ نے مختلف واسطوں سے حضرت عبداللہ کی پیشانی میں منتقل کر دیا اور یہ نور پھر یہاں سے حضرت آمنہ کے شکم مبارک میں منتقل ہو گیا۔ یہاں بھی اس نور پاک کی ایک الگ شان تھی۔ حضرت آمنہ فرماتی ہیں ''مجھے محسوس ہی نہ ہوا کہ میں حاملہ ہوں۔ اور نہ ہی مجھے دوسری عورتوں کی مانند گرانی ہوئی' مجھے بس اتنا معلوم ہوا کہ میرے ایام ماہواری رک گئے۔ ایک بار میں خود رفتگی میں تھی کہ کسی نے آ کر مجھ سے دریافت کیا کہ اے آمنہ! کیا تجھے علم ہے کہ تو حاملہ ہو گئی ہے؟۔ انہوں نے جواب دیا نہیں' پھر اس نے بتایا کہ تم حاملہ ہو اور تیرے پاس اس امت کا سردار اور نبی ہے اور جس دن یہ واقعہ رونما ہوا وہ سوموار کا دن تھا۔'' (الوفاء ابن جوزی، جلد اول۔ ص ۸۸)

حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ میرے ایام حمل بڑے سکون و آرام سے بسر ہوئے اگرچہ میں اپنے شوہر کی وفات کی وجہ سے بہت زیادہ پریشان تھی۔

ربیع الاول کا مہینہ تھا' سوموار کے دن کی حسین سحر طلوع ہوئی' آسمان پر اندھیرا

Marfat.com

اپنی حکومت سمیٹ رہا تھا کیونکہ دھرتی پر ایک ایسا سورج طلوع ہونے والا تھا جس کے سامنے کسی شے کی روشنی نہیں بڑھ سکے گی۔ صبح ہوئی سویرے حضرت عبدالمطلب کعبہ میں تشریف لے گئے' ان کا دل آج بہت خوش تھا وہ کعبے کے مالک سے کچھ مانگ رہے تھے کہ اے اللہ مجھے میرے لاڈلے کی نشانی عطا کر دے' اس سے پہلے حضرت عبدالمطلب ایک راہب سے مل کر آئے تھے' اس نے بھی خوش خبری دی تھی کہ اس دھرتی پر اللہ کا رسول پیدا ہو چکا ہے اور اس نے اشارہ بھی کیا تھا کہ اے عبدالمطلب تو اس لڑکے کا جدامجد ہوگا اور مگر نہ جانے وہ کیوں پھر بھی اللہ سے کچھ التجا کر رہے تھے اور حضرت عبدالمطلب اس خاندان کے سردار تھے جس نے کبھی بھی شرک نہیں کیا تھا انہوں نے کبھی اپنی بیٹیوں کو زندہ دفن نہیں کیا تھا' یہ وہ خاندان تھا جس کے کسی فرد نے زنا نہیں کیا تھا' یہ خاندان اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر طرح کی اخلاقی اور سماجی برائی سے پاک تھا۔ گڑگڑا کر دعائیں مانگ رہے تھے۔

حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ جب حمل مبارک کو پورے نو ماہ ہو گئے تو وہی آواز گونجی ہوئی جس نے مجھے حمل کی اطلاع دی تھی کہ اے آمنہ! یہ کہو کہ میں اللہ واحد سے اس کے لئے ہر حاسد کے شر سے پناہ مانگتی ہوں۔ اور اس کے بعد ہر سو ایک تیز روشنی پھیل گئی' اس روشنی سے کمرہ بقعہ نور ہو گیا یہ روشنی اتنی تیز روشنی جس میں حضرت آمنہ نے شام کے محلات دیکھ لئے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حکم سے حضرت آمنہ کو ایک بیٹے کی ماں بنا دیا۔

یہ صدا آئی کہ یہ ان کی دعاؤں کا صلہ ہے جنہوں نے ہزاروں سال پہلے دعائیں کیں تھیں۔ ننھے رسول ﷺ جب اس دنیا پر تشریف لائے تو دونوں ہاتھ زمین پر رکھے ہوئے تھے' دائیں ہاتھ کی مٹھی بند اور شہادت کی انگلی اللہ کی طرف اٹھی ہوئی تھی جو اس بات کا اعلان کر رہی تھی کہ اللہ ایک ہے' وہ ہی حمد کے لائق ہے اور وہی ساری کائنات کا خالق اور سب اسی کے بندے ہیں۔

جب آپ ﷺ پیدا ہوئے تو آپ ﷺ کا بدن بالکل پاکیزہ اور تیز بو کستوری کی طرح، ناف بریدہ اور ختنہ کئے ہوئے تھے' چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہا

Marfat.com

تھا' آنکھیں قدرت الٰہی سے سرگیں جیسے ابھی کمال کا سرمہ لگایا ہوا اور دونوں مبارک شانوں کے درمیان مہر نبوت درخشاں تھی۔ وہب بن زمعہ جو آپ کی پھوپھی تھی اس نے آپ ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب کی طرف آدمی بھیجا اس وقت آپ حطیم میں اپنے اور اپنی قوم کے مردوں کے درمیاں تشریف فرماتے تھے۔ جب دادا کو خبر ملی کہ اس کے گھر پوتا ہوا ہے تو وہ دوڑ کر گھر آئے تاکہ اپنے لاڈلے بیٹے کے بیٹے کو دیکھیں' جونہی وہ گھر میں آئے اور پوتے کے رونے کی آوز آئی تو دل خوشی کے مارے باغ باغ ہو گیا۔ گھر کی ہر شے منور تھی ہر چیز کا رنگ نکھرا نکھرا تھا' بام و در سے خوشبو کی لپٹیں آ رہی تھیں' ہر خادمہ شاد تھی حرم عبدالمطلب میں چاندنی کھیل رہی ہے، گھر کی فضا مہک رہی ہے، نوری کی چادر تن گئی ہے، خاموشیاں مسکرا رہی ہیں، چچاؤں کے دل کی کلیاں کھل رہی ہیں، ہر طرف چہل پہل ہے۔ ہر طرف سے مبارک ہو...... مبارک ہو...... کی صدائیں گونج رہی تھیں۔ حضرت عبدالمطلب گھر میں داخل ہوئے تو ننھا منا پوتا سامنے لایا گیا' یہ ننھا منا پوتا کیا تھا چاند کا ٹکڑا تھا' ننھے ننھے بازو بند مٹھیوں کے ہمراہ کھلے ہوئے تھے' آنکھیں چودھویں کے چاند کی مانند روشن' پلکوں میں اس طرح سیاہی تھی کہ ابھی کسی نے سرمہ لگایا ہو' ننھا منا منہ ہلکی ہلکی سانسیں لے رہا تھا' ناک مبارک انتہائی خوبصورت انداز میں تھی' پیشانی انتہائی اعلیٰ معیار پر تھی' ریشمی بال سر کو چار چاند لگا رہے تھے' جسم اطہر سے خوشبو آ رہی تھی' اس طرح کی خوشبو کہ کسی نے اس کو سونگھا تک نہیں تھا جونہی بوڑھے عبدالمطلب نے پوتے کو دیکھا تو جوانی ان کی رگوں میں لوٹ آئی اور ایک بار پھر مبارک ہو کی صدا گونجی' یہ آواز ام ایمن کی تھی جو ننھے منے بچے کو اٹھائے ہوئے کھڑی تھی' حضرت عبدالمطلب اپنے پوتے کو دیکھ کر کر مسرور ہوئے اور اس ننھے پوتے کو لے کر خانہ کعبہ گئے' کعبہ بھی مسرور تھا کہ اس کو اس کا والی مل گیا جس کا اللہ تعالیٰ نے اس سے وعدہ کیا تھا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی والدہ شفاء صاحبہ جس کو رسول اللہ ﷺ کی دائی بننے کی سعادت حاصل ہوئی تھی وہ فرماتی ہیں کہ جب سیدہ آمنہ کے ہاں رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو آپ کو میں نے اپنے دو ہاتھوں پر اٹھایا اور میں نے ایک

Marfat.com

آواز سنی جو کہہ رہی تھی کہ اے آمنہ! تیرا رب تجھ پہ رحم فرمائے۔

حضرت شفاء فرماتی ہیں کہ اس نور مجسم کے ظاہر ہونے سے میرے سامنے مشرق ومغرب میں روشنی پھیل گئی' یہاں تک کہ میں نے شام کے بعض محلات کو دیکھا' پھر جب میں لیٹ گئی تو اندھیرا چھا گیا اور مجھ پر رعب اور کپکپی طاری ہوگئی اور میرے دائیں جانب سے روشنی ہوئی تو میں نے کسی کہنے والے کو سنا وہ پوچھ رہا تھا کہ تم اس بچے کو کہاں لے گئے تھے جواب ملا میں انہیں لے کر مغرب کی طرف گیا تھا' پھر وہی اندھیرا' وہی رعب اور وہی لرزا مجھ پر دوبارہ طاری ہوا' پھر میری بائیں جانب سے روشنی ہوئی' میں نے سنا کوئی پوچھ رہا تھا تم اسے کدھر لے گئے تھے تو دوسرے نے جواب دیا کہ میں انہیں مشرق کی طرف لے گیا تھا' اب دوبارہ نہیں لے جاؤں گا اور یہ بات میرے دل میں کھٹکتی رہی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول ﷺ کو مبعوث فرمایا اور میں آن لوگون میں سے تھی جو سب سے پہلے آپ ایمان لائے۔

مکہ کے ایک یہودی نے اہل قریش سے پوچھا کہ اے اہل قریش! کیا آج رات تمہارے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوا ہے تو اہل قریش نے لاعلمی کا اظہار کیا' پھر اس یہودی نے تاکید کی کہ خیال رکھو آج کی رات قریش کے خاندان میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کے کندھے پر بالوں کا ایک گچھا ہوگا' یہ بات سن کر اہل قریش اپنے گھروں میں چلے گئے اور پوچھا تو معلوم ہوا کہ عبداللہ کے ہاں فرزند پیدا ہوا ہے۔ ان لوگوں میں سے ایک آدمی اس یہودی کے پاس آیا اور کہا کہ عبداللہ کے گھر بیٹا پیدا ہوا ہے' اس نے کہا کہ مجھے اس کے گھر لے جاؤ' وہ قریشی اس کے گھر لے گیا۔ دریتیم ننھا رسول ﷺ اس کے سامنے لایا گیا تو اس نے ننھے رسول ﷺ کی کمر سے کپڑا اٹھایا تو اس کو مہر نبوت نظر آئی' یہ دیکھ کر وہ یہودی غش کھا کر گر گیا اور بے ہوش ہوگیا' جب اس کو ہوش آئی تو لوگوں نے اس سے کہا کہ کیا وجہ تھی تو اس نے کہا کہ آج بنی اسرائیل سے نبوت ختم ہوگئی اور پھر قریشیوں سے کہا کہ اے اہل قریش! خوشیاں مناؤ، ناچو، کودو اس لڑکے کی وجہ سے پوری دنیا میں تمہاری عظمت کا چرچا ہوگا۔ (

Marfat.com

السیرۃ النبویہ، احمد بن زینی دحلان، ج ۱، ص ۴۸)

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب پیدا ہوئے تو آپ مختون تھے اور ناف کٹی ہوئی تھی' یہ صورتحال دیکھ کر دادا نے فرمایا کہ میرے بیٹے کی شان بہت بلند ہوگی۔

شاعر اسلام حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے طویل عمر عطا فرمائی۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری ابھی عمر آٹھ سال تھی اور اس وقت مجھ میں اتنی سمجھ بوجھ تھی کہ جو میں دیکھتا اور سنتا تو وہ مجھے یاد رہتا تھا' ایک دن علی الصبح یثرب میں ایک اونچے ٹیلے پر ایک یہودی کو میں نے چیختے چلاتے ہوئے دیکھا' وہ یہ اعلان کر رہا تھا کہ اے گروہ یہود سب یہاں آجاؤ' جب تمام اکٹھے ہوگئے تو اس نے کہا کہ وہ ستارہ طلوع ہو گیا ہے جس نے اس شب کو طلوع ہونا تھا۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ احبار فرماتے ہیں کہ میں نے تورات میں پڑھا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو نبی کریم ﷺ کی ولادت کے وقت آگاہ کیا تھا اور اس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو رسول اللہ ﷺ کی ولادت کی نشانی بھی بتادی تھی کہ جب آپ ﷺ کی ولادت ہوگی تو اس وقت آسمان پر ایک ستارہ مکہ میں طلوع ہوگا۔

حلیہ مبارک

روئے مبارک جمال الٰہی کا آئینہ دار اور انوار تجلی کا شاہکار تھے' ننھے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رخسار مبارک نہ بہت زیادہ گداز تھے اور نہ ہی کم' بلکہ نرم سرخی مائل اور ہموار تھے۔ ننھے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے مبارک کا رنگ گورا، گلابی اور نورانی چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا' ٹھوڑی چھوٹی اور ننھے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی مبارک کشادہ اور روشن جو کہ ابھری ہوئی نہ تھی، چہرہ قدرے گول تھا' ننھے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھوئیں خمدار، باریک اور گنجان، اور دونوں کے درمیان ایک رگ تھی

Marfat.com

جو کہ ابھری ہوئی تھی، آپ ﷺ کی پلکیں لمبی تھی، آنکھیں مبارک بڑی بڑی، سرخی مائل ان میں سرخ ڈورے تیر رہے تھے، روشن اس طرح کہ ابھی ابھی ان میں کاجل ڈالا گیا ہو۔ آپ ﷺ کا دہانہ مبارک کشادہ، جو مناسب تھا اور پاکیزگی لئے ہوئے تھا۔

ننھے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناک مبارک بلندی مائل مگر زیادہ اونچی نہ تھی سر مبارک بڑا لیکن نہایت موزوں جس پر بال مبارک سیاہ اور قدرے گنگریالے تھے اور آپ کے بال مبارک جوانی میں کبھی کانوں تک کبھی کانوں سے نیچے تک، کبھی شانہ مبارک تک اور کبھی شانے مبارک سے نیچے تک، پہلے آپ ﷺ سر میں کنگھی فرماتے اور پھر مانگ نکالتے تھے جو کہ سر مبارک کے درمیان ہوا کرتی تھی۔

مہر نبوت دونوں شانوں کے درمیان میں بائیں طرف والی سخت ہڈی کے قریب تھی یہ کبوتری کے انڈے کے برابر تھی، مہر نبوت کا گوشت مبارک خوبصورتی سے بھرا ہوا اور سرخی مائل تھا اور اس مہر مبارک کے چاروں طرف بڑے بڑے تل تھے اور گرداگرد باریک بال تھے جس طرح کہ کسی محل کے گرد چوکیدار حفاظت پر مامور ہوں۔ ننھے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سینہ مبارک کشادہ اور ابھرا ہوا تھا، شکم مبارک بالکل ہموار اور بالوں سے خالی تھا۔ ننھے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کلائی مبارک مضبوط، دراز اور بازو مبارک پر گوشت تھا بوقت ولادت آپ کی دونوں مٹھیاں بند اور سرخ سرخ مکوں کی کیفیت میں نظر آتی تھیں، ہتھیلیاں مبارک نرم، کشادہ، خوشبودار اور پر گوشت تھیں، جسم مبارک کی ہڈیاں بڑی چوڑی اور مضبوط تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلیاں مبارک نہایت حد تک دراز، مناسب اور خوبصورت تھیں، پاؤں مبارک پر گوشت، ہموار صاف اور نرم تھے اور جلد مبارک خوبصورت، نرم و نازک اور خوشبودار تھی۔

ننھے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک پنڈلیوں پر گوشت نہیں تھا بلکہ موزونیت کے مطابق متوازن تھیں، آپ ختنہ اور ناف بریدہ پیدا ہوئے، آپ سے پہلے کوئی نبی مختون اور ناف بریدہ نہیں پیدا ہوا، بغل مبارک صاف خوبصورت، خوشبودار پاک تھیں،

Marfat.com

کمر مبارک اور ریڑھ کی ہڈی نہایت خوبصورت اور مناسب تھی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لب مبارک نہایت خوبصورت سرخی مائل اور نرم و نازک تھے۔

ابولہب کی خوشی

مکہ کا ہر ذرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں مست تھا' ہر کوئی ہر دوسرے کو مبارک دے رہا تھا کہ اس کو مبارک ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس دھرتی پر اپنا کرم کر دیا ہے' اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں تمام سرداروں کو حضرت عبدالمطلب کی طرف سے یہ خوشخبری بھیجی گئی کہ اس کے ہاں ایک پوتا پیدا ہوا ہے' ہر کوئی یہ خوشخبری سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کرنے کے لئے لپکا' اس طرح کی خوش خبری آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابولہب کو دی گئی ان کے ہاں یہ خوشخبری ان کی ایک خادمہ ثوبیہ لے کر گئی' تو ابولہب نے اس باندی کو ایک انگلی کا اشارہ کر کے آزاد کر دیا روز حشر اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے ابولہب کی اس خوشی کے موقع پر اس انگلی کے اشارے پر اس انگلی کو اس کا حق ضرور عطا فرمائیں گے اس دائمی دوزخی کو اسی وقت اسی دن ٹھنڈا پانی بھی پینے کو مل جاتا اور اس کے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے اور روز حشر تک ایسا ہوتا رہے گا۔ آزادی حاصل کر کے وہ خادمہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اس نے تین دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا اس نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو بھی دودھ پلایا تھا اور عقیقہ کے بعد پندرہ بیس دن تک انہوں نے ننھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا دودھ پلایا۔

بوقت ولادت اللہ تعالیٰ کی قدرت

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں مبعوث فرمایا تو بڑے عجیب و غریب حالات سامنے آئے تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ بچہ کوئی معمولی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا نبی اور رسول ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے مکہ کی زمین کے پست حصے منور ہو گئے۔ آپ کی پیدائش کے وقت ایسا نور خارج ہوا کہ اس سے قیصر و کسریٰ کے محل نظر آ گئے' شیاطین جو آسمانوں پر جاتے تھے اب ان کا آسمانوں پر جانا بند کر دیا گیا اور آسمانوں کی حفاظت شہاب ثاقب سے کر دی گئی۔ شہر مدائن میں محل کسریٰ پھٹ گیا اور اس کے چودہ

Marfat.com

کنگرے ٹوٹ گر گئے جس کا اشارہ تھا کہ یہ حکومت چودہ حکمرانوں کے بعد اہل اسلام کے حوالے ہو جائے گی۔ آتش کدہ فارس بجھ گیا۔ بحیرہ سادہ جس کے گرد شرک ہوتا تھا اس کے علاوہ وہاں کے لوگ اس بحیرہ میں اپنے بچوں کو غسل دیتے تھے تا کہ وہ ہر لحاظ سے بہتر ہوں وہ خشک ہو گیا اور وادی سادہ کی جو ندی خشک تھی وہ لبالب بھر گئی ﴿ابن سعد و ابو نعیم﴾

ایوانِ کسریٰ کی خوشی کا انوکھا انداز

اللہ تعالیٰ نے یہ دنیا بڑی عجیب بنائی ہے، اس میں ہر شے کے انداز و اطوار ایک دوسرے سے مختلف ہیں ہر ایک کی عادت دوسرے کی نفی بن کر سامنے آتی ہے، گویا کہ ہر کسی کی اپنی بانسری اپنا راگ کے مصداق اس دنیا کا کارخانہ چل رہا ہے مگر سب کا منبع و محور ایک ہی ہے، ہر ایک کو اپنے محبوب سے محبت ہوتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو دنیا میں بھیجا تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق نے اپنے اللہ کے محبوب کی آمد پر اپنے انداز سے خوشی منائی۔ سیرۃ المصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے کہ جس شب اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو ایوان کسریٰ میں زلزلہ آیا، جس سے محل کے چودہ کنگرے گر گئے اور فارس کا آتش کدہ بجھ گیا جو کئی ہزار سال سے مسلسل روشن تھا اور دریائے سادہ خشک ہو گیا گویا کہ یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں جھوم رہے ہوں اور ان تمام چیزوں نے اپنی یہ ساری خوشی رات کی تاریکی میں منائی۔

جب صبح ہوئی تو کسریٰ نہایت پریشان تھا مگر شاہانہ وقار اس کے اظہار سے مانع تھے۔ بالآخر اس نے تنگ آ کر اپنے وزراء امراء کا اجلاس بلایا اور اسی وقت اسے یہ خبر سنائی گئی کہ فارس کا آتشکدہ بجھ گیا ہے، یہ سن کر کسریٰ کی پریشانی میں اور اضافہ ہو گیا۔ ادھر سے موبذان نے یہ خبر دی کہ اس رات میں نے یہ خواب دیکھا کہ سخت اونٹ عربی گھوڑوں کو کھینچے لے جا رہے ہیں اور دریائے دجلہ سے پار ہو کر سارے ملک میں پھیل گئے ہیں۔ کسریٰ نے موبذان سے اس خواب کی تعبیر پوچھی تو اس نے کہا کہ شاید عرب کی طرف سے کوئی بڑا حادثہ پیش آئے گا۔ کسریٰ نے اپنے اطمینان کی خاطر نعمان بن منذر کے نام ایک

Marfat.com

پیغام بھیجا کہ میری طرف کسی عالم کو بھیجو۔

نعمان بن منذر نے عبدالمسیح غسانی کو اس کی طرف بھیجا اور کسریٰ نے اس سے مخاطب ہو کر کہا کہ جو کچھ میں تم سے پوچھنا چاہتا ہوں کیا تم کو اس کا علم ہے' عبدالمسیح نے کہا کہ جب آپ حکم کریں گے تو مجھے معلوم ہو جائے گا کہ مجھے علم ہے یا نہیں اور اگر علم ہوا تو صحیح جواب دوں گا ورنہ کسی جاننے والے کی طرف راہنمائی کروں گا۔ کسریٰ نے تمام واقعہ بیان کیا تو عبدالمسیح نے کہا کہ مجھ کو اس کی تعبیر کا علم نہیں بلکہ میرے ماموں کو ہے جو کہ آج کل شام میں موجود ہے کسریٰ نے اسے حکم دیا کہ تم خود اپنے ماموں کو میرے پاس لے کر آؤ' جب عبدالمسیح اپنے ماموں کے پاس آیا تو وہ مرنے کے نزدیک تھا مگر ابھی تک ہوش میں تھا' عبدالمسیح نے چند شعر اس کے سامنے کہے جن کو سن کر اس کے ماموں سطیح نے کہا کہ تم کو کسریٰ نے بھیجا ہے کہ کے اس کے سوالوں کا جواب دوں' اے عبدالمسیح سن لے جب کلام الٰہی کی تلاوت کثرت سے ہونے لگے اور صاحب عصا ظاہر ہو اور وادی سماوہ رواں ہو جائے دریائے ساوہ خشک ہو جائے' فارس کی آگ بجھ جائے تو سطیح کے لئے شام، شام نہ رہے گا۔ بنی ساسان کے چند مرد اور عورتیں بقدر کنگروں کے حکومت کریں گے اور جو شے آنے والی تھی وہ آ گئی ہے' یہ کہ کر سطیح مر گیا۔

عبدالمسیح واپس آیا اور کسریٰ سے سارا ماجرہ کہہ سنایا' چودہ حکومتوں کو گزرنے کے لئے ایک وقت درکار ہے مگر زمانہ تیزی سے گزر جاتا ہے اور زمانے کی آنکھ نے وہ وقت دیکھ لیا جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے سالار کسریٰ کے ملک پر قابض ہو گئے۔ (سیرۃ المصطفیٰ از حضرت علامہ مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی۔ ص، ۵۵ تا ۵۷)

ابلیس کا سوگ

جس دن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی وہ دن ابلیس پر بڑا بھاری دن تھا' اس دن وہ خوب پھوٹ پھوٹ کر رویا' شیطان اپنی زندگی میں وہ چار بار رویا۔ جن میں دو بار وہ رسول

Marfat.com

اللہ ﷺ کی ولادت کے غم میں اور دو مرتبہ اپنی کوتاہیوں پر۔ پہلی مرتبہ اس دن رویا جس دن اس کو دھتکارا گیا اور ملعون قرار دیا گیا' دوسری بار جب اسے بلندی سے پستی میں ڈال دیا گیا' تیسری بار جب رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریف ہوئی اور چوتھی بار جب اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ نازل فرمائی۔ (روض الانف، جلد ا۔ ص ،۱۸۱)

روما کی کرسی

روما کے ایک گرجا گھر میں دو کرسیاں پڑی تھیں جن میں سے ایک کرسی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری پطرس کی کرسی کے نام سے موسوم تھی، وہ کرسی خالی رہتی تھی۔ جب ۱۷۹۵ء کو نپولین نے روما کو تاراج کیا اور اس کرسی کے پاس گیا تو وہ یہ دیکھ کر حیران ہوا کہ اس کرسی پر "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" یہ وہی کلمہ تھا جو اللہ کریم کے عرش پر لکھا ہوا تھا۔ جب حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے تو انہوں نے سب سے پہلی نظر جب عرش عظیم پر ڈالی تو یہی کلمہ لکھا تھا' یہی کلمہ ہے جس کی طاقت سے جبرائیل امین افلاک کو سر کرتے ہیں اور اسی کلمے کی صدقے شیاطین باندھے گئے ہیں۔ (جان جاناں از پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد)

نور محمدی ﷺ کی برکات اور مشرکین کے معبدوں کی سلامی

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندے اور رسول کو دنیا میں مبعوث فرمایا تو نور محمدی ﷺ کے بڑے عجیب وغریب کرشمے سامنے آئے تاکہ لوگوں کو پیدا ہونے والے بچے کی شان کو معلوم ہو جائے کہ یہ بچہ کوئی معمولی نہیں بلکہ اللہ کا نبی اور رسول ہے اور آپ ﷺ کے نور سے مکہ کی زمین کے پست حصے منور ہو گئے۔ حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ آپ کی پیدائش کے وقت ایسا نور خارج ہوا کہ مجھے اس سے قیصر و کسریٰ کے محل نظر آ گئے۔ جو شیاطین آسمانوں پر جاتے تھے اب آپ کی پیدائش پر ان کا آسمانوں پر جانا بند کر دیا گیا اور آسمانوں کی حفاظت شہاب ثاقب سے کر دی گئی۔ ﴿ابن سعد وابو نعیم﴾

Marfat.com

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اس فانی دنیا میں تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں شہادت کی انگلیاں مبارک اللہ جل شانہ کی طرف بلند تھیں جو اس بات کا پیغام دے رہیں تھیں کہ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور وہی عبادت کے لائق ہے۔

حضرت آمنہ فرماتی ہیں جب کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ایسا نور تھا جس سے ہر کون مکان روشن ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ نے ملک شام کے محل اس نور کی روشنی میں دیکھ لئے۔

تاریخ ولادت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سوموار کے ۱۲ دن ربیع الاول ۵۷۱ء کو ہوئی' علامہ ابن کثیر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ماہ ربیع الاول میں ہوئی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سوموار بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔ اسی روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسالت کا عہدہ ملا، اسی روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس معراج پر بلایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی مبارک دن کو مکہ سے ہجرت کی مگر چند مورخین کے نزدیک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ۹ یا ۵ ربیع الاول کو ہوئی لیکن ایک بات مشترک ہے وہ یہ کہ دن سوموار کا ہی تھا (ابن کثیر)

شجرۂ مبارک

قریش کا شجرۂ نسب عدنان تک جاتا ہے' اس کے بعد حضرت اسماعیل علیہ السلام تک چالیس پشتوں کا فرق ہے جن کے نام تاریخ میں نہیں ملتے اور ام المومنین بن سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم نے کسی شخص کو ایسا نہیں پایا جو عدنان سے آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب جانتا ہو۔ عدنان تک کا شجرہ نسب یہ ہے' محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن

Marfat.com

عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف بن قصی بن کلاب بن مُرہ بن کعب بن اوس بن غالب بن فہر بن مالک بن نصر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مفر بن نزار بن معد بن عدنان۔سرورعالم ﷺ کا یہ سارا شجرۂ نسب زمان ومکان کی لعنتوں سے مکمل طور پر پاک رہا اور یہ صرف نور محمدی ﷺ کا اعزاز تھا۔

عمر شریف کا پہلا دن

عمر شریف کے پہلے دن دادا جان آپ ﷺ کو کعبہ کی سیر کرانے کیلئے لے گئے اور جونہی دادا جان نے آپ ﷺ کو اپنے مضبوط بازوؤں میں اٹھایا تو ان کے جسم میں اللہ تعالیٰ نے ایک نئی طاقت ڈال دی' اس کے بعد دادا جان نے رسول اللہ ﷺ کی پیشانی مبارک پر بوسہ دیا اور آپ ﷺ کو لے کر حرم کعبہ میں گئے اور اللہ کا شکر ادا کیا جس نے ان کو ان کے بیٹے کی نشانی عطا فرمائی' کعبہ کا در کھلوایا گیا اور ننھے مولود کو کعبہ کے اندر لے جایا گیا جو غیر معبودوں سے بھرا ہوا تھا تو دادا جان نے کعبہ میں کھڑے ہو کر یہ اشعار کہے:۔

"تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے ایک پاکیزہ پوتا عطا فرمایا' یہ بچپن ہی میں لڑکوں کا سردار ہے' میں اس کو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں جو اس مضبوط کناروں والے گھر کا مالک ہے یہاں تک کہ یہ بھرپور جوانی کو پہنچ جائے اور میں دیکھوں کہ اس کا جسم مضبوط ہو گیا ہے میں اسے ہر دشمن کی دشمنی سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں اور ٹھوکریں کھانے والے اندھے اور بوڑھے حاسد کے حسد سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں یہاں تک کہ میں اسے خطیب اور فصیح اللسان آور دیکھوں۔"

یہ اشعار کہہ کر دادا جان آپ ﷺ کو لے کر گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔آپ ﷺ کو شفا دائی کے حوالے کر دیا دائی نے دادا حضور کو مزید فرمایا کہ بوقت ولادت اس بچے کے ہمراہ کسی قسم کی غلاظت نہیں تھی بلکہ جب یہ پیدا ہوا تو یہی خوشبو پھیل گئی جس کو اب بھی آپ

Marfat.com

محسوس کر رہے ہیں، یہ معجزہ سن کر دادا جان اور خوش ہوئے۔

جب دادا جان مولود مسعود کو لے کر گھر آرہے تھے تو سر راہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو حضرت عبدالمطلب ان کو اپنا پوتا دکھاتے ہوئے کہا کہ دیکھو یہ تمھارے بھائی کا بیٹا کتنا خوبصورت ہے؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے خوشی سے نومولود مسعود کا منہ چوما اور بہت خوش ہوئے اور اس دن آپ ﷺ کو حضرت ثوبیہ نے اپنا دودھ پلایا۔

عمر شریف کا دوسرا دن

عمر شریف کے دوسرے دن آپ ﷺ کی ولادت کی خوشخبری اہل مکہ کو دی گئی، ہر کسی نے اس نومولود مسعود کے لئے نیک خواہشات کا اظہار فرمایا، ہر کسی نے آپ ﷺ کی ولادت کی خوشخبری کے جواب میں دادا جان کو مبارک بھی دی، ہر طرف خوشی کے شادیانے بجائے گئے اور آج پھر حضرت ثوبیہ نے آپ ﷺ کو اپنا دودھ پلایا۔ ایک یہودی راہب نے آپ ﷺ کی زیارت کی اور جب اس نے آپ ﷺ کی کمر مبارک دیکھی تو غش کھا کر گر پڑا اور کہنے لگا کہ اے قریشیو! جشن مناؤ اور اپنی خوش قسمتی پر ناز کرو کہ امت کا رسول تمہاری قوم میں آگیا ہے اور اب رسالت ہمارے مذہب سے ختم ہوگئی۔

عمر شریف کا تیسرا دن

تیسرے دن آپ ﷺ کا نام مبارک رکھنے کے بارے میں سوچا جانے لگا کہ اس ننھے سردار کا کیا نام رکھا جائے اور اس دن بھی حضرت ثوبیہ نے اپنا دودھ آپ ﷺ کو پلایا۔ بہت سے ملنے والوں نے نومولود مسعود ﷺ کے حسن کا نظارہ کیا ہر کسی نے اس ننھے رسول ﷺ کی جی بھر کر تعریف کی، آپ ﷺ ننھی منھی سرخ سرخ مٹھیاں بند کر کے ہوا میں لہراتے رہے گویا وہ کسی سے مکابازی کر رہے ہوں اور غور سے سارے منظر کا مطالعہ فرماتے رہے، حقیقت میں آپ ﷺ کے مُکے کفر کے خلاف بلند ہو رہے تھے اور جب آپ ﷺ کی

Marfat.com

زیارت کے لئے کوئی بت پرست آتا تو یہ مکابازی اور تیز ہو جاتی تھی۔

عمر شریف کا چوتھا دن

اس دن دادا جان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی میں باقاعدہ ضیافت کا اعلان فرمایا کہ بروز اتوار ایک شاندار ضیافت کا اہتمام کیا جائیگا جس میں تمام دوستوں کو بلایا جائے گا' چنانچہ تمام دوستوں کو اس خوشخبری کے دعوت نامے ارسال کئے گئے۔ قریش کی مشہور زمانہ ڈش ثرید پیش کیا جائے گی اس دعوت میں اور آج ننھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ ماجدہ کا دودھ پیا۔ والدہ ماجدہ کا پاک اور طاقتور دودھ پی کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ زیادہ ہی خوش نظر آ رہے تھے' حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس دن میں نے اپنے بھتیجے کو غور سے دیکھا کہ یہ لوگ اس ننھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کیوں تعریف کر رہے ہیں تو مجھے ایسے لگا جیسے اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو ایک اور چاند عطا کر دیا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ روشن اور انتہائی پرکشش تھا۔

عمر شریف کا پانچواں دن

آج جمعہ کا مبارک دن تھا' اس دن بھی دادا جان نے اس ننھے سردار کو جی بھر کر پیار کیا اور خوب دل بھر کر ان سے باتیں کیں' بیت اللہ کی سیر کرائی اور آج ننھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیوں کو دکھائی دی گئی' چند دائیوں نے اپنی خواہش ظاہر کی کہ وہ ننھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلائیں گی ان میں ثوبیہ' اور ام ایمن قابل ذکر ہیں لیکن فی الحال ماں نے اپنا دودھ پلانے کی خواہش ظاہر کی۔ بہت سی ملنے والیوں نے حضرت آمنہ کو ان کے ننھے منے سردار کی مبارکباد دی۔ ننھا منا سردار چودھویں کے چاند کی مانند روشن چہرہ کے مالک تھے۔

عمر شریف کا چھٹا دن

آج ضیافت کے تمام انتظامات کو حتمی شکل دی گئی' قربانی کے جانور پیش کئے گئے ان کا تفصیلی معائنہ سردار مکہ نے کیا' گویا کسی کی شادی کے لئے تیاری ہو رہی ہو اور ہر طرح کی خامی کو دور کیا گیا۔ صبح مہ جبین کا عقیقہ ہے' ہر طرف ایک گہما گہمی تھی کہ اس ننھے سردار صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کا کیا نام رکھا جائے گا؟ یہ سردار مکہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ ننھے منے رسول ﷺ کا کیا نام رکھیں گے۔ ان کا نام تو لوح محفوظ میں ہے اور آپ ﷺ کا نام تو اللہ جل شانہ نے اس دنیا کو بنانے سے پہلے ہی مقرر فرما دیا تھا اور وہ نام حضرت عبدالمطلب کے ذہن میں ڈال دیا تھا۔ حضرت آمنہ نے بھی اپنے لال کے لئے اچھا سا نام سوچ رکھا تھا اور وہ بھی آپ کے ذہن میں اللہ تعالیٰ نے ڈال دیا تھا۔ سسر اور بہو دونوں ایک دوسرے کے پیش کردہ نام سے شناسا نہیں تھے مگر دونوں لاثانی نام تھے اور عرب میں کوئی بھی ان ناموں سے واقف نہیں تھا۔

عمر شریف کا ساتواں دن

آج ابن عبداللہ ﷺ کی زندگی کا ساتواں دن انتہائی تابناکی سے طلوع ہوا' آج والئی کعبہ کا عقیقہ ہے' سردار مکہ حضرت عبدالمطلب کا گھر مہمانوں سے کچھا کھچ بھرا ہوا ہے' کیونکہ آج سردار مکہ حضرت عبدالمطلب کی طرف سے عام دعوت ہے' قریش کا یہ معمول تھا کہ وہ ایسے مواقع پر اس طرح کا اہتمام کرتے رہتے تھے' دراصل یہ سنت ابراہیمی تھی جو ابھی تک قریش میں زندہ و تابندہ تھی۔ عرب ایک ایسا خطہ تھا جہاں لوگوں کی آپس کی دشمنی مثالی تھی مگر آج سردار مکہ حضرت عبدالمطلب کی دعوت میں تمام لوگ کیا دوست کیا دشمن! سب ہی شامل تھے۔ تھوڑی دیر کے لئے نہیں بلکہ پوری عمر کے لئے انہوں نے اپنی رقابتیں اسی سردار کی وجہ سے بھلانا ہے اس کا علمی ثبوت آج پیش کر دیا گیا تھا۔ شام کو ہی کئی بکریاں اور کئی اونٹ ذبح کئے گئے تاکہ قریش کی مشہور زمانہ و مرغوب دنیا ڈش تیار کی جائے۔ نہایت نفیس روٹی کو بکری یا اونٹ کے گوشت کے شوربے میں بھگو کر تیار کی جانے والی غذا کو ثرید کہتے ہیں اور یہی خوراک آج کے معزز مہمانوں کے لئے دستر خواں کی زینت بنی۔

سردار مکہ حضرت عبدالمطلب کا دستر خوان ہمیشہ وسیع رہا تھا اور آج بھی وسیع تھا' بلا تخصیص وہ دستر خوان پھیلایا گیا' تمام سردار آئے اور ضیافت میں شریک ہوئے' آج کی ثرید کا مزہ ہی الگ تھا کیونکہ اس طرح کی ثرید پہلے کبھی کسی نے کھائی تھی اور نہ ہی آئندہ کسی کے نصیب میں ہو سکے گی کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے آخری اور لاڈلے رسول ﷺ کا عقیقہ تھا اور

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے تمام لذتیں اور برکتیں اس ضیافت میں ڈال دی تھیں۔ تمام حاضرین نے اس ضیافت کی دل کھول کر تعریف کی۔ اس ضیافت کی ایک خاص بات یہ تھی کہ اس سے پہلے تمام ضیافتوں میں شراب پیش کی جاتی تھی مگر اس ضیافت میں آب زم زم پیش کیا گیا' گویا اللہ تعالیٰ نے اپنے لاڈلے رسول ﷺ کو ہر طرح کی برائی سے پاک رکھا۔ پھر جب اب ضیافت کا سلسلہ ختم ہوا تو سردار مکہ حضرت عبدالمطلب کے لال کو سلامی دی گئی' تمام حاضرین اس ننھے منے ہونہار کو دیکھ کو خوش ہوئے کہ ایک ننھا منا بچہ اتنا توانا اور ہوشیار کہ کسی کو محسوس نہیں ہوتا تھا کہ اس کی عمر ابھی سات دن ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ کا سر مبارک منڈوایا گیا اور سر مبارک جو بال حاصل ہوئے ان کے برابر چاندی تول کر خیرات کی گئی۔ ضیافت سے فارغ ہو کر تمام سرداران کعبہ بیٹھ گئے تا کہ اس نومولود مسعود کے مبارک نام کا علم ہو سکے۔ (استفادہ:۔ الامین ﷺ از محمد رفیق ڈوگر، سیرت سید المرسلین ﷺ از خورشید عالم گوہر قلم، سیرت خاتم النبیین از ڈاکٹر ماجد علی خان)

نام محمد ﷺ

تمام سرداران مکہ اس بات کے منتظر تھے کہ بچے کا نام رکھا جائے سردار مکہ حضرت عبدالمطلب کھڑے ہوئے اور یہ اعلان کیا کہ ہم اس بچے کا نام "**محمد**" رکھ رہے ہیں' یہ نیا نام تھا کسی نے اس طرح کا نام پہلے کبھی نہیں سنا تھا۔ یہ نام مبارک سن کر تمام حاضرین حیران ہوئے کہ ایسا نام کہ جو ہماری سرزمین پر پہلے کسی کا نام نہیں تھا۔ لوگوں نے پوچھا اے سردار آپ ایسا نام کیوں رکھ رہے ہیں کہ جو ہمارے ملک میں کسی نے نہیں رکھا' تو آپ نے فرمایا کہ میں نے یہ نام اس لئے رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمان میں اور اس کی مخلوق زمین میں اس مولود کی حمد اور ثنا کر رہی ہے۔ (فتح الباری، ج۔۷، ص ۱۲۴)

حضرت عبدالمطلب نے آپ ﷺ کی ولادت سے قبل ایک خواب دیکھا تھا کہ جو اس نام رکھنے کا باعث بنا' وہ یہ کہ عبدالمطلب کی پشت سے ایک زنجیر ظاہر ہوئی کہ جس کی ایک جانب زمین میں اور ایک جانب مشرق میں اور ایک جانب مغرب میں ہے پھر کچھ دیر

Marfat.com

کے بعد وہ زنجیر درخت بن گئی جس کے ہر پتے پر ایسا نور ہے کہ جو آفتاب کے نور سے ستر درجہ زائد ہے اور مشرق و مغرب کے لوگ اس کی شاخوں کو پکڑے ہوئے ہیں' جبکہ قریش میں سے بھی کئی لوگ اس شاخ کو پکڑے ہوئے ہیں اور قریش میں سے کچھ لوگ اس کو کاٹنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور جب یہ لوگ اس کو کاٹنا چاہتے ہیں تو ایک نہایت حسین و جمیل جوان ان کو ایسا کرنے سے روکتا ہے۔ خواب کی تعبیر بتانے والے نے حضرت عبدالمطلب کے خواب کی یہ تعبیر دی کہ اس کی اولاد سے ایک ایسا آدمی پیدا ہوگا کہ جس کی سارا عالم تعریف کرے گا' لہٰذا اس وجہ سے حضرت عبدالمطلب نے آپ ﷺ کا نام (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رکھا۔ ﴿روض الانف، ج ا۔ص ۱۰۵﴾

والدہ ماجدہ نے آپ (ﷺ) کا نام احمد رکھا۔ دادا نے جس نام کا اعلان کیا وہ لوح محفوظ میں محفوظ ہے اور یہ ربانی فیصلہ ہے۔ قرآن مجید میں بھی محمد ﷺ نام آیا ہے بلکہ پوری ایک سورت محمد ﷺ ہے' نام بھی محمد ﷺ کام بھی محمد ﷺ، کردار بھی محمد ﷺ، سیرت بھی محمد ﷺ۔ کیونکہ رب المشرقین والمغربین کو یہ نام پیارا لگتا ہے۔ محمد ﷺ پر اللہ بھی درود بھیجتا ہے اور اس کی مخلوق بھی۔ آپ ﷺ محمد بھی کہلائے، احمد بھی احمد آپ ﷺ فرماتے تھے کہ آسمانوں پر میرا نام احمد ﷺ ہے اور زمین پر محمد ﷺ ہے اور مطلب دونوں کا ایک جیسا ہی ہے۔

حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ فرماتے میں محمد ہوں۔ احمد ہوں، حاشر ہوں، ماحی ہوں، عاقب ہوں، خاتم ہوں، معلوم ہوں، شاہد ہوں، یٰسین ہوں، عادل ہوں، کامل ہوں، مزمل ہوں، ولی ہوں، قوی ہوں، مکرم ہوں، اُمی ہوں، بشیر ہوں، بینہ ہوں، حبیب اللہ ہوں، حلیم ہوں، حازن ہوں، خلیل الرحمٰن ہوں، الیتیم ہوں، خطیب الانبیاء ہوں، خیرۃ اللہ ہوں، داعی الی اللہ ہوں، رحمت ہوں، روح الحق ہوں، سید ہوں، شافع ہوں، صاحب ہوں، صادع ہوں، صادق ہوں، مصدوق ہوں، طٰہٰ ہوں، طیّب ہوں، طاہر ہوں، عبداللہ ہوں، عفو ہوں، فاتح ہوں، قاسم ہوں، مصطفیٰ ہوں، مطاع

Marfat.com

ہوں، مدثر ہوں، نور ہوں، مشہود ہوں، مذکر ہوں، مبارک ہوں، مہاجر ہوں، ہادی ہوں، اور سب سے بڑھ کر خاتم النبیین ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی نام اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ آپ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپ کے بعد نبوت ختم ہو جائے گی۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے بیشتر نام آپ کے نامِ نامی کا حصہ بن گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر نام ایک نئی دنیا بسائے ہوئے ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر نام اہل اسلام کے لئے نجات کا پیامبر ہے۔

جائے ولادت کا اعزاز

جس گھر میں ننھے رسول کی ولادت ہوئی وہ گھر حضرت ابو طالب کے بیٹے حضرت عقیل کی ملکیت میں تھا۔ ایک طویل عرصہ بعد اس گھر کو محمد بن یوسف ثقفی نے ایک لاکھ درہم ادا کر کے اولاد حضرت ابی طالب سے خرید لیا اور انہوں اس گھر کو اپنے گھر میں شامل کر لیا۔ یہ گھر سفید چونے سے بنایا گیا تھا اس لئے اس کا نام بھی سفید گھر ہی رکھا گیا۔ خلیفہ ہارون الرشید کے زمانے میں اس کی زوجہ محترمہ زبیدہ رحمۃ اللہ علیہ جب حج پر آئی تو اس نے یہ گھر خرید لیا کر گروا دیا اور اس کی جگہ ایک شاندار مسجد تعمیر کروائی۔ اور اس مسجد میں ایک مکتبہ بھی تعمیر کر دیا گیا ہے۔ (السیرۃ الحلبیہ، جلد اول، ص۔ ۶۰،۵۹)

مسئلہ رضاعت

مکہ ایک ایسا ملک تھا کہ جس میں کاشتکاری وغیرہ نہیں ہوسکتی تھی اور اہل مکہ کی معیشت کا دار و مدار تجارت پر مبنی تھا۔ کھجور، بکری اور اونٹ وہاں کی سب سے بڑی نقد آور اجناس تھیں۔ مکہ ایک ایسی جگہ پر واقع تھا کہ شام اور اس کی اطراف کے تمام ممالک کی تجارت اسی روٹ پر سے ہوتی تھی۔ مکہ میں تجارت کی غرض سے بہت سے لوگ آتے رہتے تھے اور بہت سے غیر مکہ کے لوگ مکہ میں آباد ہو گئے تھے۔ یوں تو مکہ کی زبان عربی تھی مگر ان غیر ملکی لوگوں کی وجہ سے مکہ کی زبان عربی نہ رہی تھی بلکہ عربی میں مختلف زبانوں کی ملاوٹ ہو گئی تھی، عرب میں ہر کسی کے لئے یہ بہت بڑا فخر تھا کہ اس کو خالص عربی زبان آتی ہو اور عربوں کو اپنی زبان دانی اور عربی زبان پر بڑا فخر تھا اور وہ غیر عربوں کو عجمی کہتے تھے یعنی

Marfat.com

گونگا۔ اہل عرب کی یہ کوشش ہوتی تھی کہ ان کے بچے عربی کو اچھے انداز میں سیکھیں اور ایک خالص عربی زبان بول سکیں۔ حضرت عبدالمطلب نے جب محمد ﷺ کو کعبہ میں پہلے دن لے تو گئے اس دن یہ دعا کی تھی کہ اے اللہ میں اسے خطیب اور فصیح اللسان دیکھوں' اس دعا سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ وہاں کے لوگ زبان دانی کو کتنی اہمیت دیتے تھے۔

اس زمانے میں مکہ میں رسمی اور غیر رسمی تعلیم کا کوئی انتظام نہ تھا۔ اور مکہ سے کچھ فاصلے پر صحراؤں میں بدوی قبائل کی آبادیاں تھیں ان کی زبان خالص تھی کیونکہ ان کا واسطہ غیر عرب لوگوں سے نہیں پڑتا تھا اسی لئے امرائے مکہ کے بچے ان بدوی قبائل میں بھیجے جاتے تھے تاکہ ان کی زبان خالص عربی رہے۔ بدوی عورتیں قریش کے شیر خوار بچوں کو اپنے ہاں لے جاتی تھیں اور بچپن کے چند سال یہ بچے ان کے پاس رہتے تھے۔ یہاں رہ کر یہ بچے اپنے پرورش کاروں کے گھر، ان کے ماحول اور ان کے بچوں کے ہمراہ مل کر رہتے' ان سے میل جول کرتے ان کے ساتھ کھیلتے بلکہ وہ ان کو اپنا بہن بھائی تصور کرتے تھے اور جب یہ بچے عربی زبان سیکھ لیتے تھے تو یہ بدوی خواتین ان بچوں کو اپنے اصل والدین کے پاس چھوڑ دیتی تھیں۔ اس پورے چھ سات سال کے عرصے میں یہ خواتین گاہے بگاہے ان بچوں کو ان کے والدین سے ملانے لاتی تھیں تاکہ یہ بچے اپنے والدین سے بھی مانوس ہو جائیں اور اسی دوران بچوں والدین سے انعام واکرام بھی وصول کر کے لے جاتی تھیں۔

بدوی قبائل کی یہ خانہ بدوش بستیاں ان امرائے عرب کے بچوں کی نرسریوں اور اعلیٰ سکولوں کا کام دیتی تھیں کیونکہ یہاں ان کے بچوں کو صحرائی زندگی کے آداب کے ساتھ ساتھ ان کو اصل عربی زبان بھی سکھائی جاتی تھی ان بدوی قبائل میں بعض قبائل بچوں کی پرورش کے لئے خاص طور پر مشہور تھے اور ان قبائل میں سب سے اہم قبیلہ بنی سعد کا تھا اور ہر کوئی چاہتا تھا کہ ان کے بچے بنی سعد میں تعلیم حاصل کریں اور ایک اچھے خطیب بنیں۔ رسول اکرم ﷺ بڑے فخر سے فرمایا کرتے تھے کہ میں تم میں سے سب سے زیادہ عربی بولنے والا ہوں' میں قریشی ہوں اور میں نے بنی سعد میں پرورش پائی ہے۔

Marfat.com

چھوٹے بچوں کو بدوی قبائل میں بھیجنے کی اور بھی کئی ایک وجوہات تھیں ایک وجہ تو یہ تھی کہ جب سے ابرہہ نے مکہ پر حملہ کیا تھا تو اس وقت سے مکہ میں خسرہ اور چیچک کی بیماری عام ہوگئی تھی اور یہ بیماری صرف مکہ کی حدود تک محدود تھی جبکہ دیہی قصبوں میں اس طرح کی کوئی بیماری نہیں تھی اور وہاں کی فضا صاف اور شفاف تھی وہاں کسی قسم کا کوئی لڑائی جھگڑا نہیں ہوتا تھا۔ صحراؤں پر کسی کی حکومت نہیں ہوتی تھی وہاں نہ کوئی حاکم تھا اور نہ کوئی محکوم، ہر طرف آزادی کی فضا برقرار تھی اور یہاں کے بچے آزاد معاشرے کے طور طریقے سیکھ جاتے تھے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے تدبیراتی ہنر ان ابھی کی زینت بن جاتے تھے، وہ رات کو سفر سے مانوس ہوتے اور رات کی سمت رانی کا گُر سیکھ لیتے تھے، خیمے کی زندگی اور اس کے اصولوں سے بہرہ ور ہو جاتے تھے، اس کے علاوہ ریوڑ کی رکھوالی، اونٹوں کی سواری اور گھڑ سواری جیسے فنون سے بھی وہ واقف ہو جاتے تھے۔

اہل قبائل اس خدمت کی کوئی نقدی وصول نہیں کیا کرتے تھے بلکہ انکے لئے صرف انعام واکرام ہی کافی ہوتا تھا اور سب سے بڑھ کر اس قبیلے سے ایک تعلق اور رشتہ داری قائم ہو جاتی تھی جو کہ مال و دولت سے بالاتر ہوتی ہے اور اس طرح یہ رشتہ صدیوں تک قائم رہتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ثوبیہ نے دودھ پلایا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام عمر اس کی قدر کی اور بلکہ اس کے بیٹے کی بھی قدر کی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تھے تو بھی ثوبیہ کے لئے کپڑے اور ضروریات زندگی کی اشیاء ارسال کیا کرتے تھے۔

یہ بدوی خواتین ایک وقت میں کئی ایک بچوں کی پرورش کرتی تھیں اس طرح ان بچوں میں بھی ایک نیا رشتہ قائم ہو جاتا تھا۔ جس کی وہ تمام عمر پاسداری کیا کرتے تھے، لہٰذا اس رائج دستور کی وجہ سے سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ایک دائیہ کے حوالے کیا گیا۔

ننھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حلیمہ کے ہمراہ

پیدائش کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسرور پیدا ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی والدہ ماجدہ

Marfat.com

نے کئی روز دودھ پلایا' پھر ابولہب کی آزاد کردہ لونڈی ثوبیہ نے آپ ﷺ کو اپنا دودھ پلایا ۔قریش میں دستور تھا کہ وہ اپنے ننھے منے بچے کو پیدائش کے چند روز بعد کسی دیہاتی علاقے کی کسی دائی کے حوالے کر دیتے تا کہ وہ بچہ ان کے ہاں رہ کر پروان چڑھے ۔اس سال جب پہلے کی طرح بدو خاندان کی عورتیں مکہ آئیں تو کئی دائیاں آپ ﷺ کو یتیم جان کر دور ہو گئیں' وہ دور کیوں نہ ہوتیں کیونکہ آپ ﷺ کے لئے اللہ تعالی نے حضرت حلیمہ سعدیہ کو لکھا تھا جب وہ آئی تو حضرت محمد ﷺ کو اس کے حوالے کر دیا گیا اور جب آپ ﷺ حضرت حلیمہ سعدیہ کی گود میں آئے تو آپ ﷺ کی آمد سے ان کی قسمت کا ستارہ بدل گیا اور ان کی بدحالی خوشحالی میں بدل گئی ۔

دائی حلیمہ سعدیہ کا حال

حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ وہ بڑی غریب تھی اس سال کی قحط سالی نے ان کی حالت کو اور خستہ کر دیا' اسی دوران اس کو معلوم ہوا کہ بدوی قبائل کی خواتین مکہ کی طرف جا رہی ہیں تو وہ بھی تیار ہو گئیں تا کہ مکہ جا کر کسی قریشی سردار کا کوئی بچہ لے آئیں اب اس کو یہ خطرہ لاحق تھا کہ اس کی اونٹنی بہت زیادہ کمزور ہے وہ چلنے سے عاجز ہے مکہ تک کا سفر کس طرح طے ہوگا' اس کی بکریاں بھی لاغر ہیں ان میں دودھ نہیں ہے وہ جو بچہ ملے گا اس کو خوراک کہاں سے دیں گے ۔جبکہ اس کا اپنا بیٹا پیٹ نہ بھرے جانے کی وجہ سے ساری رات روتا رہتا تھا مگر ان کو قسمت مکہ کی طرف لے آئی ۔مختلف سیرت نگار کہتے ہیں کہ وہ تمام خواتین جن کی اونٹنیاں تیز تھیں وہ پہلے مکہ پہنچ گئیں اور انہوں نے امیر قریشی سرداروں کے تمام بچے لے لئے مگر کسی نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں لیا' دائیاں آتی تو تھیں مگر جب ان کو یہ معلوم ہوتا کہ حضرت آمنہ بیوہ ہیں تو وہ رک جاتیں کہ یہاں سے ہمیں کچھ نہیں ملے گا اور اس طرح وہ محمد ﷺ کو چھوڑ کر چلی گئیں ۔

حضرت حلیمہ سعدیہ بھی اپنی قسمت آزمانے کے لئے سوئے مکہ روانہ ہوئی اور مکہ کے منسلک میدان میں خیمہ لگا لیا ۔اس کے خیمے میں کیا تھا بس معمولی سا سفر ذچ اور نا کافی

Marfat.com

خوراک مگر پھر بھی وہ بچہ لینے مکہ چلی آئی۔ حضرت حلیمہ سعدیہ کو یہ بات ستا رہی تھی کہاس سے پہلے والی دائیاں تین دن قبل آ کر وہاں پر موجود دیوی پر چڑھاوے چڑھا کر اس کو خوش کر کے اپنی قسمت کو سنوار چکی تھیں مگر اس کے پاس دیوی پر چڑھاوے کے لئے کچھ نہیں تھا بلکہ اس کے اپنے بچے بھی بھوک کے مارے بلک رہے تھے دور جبکہ دوسری دائیاں سرداران مکہ کے لخت جگر لے کر خوش ہو رہی تھیں۔ حضرت حلیمہ سعدیہ بھی اپنی قسمت آزمانے کے لئے مکہ کے گھروں میں گئی مگر اس کو بھی کوئی بچہ نہ ملا تو اب اس کو خالی ہاتھ جاتے ہوئے شرم آ رہی تھی بھلا وہ خالی ہاتھ جاتی کیسے اللہ تعالیٰ نے اس کی قسمت میں دو جہاں کا سردار صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا تھا۔

آخر اس نے ارادہ کیا کہ وہ اس یتیم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی گود میں لے لے شاید اللہ تعالیٰ اس کی قسمت سے ہمارے قحط کو ٹال دے اور جونہی اس کے ذہن میں یہ خیال آیا تو اس کی باچھیں کھل گئیں، بھوک کی وجہ سے اس کی کمر ٹوٹ رہی تھی مگر اس احساس سے اس کو حوصلہ ملا اور وہ دوڑ کر حضرت عبداللہ کے گھر آ گئی اور دروازہ کھٹکھٹایا' ام ایمن نے دروازہ کھولا' کہا گیا کہ دائی آئی ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گود لینا چاہتی ہے' بات چیت شروع ہوئی' حضرت حلیمہ سعدیہ نے ابتدا میں عام باتیں کر کے اپنی زبان دانی کا سکہ جمانے کی کوشش کی اور کہا کہ میرے تمام بچے بڑے فصیح اللسان ہیں' ان میں سے کبھی کوئی کسی بیماری میں مبتلا نہیں ہوا۔ میری گود قسمت بھری ہے جو بچہ بھی میں لیتی ہوں وہ بڑا ہو کر بڑا آدمی بنتا ہے۔ اور دوسرا رہا میرا قبیلہ تو آپ جانتے ہیں کہ زبان دانی اور صحت وصفائی میں پورے عرب میں ان کا کوئی ثانی نہیں ہے' ابھی رسمی باتوں کو سلسلہ جاری تھا کہ ام ایمن مہمان کی تواضع کا سامان برتن میں سجائے کمرے میں داخل ہوئی۔ ام محمدؐ نے فرمایا کہ آپ کچھ کھائیں پئیں پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ہوگی۔ جونہی اس نے چند نوالے لئے اس کے ذہن میں اپنا خیمہ آ گیا جس میں عبداللہ، انیسہ اور شیما موجود ہیں جن کا بھوک کی وجہ سے برا حال ہو رہا تھا اور ان کی چیخ و پکار سے تمام اہل خیمہ پریشان تھے۔ یہ خیال کر کے حضرت حلیمہ سعدیہ نے صرف چند نوالے لے کر کھانا ختم چھوڑ کر دیا اور اس نے یہ کہا کہ اس نے بہت رکھ کھایا ہوا ہے اس لئے مزید کھانے کی کوئی

Marfat.com

گنجائش نہیں ہے۔

جب حضرت حلیمہ سعدیہ کھانے سے فارغ ہوئی تو ماں نے فرمایا کہ دیکھو تو میرا ننھا کیسا ہے جبکہ ننھا سو رہا ہے اور چہرہ انور کپڑے سے ڈھکا ہوا ہے۔ کپڑا اٹھایا گیا تو گویا یوں محسوس ہوا جیسے بجلی کوند گئی' ہو حضرت حلیمہ سعدیہ اس ننھے کو دیکھ کر ششدر رہ گئیں' آنکھیں تھیں کہ کھلی کی کھلی رہ گئیں پلکوں نے جھپکنے کا کام چھوڑ دیا تھا' ارے یہ تو چاند کا ٹکڑا زمین پر اتر آیا' اس ٹکڑے نے تو زمین کے ہر کونے کو روشن کر دیا ہے۔ یہ بڑ بخت والا بیٹا ہے تو حضرت حلیمہ سعدیہ ننھے (رسول صلی اللہ علیہ وسلم) پر لٹو ہو گئی تھی' ۔ اس نے دل میں گھر کر لیا' حضرت حلیمہ سعدیہ نے حضرت آمنہ سے کہا کہ یہ لڑکا مجھے دے دو اور انہوں اس ننھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریفوں کے پل باندھ ڈالے حضرت آمنہ نے ننھا رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حلیمہ سعدیہ کے حوالے کر دیا۔

جونہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حلیمہ سعدیہ کی گود میں گئے تو ان کی خالی چھاتیوں میں دودھ اُمڈ آیا۔ حضرت حلیمہ سعدیہ ننھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے آستانے سے اٹھیں تو دو خادمائیں اس کے ہمراہ تھیں ایک نے کپڑوں کا ایک تھال اٹھا رکھا اور دوسری نے خوراک والا تھال اٹھا رکھا تھا اور یہ اس نوعیت کا پہلا واقعہ تھا کہ جب کسی دائی کو بیٹے کے ہمراہ کپڑے اور خوراک دی گئی ہو۔ حضرت حلیمہ سعدیہ بڑے فکر سے آگے آگے ہیں اور خادمائیں اس کے پیچھے پیچھے' جب یہ منظر دوسری دائیوں نے دیکھا کہ آمنہ کا لال جس کو وہ یہ کہہ کر چھوڑ آئیں تھیں کہ یتیم ہے اس سے ان کو انعام و کرام کیا ملے گا' اب وہ سوچ رہیں تھیں کہ اس لڑکے کا دادا تو سردار کعبہ ہے اس لڑکے کے چچا بھی نو ہیں' اس کی بہت سی پھوپھیاں ہیں اور اس کے نانا کا خاندان بہت بڑا اور مالدار ہے اور حضرت حلیمہ سعدیہ نے جو فیصلہ کیا ہے وہ بہتر ہے اور جبکہ ہم جلد آنے کے باوجود بھی دھوکہ کھا گئیں۔

جونہی دریتیم ننھا رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حلیمہ سعدیہ کے خیمے میں پہنچا تو اس کی حالت ہی بدل گئی۔ ہر شے جو کہ کچھ دیر پہلے سونی تھی وہ چمکدار دکھائی دے رہی تھی'

Marfat.com

خادماؤں نے سامان رکھا اور اپنے سردار کو ایک جھلک دیکھ کر خوشی خوشی مکہ کو لوٹ گئیں۔ ادھر حضرت حلیمہ سعدیہ کی قسمت کا ستارہ بلند ہو کر آسمان کی بلندیوں کو چھو رہا تھا۔ حضرت حلیمہ سعدیہ کا شوہر حارث جنگل میں اپنی بکریوں کو لے کر گیا ہوا تھا وہ بھی کچھ دیر میں خیمے میں آ گیا اور آج اس کی بکریوں کی کیفیت کچھ الگ الگ سی دکھائی دے رہی تھی۔ اس کی بکریوں کی کمر جو کہ بھوک کی وجہ سے جھکی ہوئی تھی آج باہر کو نکلی ہوئی محسوس ہو رہی تھی' بکریاں بڑی خوش دکھائی دے رہی تھیں' حارث خیمے میں پہنچے تو ہر طرف خوشبو ہی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔ بچے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہمراہ آنے والا کھانا کھا کر نہال ہو گئے تھے۔ حضرت حلیمہ سعدیہ نے بکریوں کا دودھ دوہنے کی کوشش کی تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ پہلے اس کی بکریوں کی میں دودھ نہیں ہوتا تھا مگر آج تو بکریوں کا دودھ ہی دودھ ہے دودھ دوہا جا رہا ہے۔ ایک چھاگل۔۔۔۔۔۔ دو چھاگل۔۔۔۔۔۔۔ تین چھاگل۔۔۔۔۔۔۔ گھر کے سارے برتن دودھ سے لبالب بھر گئے۔ مگر ابھی تک تھنوں میں دودھ تھا' تمام بچوں نے جی بھر کر دودھ پیا مگر دودھ پھر بھی فالتو رہا۔

تھوڑی دیر بعد حارث جنگل میں گیا تا کہ اپنی کمزور سی اونٹنی کے لئے چارے کا بندوبست کرے اسے دور ایک بیری کا درخت نظر آیا جس کے پتے خوب ہرے تھے۔ حارث نے خاموشی سے دو چار ٹہنیاں کاٹ لیں اور اونٹنی کے لئے آیا۔ جب اہل خیمہ نے دیکھا کہ حارث کی بکریاں بھی نہال ہیں اور اونٹنی بھی بیری کے ہرے پتے کھا رہی ہے تو وہ بھی ٹہنیاں کاٹنے دوڑے اور تھوڑی دیر میں اس درخت کی تمام ٹہنیاں کٹ گئیں۔ حضرت حلیمہ سعدیہ کے خیمے میں ہمسائی خواتین دائیں آئیں تا کہ اس مہ کامل کو دیکھیں جس کی وجہ سے حضرت حلیمہ سعدیہ کے خیمے میں اتنی روشنی ہے' ان تمام خواتین نے ننھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جلووں کا دیدار کیا اور آپس میں باتیں کر کے افسوس کرتی رہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو انہوں کیوں نہ گود لیا۔ کچھ دیر کے بعد وہ تمام مایوس خواتین نور محمدی سے شادکام ہو کر اپنے اپنے خیموں میں لوٹ آئیں۔

Marfat.com

تمام دائیوں نے بچے حاصل کر لئے تھے اور واپسی کا ارادہ کیا۔ جب حضرت حلیمہ سعدیہ رسول اللہ ﷺ کو لے کر اپنی سواری کی طرف آئیں تو وہ بھی جھٹ چھلانگ لگا کر اٹھ بیٹھی، اب اس کی قسمت جاگی اور محمد ﷺ اس کے ہاتھ لگا تو وہی اونٹی جو چلنے سے عاجز تھی ہوا کی مانند اُڑنے لگی۔

حضرت حلیمہ سعدیہ واپس چلیں تو ان کی اونٹنی برق رفتاری سے ان تمام اونٹنیوں سے آگے نکل گئی جو ان سے پہلے روانہ ہوئیں تھیں۔ انہوں نے سوچا کہ حلیمہ کی اونٹنی کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اتنی تیز ہو گئی ہے اور تھوڑی ہی دیر میں حضرت حلیمہ سعدیہ اپنے گھر پہنچ گئیں تو ہر طرف برکت ہی برکت تھی۔ اپنی بستی میں واپس جا کر حضرت حلیمہ سعدیہ کے شوہر حارث نے اونٹنی کو دیکھا تو اس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے، بکریاں شاد تھیں، بکریوں نے اتنا دودھ دیا کہ حضرت حلیمہ سعدیہ کے خاندان کی ضرورتوں سے بہت زیادہ تھا۔ لوگوں کے مویشی چراگاہ سے بھوکے آتے مگر حضرت حلیمہ سعدیہ کے مویشی خوب سیر ہو کر آتے۔ لوگ اپنے خادموں سے کہتے اپنے ریوڑ کو وہاں لے جاؤ جہاں حضرت حلیمہ سعدیہ کی بکریاں چرتی ہیں مگر پھر بھی ان کی بکریاں بھوکی گھروں کو آتیں مگر حضرت حلیمہ سعدیہ کی بکریاں نہال ہو کر گھر آتیں اور اسطرح آپ ﷺ کی برکت حضرت حلیمہ سعدیہ کے خاندان میں خوشحالی کی لہر دوڑا گئی۔

برکات محمدی ﷺ

حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لے کر اپنی بے آب و گیاہ اور قحط کی ماری بستی میں آپہنچے اس سے ہم تنگدستی کا شکار تھے لیکن اب میری بکریاں چر کر واپس آتیں تو وہ دودھ سے بھری ہوتی تھی اور ہم ان بکریوں کا دودھ نکال کر خوب آسودہ ہو کر پیتے۔ حالانکہ اسی بستی کے لوگ اپنے ریوڑ سے ایک قطرہ دودھ بھی نہیں پی سکتے تھے۔ ہمارے ہمسائے اپنے چرواہوں سے کہتے کہ تم لوگ ان بکریوں کو وہاں کیوں نہیں لے جاتے جہاں حلیمہ کی بکریاں جاتی ہیں لیکن اس ہدایت پر عمل کرنے کے بعد

Marfat.com

بھی ان کی بکریاں بھوکی رہتی تھیں۔

غسل محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت حلیمہ سعدیہ کا مقدس قافلہ بنو سعد کی بستی میں داخل ہوئے چند دن ہوئے تھے، گرمی کچھ بڑھ رہی تھی، حضرت حلیمہ سعدیہ نے سوچا کہ کیوں نہ ننھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا جائے چنانچہ حضرت حلیمہ سعدیہ فوراً پانی بھر کر لائی اور اس وقت شیما ننھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو لوریاں دے رہی تھی۔ حضرت حلیمہ سعدیہ نے شیما سے ننھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لیا اور اپنے پاؤں پر بٹھایا اور پہلے اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کو دھویا اور اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے کیلئے جونہی بدن اطہر سے کپڑا ہٹایا تو حضرت حلیمہ سعدیہ کے آنگن میں ستاروں کی محفل لوٹ آئی گویا کہ حلیمہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ستاروں سے غسل دے رہی ہیں، یہ بنو سعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پہلا غسل تھا اور اس غسل سے حارث کو بھی معلوم ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کوئی عام بچہ نہیں بلکہ ایک خاص بچہ ہے۔

بنو سعد کی بستی زندگی کی راہ پر

جب ننھا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بنو سعد کی بستی میں آیا تو چند ہی دنوں میں بستی کی جو بہاریں ایک طویل قحط نے چھین لی تھیں وہ واپس لوٹنے لگیں، ہر طرف ہنسی خوشی نظر آنے لگی، اس طرح حلیمہ کی خوش قسمتی زبان زد عام ہونے لگی، ہر کوئی حضرت حلیمہ سعدیہ کی باتیں کرنے لگا لیکن چند ہی دنوں میں لوگوں کے دلوں میں یہ بات گردش کرنے لگی کہ یہ سب کچھ اس بوڑھی دیوی کی کرامات ہیں جن پر انہوں نے چند دن پہلے چڑھاوا چڑھایا تھا جس سے وہ دیوی خوش ہوگئی تھی، لہٰذا کیوں نہ ہم سب ایک بار پھر اس دیوی کے مندر پر جا کر اس کا شکریہ ادا کریں، اس کیلئے انہوں نے دیوی کے کاہن سے بات کی اور ایک مقررہ دن وہ سب اس دیوی پر چڑھاوے چڑھانے کے لئے روانہ ہوگئے۔ اس بار اہل بنو سعد نے ننھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ساتھ لے جانے کا مصمم ارادہ کرلیا اور حضرت حلیمہ سعدیہ نے اپنے تینوں بچوں

Marfat.com

اور اپنے شوہر حارث کے ہمراہ ننھے رسول ﷺ کو لے کر سوئے مندر چل دی۔

کاہن کی تیاری

جب کاہن کو علم ہوا کہ بنو سعد کے زائرین آج آرہے ہیں تو اس نے تیاری کرنی شروع کر دی اس نے مندر کو دھلایا' اسے معلوم تھا کہ ان عقیدت مندوں میں سرداران قریش کے بچے بھی ہیں جن کی خوشنودی سے اس کو بہت سا مال مل سکتا ہے۔ کاہن نے سج دھج کر وہ لبادہ اوڑھا جس کے متعلق عام مشہور تھا کہ اگر اس لبادے کو مردے پر ڈالا جائے تو وہ زندہ ہو جاتا ہے اور اگر اس کو کسی بیمار پر ڈالا جائے تو اس کو دیوی صحت سے نوازتی ہے لیکن ان کرامات کا کوئی چشم دید گواہ نہ تھا۔ زائرین بنو سعد جونہی مندر کے قریب آئے تو کاہن اپنے چہرے پر بناوٹی غصہ سجا کر بیٹھ گیا۔

مندر پر حاضری

حضرت حلیمہ سعدیہ کی پاس آئے ہوئے ننھے رسول ﷺ کو ابھی کچھ ہی عرصہ ہوا تھا کہ بنو سعد کے لوگ اپنی مشہور دیوی کو خوش کرنے کے لئے اس کے مندر پر چل دئے۔ ان کو دیکھ کر حضرت حلیمہ سعدیہ کا دل بھی چاہا کہ وہ بھی اپنے لاڈلے بچے کو لے کر اس مندر پر جائے' حضرت حلیمہ سعدیہ نے اپنے تمام کام سمیٹے اور وہ بھی مندر پر اساف دیوی کو سلام کرنے کے لئے چل پڑی اور اس مرتبہ اس کے مندر پر بہت زیادہ بھیڑ تھی۔ مجاور لوگوں سے سیدھے منہ بات نہیں کر رہا تھا' وہ بھی زائرین کو دھمکا کر درگاہ سے دور کر رہا تھا اور وہ غریب لوگوں کی نیاز بھی قبول نہیں کر رہا تھا بس امیروں کے قیمتی نذرانے قبول کرتا اور رسمی باتیں کر کے ان کو ٹال دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے ننھے رسول ﷺ کو اس شرک سے بچانا تھا اس لئے شام تک حضرت حلیمہ سعدیہ کی باری ہی نہ آئی۔ بعض کتب میں لکھا ہوا ہے کہ حضرت حلیمہ سعدیہ نے وہاں دیوی کو وہ انگوٹھی پیش کی جو حضرت آمنہ نے اسے دی تھی۔ کئی مقام پر لکھا ہے کہ بہر حال اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو بچپن میں بھی شرک سے محفوظ رکھا۔

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کی دائی سے حسد

حضرت حلیمہ سعدیہ کو اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کیا دیا ہر گھر میں حضرت حلیمہ سعدیہ کی باتیں ہونے لگیں۔ کئی ایک تو حسد کے مارے جل گئے اور کئی اس بات پر رشک کرنے لگے کہ ایک خوش بخت اور ہونہار لڑکا ان کی بستی میں آ گیا۔ حضرت حلیمہ سعدیہ کی بکریاں، اونٹنی اور حضرت حلیمہ سعدیہ کے بچے سب ہی موضوع سخن بنے ہوئے تھے اور ننھے رسول ﷺ کی آمد نے اس خاتون کو اتنا مشہور کر دیا کہ ہر گھر میں اس کی باتیں ہونے لگی جبکہ اس سے پہلے اس کو محلے کے لوگ بھی نہیں جانتے تھے مگر اب سب ہی جانتے ہیں اور ہر کسی کی خواہش ہے کہ اس کے ساتھ میل جول رکھے شائد کہ کچھ خوش بختی ان کا ساتھ دیدے۔

حلیمہ کا ننھے رسول ﷺ سے پیار

حضرت حلیمہ سعدیہ کو محسوس ہوا کہ کوئی غیر مرئی طاقت اس کو ننھے رسول ﷺ کی طرف کھینچ رہی ہے' اسے اپنے بچوں سے زیادہ ننھے رسول ﷺ سے محبت ہو چلی ہے' اس نے اپنی زندگی میں بہت سے بچوں کو دودھ پلایا' مگر کوئی بھی اس کے دل میں اتنا مقام حاصل نہ کر سکا جتنا کہ اس بار اس ننھے رسول ﷺ نے حاصل کر لیا تھا۔ اس سے پہلے اس کا کام صرف تجارت تھا' بچوں کی تربیت کی تجارت، ان کی زباندانی کی تجارت اور ان کی صحت کی تجارت، مگر اب تو اس کی تجارت فقط محمد ﷺ سے محبت تک مقید ہو کر رہ گئی تھی۔ وہ ہر وقت ننھے محمد ﷺ کو اپنے کندھے سے لگائے رکھتی اور اس کا اپنا بیٹا عبداللہ دور سے ہی مسکراتا رہتا تھا' اس نے کبھی ضد نہیں کی کہ اس کی ماں احمد بھائی کو کیوں کھلا رہی ہے اور مجھے وہ کیوں نہیں اٹھا رہی مگر ادھر تو محمد ﷺ انصاف کرنے کے معاملے میں سخت تھے کہ وہ کبھی بھی اپنے بھائی کا حق نہ مارتے اور جب ماں دودھ پلاتی تو صرف ایک چھاتی سے دودھ پیتے اور دوسری اپنے بھائی کے لئے چھوڑ دیتے' یہ ننھے رسول ﷺ کا ہی اعجاز تھا کہ وہ دوسروں کا پورا پورا خیال رکھتے تھے۔

Marfat.com

رضائی بہنوں کی کشمکش

حضرت حلیمہ سعدیہ کی دو بیٹیاں تھیں جن کے نام جذامہ یا شیما اور انیسہ تھے۔ حضرت حلیمہ سعدیہ جب کسی کام میں مگن ہوتیں تو وہ ننھے رسول ﷺ کو خیمے میں بٹھا دیتیں اور ننھا رسول ﷺ فوراً مختلف چیزوں سے کھیلنا شروع کر دیتا مگر جب آپ ﷺ کی بہنیں دیکھتیں کہ ہمارا ننھا منا بھائی اکیلا ہے اور وہ خود کھیل رہا ہے تو بھائی کے ساتھ کھیلنے دوڑتیں اور دونوں بہنوں میں کشمکش ہو جاتی۔ ایک کہتی کہ میں بھائی کو کھلاؤ گی تو دوسری کہتی کہ میں بھائی کو کھلاؤں گی' کبھی کبھار ان دونوں میں معمولی نوک جھونک ،تو تکار اور کبھی ایک دوسری کے بال نوچنے پر قصہ تمام ہو جاتا تھا اور مگر کبھی کبھار تو دونوں بہنیں آپس میں باقاعدہ گھونسوں مکوں سے مسلح ہو کر گتھم گتھا ہو جاتیں۔ ننھا رسول ﷺ بیٹھا ان کی کشمکش سے محظوظ ہوتا رہتا تھا اور جب کبھی ان دونوں بہنوں میں سے کوئی بہن ننھے رسول ﷺ کو لے کر باہر نکلتی تو کوئی نہ کوئی اہل بستی ان سے محمد ﷺ کو لے لیتا تھا' خود محمد ﷺ سے اپنی زبان میں باتیں کرتا' خوب جی بھر کر محمد ﷺ کے حسن کے نظارے لیتا اور ننھے رسول ﷺ سے پیاری پیاری باتیں کرتا' اس طرح ننھے محمد ﷺ نے پوری بستی میں اپنی محبت کا سکہ جمالیا۔ آپ ﷺ نے بہت جلد چلنا سیکھا اور آپ ﷺ اپنی زبان پر بھی بہت جلد عبور حاصل کر لیا۔

شیما کی لوریاں

جب ننھے رسول ﷺ دو سال کی عمر میں ماں سے مل کر دوبارہ بنو سعد میں واپس آئے تو سب سے زیادہ خوشی شیما کو ہوئی' شیما آپ کو کھانا کھلاتی اور اسطرح کی لوریاں سناتی۔

''اے میرے رب! میرے بھائی محمد ﷺ کو ہمارے لئے سلامت رکھ یہاں تک کہ میں آپ ﷺ کو جواں دیکھوں۔ اور جس آپ ﷺ کو اپنی قوم کا سردار دیکھوں جس کی سب اطاعت کر رہے

Marfat.com

ہوں' اے میرے رب اس کے دشمنوں اور حاسدوں کو ذلیل و رسواء کر اور ان کے داؤ غلط کر دے۔''

خود گفتنی

حضرت حلیمہ سعدیہ تو ننھے رسول ﷺ کی دیوانی بن چکی تھی وہ آپ ﷺ کے مستقبل کے بارے میں بڑے بڑے خواب دیکھنے لگی تھی کہ میرا لال بڑا ہو کر کاہن بنے گا' پھر خود ہی جواب دیتی کہ کیوں یہ میرا لال کاہن کیوں بنے گا' یہ تو مکہ کا بڑا سردار بنے گا' ہاں' ہاں' ہے بھی تو مکہ کے سردار کا پوتا' اس کی سرداری کی دھوم ہر سو پھیلے گی۔ ہر کوئی اس سے پیار کرے گا' میرا لال' بڑا پیارا بچہ ہے' کیونکہ ابھی سے لوگ اس سے پیار کرتے ہیں اور جب یہ بڑا ہوگا تو اس کے حسن میں اور نکھار آئے گا۔ حضرت حلیمہ سعدیہ اس طرح کی باتوں میں عموماً الجھی رہتی اور ساتھ ساتھ اپنا کام بھی کرتی رہتی۔ اللہ کے حکم سے حضرت حلیمہ سعدیہ کی تمام باتیں محمد ﷺ نے پوری فرما دیں۔ اور واقعی آپ ﷺ مکہ کے سردار بنے سارے عالم کے امام بنے اور آپ ﷺ کی سچائی اور محبت کا راج ہوا۔

ننھے رسول ﷺ کے مشکل سوال

ایک دن حضرت حلیمہ سعدیہ کے شوہر حارث نے کہا کہ آج میں اپنے لاڈلے محمد ﷺ کو اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔ تمام اہل بستی نے اپنے اپنے ریوڑ نکال لئے' آج لگتا تھا کہ موسم بڑا سخت رہے گا مگر جونہی ننھے رسول ﷺ نے باہر کھلی ہوا میں قدم رکھا تو یکا یک بادل کا ایک ٹکڑا سورج کے سامنے آگیا اور یہ سورج کا معمول تھا جب بھی ابن آمنہ سورج کے سامنے آتا تو سورج اپنا چہرہ بادل کی مدد سے چھپا لیتا تھا۔ بکریوں کا یہ وسیع ریوڑ جنگل میں چر رہا تھا' ننھے رسول ﷺ نے سوال پوچھا ابو یہ کیا ہے؟ جواب ملا یہ ببول کا درخت ہے اور یہ کیا ہے؟ یہ بیری کا درخت ہے' ان کو کس نے بنایا ہے؟ جواب ملا یہ تمام جہان اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے' آپ کو بھی اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے اور مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے' اللہ

Marfat.com

تعالیٰ کہاں رہتا ہے؟ اللہ تک کونسا راستہ جاتا ہے؟ اسی طرح کے ننھے رسول ﷺ نے بہت سے مشکل سوال کرڈالے جن کے جواب حارث کے پاس نہ تھے مگر اس نے پھر بھی احمد ﷺ کو نہ دھمکایا۔

رضاعی بہن بھائی سے سلوک

حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ جس وقت میں سرورِ دو عالم ﷺ کو لے کر اپنے گھر آئی اور آپ ﷺ کو اپنی گود میں لیا تو وہ خشک چھاتیاں جن میں دودھ کا نام ونشان تک نہ تھا مشک کی طرح دودھ سے بھر گئیں۔ اس سے پہلے میرا بیٹا بھوکا رہتا تھا اور ساری رات رو رو کر ہماری نیند حرام کر دیتا تھا وہ بھی دودھ پی کر سو گیا۔ آپ ﷺ نے ہمیشہ اپنے حصے کے ہی پستان سے دودھ پیا۔ جب میں آپ ﷺ کو دوسرے پستان کا دودھ پلاتی تو آپ ﷺ ہرگز وہاں سے دودھ نہ پیتے اور وہ پستان اپنے بھائی کے لئے چھوڑ دیتے۔ آپ ﷺ نے اپنے رضاعی بہن بھائیوں کے حقوق کا بہت خیال رکھا ان کا حصہ ان کو دیا اپنے حصے سے زیادہ کبھی قبول نہ کیا اور ان کے ہمراہ خوش دلی سے ملے کبھی ان سے جھگڑا نہ کیا بلکہ اگر کوئی معاملہ ہو جاتا تھا تو بھی آپ ﷺ درگزر فرماتے تھے اور یہی آپ ﷺ کی عظیم تربیت تھی جس پر آپ ﷺ نے پوری عمر عمل کیا۔

جذامہ کی لوریاں

سرورِ دو عالم ﷺ حضرت حلیمہ سعدیہ کے ہاں مقیم تھے' حضرت حلیمہ سعدیہ کی بیٹی جذامہ جن کا نام شیما مشہور ہوا آپ ﷺ کو کھیل کود کے لئے لے جانے اور آپ ﷺ کو کھانا وغیرہ دینے اور آپ ﷺ کی خدمت کرنے پر مامور تھیں۔ یوں تو حضرت حلیمہ سعدیہ کے اور بھی بچے تھے اور انہوں نے کئی بچوں کی پرورش بھی کی تھی مگر اس وقت صرف آپ ﷺ ہی ان کے ہاں مقیم تھے جذامہ روزانہ آپ ﷺ کو گود میں لے کر لوریاں دیا کرتی تھی۔ ایک دن آپ ﷺ کسی بات پر جذامہ سے روٹھ گئے اور مچل کر آپ ﷺ نے جذامہ کے کندھے کو

Marfat.com

اس زور سے کاٹا کہ اس کی چیخیں نکل گئیں تو مائی حلیمہ سعدیہ نے آ کر ان دونوں کی صلح کروائی اور پھر کبھی آپ ﷺ نہیں روٹھے اور جو آپ ﷺ نے کاٹا تھا اس کا نشان شیما کے کندھے پر ساری عمر باقی رہا' وہ کبھی کبھی اس نشان کو دیکھ کر ہنسا کرتی تھیں اور جب وہ رسول اللہ ﷺ سے ملنے آتیں تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر ان کا استقبال فرماتے تھے۔

بچپن مبارک

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ابتدائی نشوونما بے مثل تھی' دوسرے بچوں کو آپ کی اٹھان سے کوئی نسبت نہ تھی' دو سال کی عمر میں آپ ﷺ اچھے صحت مند اور توانا ہو گئے۔ اسی سال رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی دائی ماں کے ہمراہ اپنی والدہ ماجدہ حضرت آمنہؓ سے ملنے مکہ آئے۔ ماں بچے کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی' دائی ماں کی خواہش تھی کہ بچہ مزید ہمارے ہاں رہے تا کہ ہمارا گھر یونہی برکتوں سے مالا مال رہے۔ بچپن ہی سے آپ ﷺ کی عادتیں بڑی اچھی تھیں' ہر کوئی اس ننھے مولود کی تعریف کرتا تھا' یہ بچہ بڑے بختول والا تھا اسی لئے ہر کوئی اس کی تعریف کرتا تھا' جب آپ ﷺ بڑے ہوئے تو آپ ﷺ اپنے بھائی کے ہمراہ بنی سعد کے بچوں کے ساتھ کھیلنے کے لئے چلے جاتے تھے' آپ ﷺ نیلے آسمان کو دیکھ کر ان پر محو سفر ستاروں کو دیکھتے اور ان کے خالق کے بارے میں خیال فرماتے تھے۔ آپ ﷺ کبھی بکریوں کے ننھے منے بچوں کے پیچھے دوڑتے ان کو پکڑ کر ان بچوں سے کھیلتے اور وہ بچے بھی رسول اللہ ﷺ سے مانوس ہو جاتے تھے اور آپ ﷺ کو دیکھ کر دوڑتے نہیں تھے بلکہ رک جاتے تھے تا کہ آپ ﷺ ان بچوں سے کھیلیں۔

ننھا رسول ﷺ میلے میں

بنو سعد کی بستی کے نزدیک عکاظ کا مشہور و معروف میلہ لگتا تھا' یہ تجارتی میلہ تھا اور اس میں ہر طرح کے مال کی خرید و فروخت ہوا کرتی تھی۔ حضرت حلیمہ سعدیہ بھی اس میلے میں تشریف لے گئیں' وہ اپنے ہمراہ اپنے لاڈلے بیٹے محمد ﷺ کو بھی لے گئیں تا کہ آپ ﷺ

Marfat.com

بھی اس میلے کو دیکھ لیں۔ وہاں حضرت حلیمہ سعدیہ کو ایک دست شناس نظر آیا تو حضرت حلیمہ سعدیہ آپ ﷺ کو اس کے پاس لے گئیں اور ان کو آپ ﷺ کا ہاتھ دکھایا تاکہ جان سکیں کہ آپ ﷺ کا مستقبل کیسا ہے' اس دست شناس نے آپ ﷺ ہاتھ دیکھ کر آپ ﷺ کی بہت تعریف کی اور کہا کہ میں نے اس طرح کا بخت بلند کوئی انسان نہیں دیکھا یہ بات حضرت حلیمہ سعدیہ نے جب سنی تو بہت خوش ہوئی کہ میرا بیٹا بہت بلند بخت والا ہے اور یہ بات اس کو پہلے بھی معلوم تھی کیونکہ جب سے آپ ﷺ ان کے ہاں مقیم تھے تو ان کی ہر شے میں اللہ تعالیٰ نے برکت ڈال دی تھی۔

بادل کا سایہ اور رسول ﷺ

بچپن میں آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی خاص کرم نوازی تھی۔ ایک دن آپ ﷺ کی بہن شیما آپ ﷺ کو عین دوپہر کے وقت باہر دھوپ میں لے کر نکل گئی حضرت حلیمہ سعدیہ کو جب معلوم ہوا کہ ان کا لاڈلا بچہ دھوپ میں پھر رہا ہے تو انہوں نے شیما سے کہا کہ تم محمد ﷺ کو دھوپ میں لے کر کیوں گھوم رہی ہو' انہوں نے کہا! نہیں امی میں دیکھ رہی ہوں کہ بادل کا ایک ٹکڑا میرے بھائی پر سایہ کیے ہوئے ہے' اس لئے آپ ﷺ دھوپ کی تمازت سے محفوظ ہیں اور آپ ﷺ جدھر جاتے وہ بادل کا ٹکڑا آپ ﷺ کے ساتھ ساتھ رہتا تھا۔

ننھا رسول ﷺ جب ماں سے ملا

جب رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک دو سال سے تجاوز کر گئی تو حضرت حلیمہ سعدیہ آپ ﷺ کو آپ کی والدہ ماجدہ سے ملانے کے لئے مکہ لے کر آئیں تو راستے میں انہوں نے دیکھا کہ سخت گرم لو چل رہی ہے مگر محمد ﷺ پالنے میں لیٹے ہوئے مسکرا رہے ہیں اور ان کے چہرے پر کسی قسم کی کوئی گرمی کا اثر نہیں ہے بلکہ ان کا سفر بھی آسانی سے کٹ رہا ہے' جو فاصلہ پہلے حضرت حلیمہ سعدیہ کافی وقت میں طے کرتیں تھی وہ فاصلہ آج بہت کم وقت میں طے ہو گیا اور وہ بہت جلد مکہ پہنچ گئیں حضرت حلیمہ سعدیہ اپنے لال کو لے کر حضرت آمنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں' ماں اور بیٹے کے درمیاں آنکھوں ہی آنکھوں اور پھر زبان سے پیار

Marfat.com

بھری باتیں ہوئیں' ماں بیٹے کو اتنا نہال دیکھ کر بہت مسرور ہوئی' اس مرتبہ رسول اللہ ﷺ کئی مؤرخین کے نزدیک دو دن اور کئی کے نزدیک تین دن مکہ میں رہے اور تمام مورخین اس بات پر متفق ہیں کہ مکہ میں ننھے رسول ﷺ نے قیام ضرور فرمایا۔ عین اس وقت مکہ میں بچوں کی بیماری پھوٹ چکی تھی' ماں کو خدشہ تھا کہیں میرے لال کو بھی کوئی بیماری نہ چھو جائے' لہٰذا انوں نے حضرت حلیمہ سعدیہ کو کہا گیا کہ وہ لال کو لے کر بنو سعد چلی جائے چنانچہ حضرت حلیمہ سعدیہ کچھ انعام و کرام لے کر واپس ہوئی' ویسے حضرت حلیمہ سعدیہ کسی انعام و اکرام پر خوش نہیں تھی کیونکہ محمد ﷺ کی وجہ سے اس کے خاندان کو اللہ تعالیٰ نے بہت زیادہ خوشحالی دکھائی تھی۔

شقِّ صدرِ اول

حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ ننھا رسول ﷺ ماں سے مل کر آئے ہوئے ایک سال سے زائد کا عرصہ ہوا تھا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک چار سال ہوئی اور آپ ﷺ اس وقت اپنی دائی مکرمہ کے گھر رہ رہے تھے۔ ایک دن آپ ﷺ اپنی رضاعی بھائی عبداللہ کے ساتھ بکریاں چرا رہے تھے کہ عبداللہ کیا دیکھتا ہے کہ دو آدمی آئے جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے' انہوں نے محمد ﷺ کو زمین پر لٹایا اور آپ ﷺ کا پیٹ پھاڑ کر دل کو نکالا اور اس سے کالے خون کی ایک پھٹکی نکال کر کہا کہ یہ تجھ سے شیطان کا حصہ ہے جو ہم نکال رہے ہیں' پھر اسے ایمان و حکمت سے بھر دیا اور آپ ﷺ کے پیٹ کو پھر اسی طرح کر دیا۔

آپ ﷺ کا بھائی دوڑ کو اپنے ماں کے پاس گیا اور کہا کہ اور دو آدمی آئے ہمارے بھائی کو مار گئے' وہ دوڑ کر وہاں آئے تو دیکھا کہ محمد ﷺ کھڑا مسکرا رہا ہے۔ اس معاملے سے ڈر کر حضرت حلیمہ آپ ﷺ کو لے کر حضرت آمنہ کے پاس آ گئیں کہ کہیں محمد ﷺ کو کسی سے نقصان نہ پہنچ جائے۔

Marfat.com

احمد زینی دحلان فرماتے ہیں کہ جب حارث اپنے بچوں کی اطلاع پا کر ننھے رسول ﷺ کی خیریت کے لئے گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ننھا رسول ﷺ کھڑا ہے اور ان کے چہرے کی رنگت زرد ہے انہوں نے آپ ﷺ کو اٹھانا اور گلے سے لگایا اور پوچھا کیا معاملہ تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو سفید پوش آئے اور انہوں نے مجھے لٹا کر میرے سینے کو چیرا اور اس میں سے کچھ کالا سا حصہ نکال کر پھینک دیا اور پھر میرے سینے کو اسی طرح سلائی کر دیا' یہ بات سن کو ان کو بڑی پریشانی ہوئی اور وہ آپ ﷺ کو لے کر گھر آ گئے۔

شقِ صدر کا واقعہ آپ ﷺ کی زندگی میں چار مرتبہ ہوا' دوسری مرتبہ جب آپ ﷺ کی عمر مبارک دس سال تھی تا کہ آپ کامل ترین انسان بن کر جوان ہوں۔ تیسری مرتبہ غار حرا میں بوقت بعثت تا کہ آپ ﷺ کلام الٰہی کا بوجھ اٹھا سکیں اور چوتھی بار جب آپ ﷺ معراج شریف پر جا رہے تھے تا کہ آپ ﷺ کا دل مناجات الٰہی کے لئے تیار ہو جائے۔

صحرائی بودوباش

آپ ﷺ نے بنی سعد میں زندگی کے ابتدائی سال گزارے ان سالوں نے آپ ﷺ کی طبیعت میں پختگی اور استقلال پھونک دیا تھا بنی سعد کی زبان تمام دنیائے عرب کی فصیح زبان تھی آپ ﷺ نے اس زبان پر چند سالوں میں ملکہ حاصل کر لیا' صحرا کی ابتدائی زندگی نے تمام بنو سعد کو آپ ﷺ کا گرویدہ بنا دیا تھا۔ اس زندگی نے آپ ﷺ کو ایک مضبوط انسان بنا دیا تا کہ زندگی میں کسی بھی مشکل موڑ پر آپ ﷺ کامران ہو سکیں۔

خدا حافظ بنو سعد

جب رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک پانچ سال ہو گئی اور آپ ﷺ کا شق صدر اول ہوا تو آپ ﷺ کی محترم دائی ڈر گئی کہ کہیں اللہ نہ کرے کہ ہمارے لاڈلے کو کچھ ہو جائے' اس لئے انہوں نے مشورہ کیا کہ اگر کوئی آسیب ہے تو اس کے ظاہر ہونے میں کچھ وقت لگے گا' لہٰذا اس آسیب کے ظاہر ہونے سے پہلے ہی محمد ﷺ کو اس کی والدہ ماجدہ کے پاس چھوڑ

Marfat.com

آئیں چنانچہ حضرت حلیمہ سعدیہ نے ننھے رسول ﷺ کو اپنے ساتھ لیا اونٹنی پر بٹھایا تا کہ آپ ﷺ کو حضرت آمنہ کے سپرد کر دیا جائے۔

سیرت کی کئی کتب میں اس طرح لکھا ہے کہ ننھے رسول ﷺ کو حضرت حلیمہ سعدیہ کے پاس آئے ہوئے پورے پانچ سال ہو چکے تھے ننھا رسول ﷺ خاصا توانا اور صحت مند تھا' اب اس کی زبان توتلی نہیں تھی بلکہ جو بات بھی کرتے تھے بڑی صاف اور اچھے سلجھے ہوئے انداز میں کرتے تھے' ادھر ام احمد ﷺ کا دل بیٹے سے ملنے کے لئے تڑپ رہا تھا اور ادھر حضرت حلیمہ سعدیہ کا دل ہر گز نہیں چاہتا تھا کہ وہ ننھے رسول ﷺ کو اس کی والدہ کے حوالے کرے مگر ننھے رسول کی ماں اپنے لاڈلے کی ایک جھلک دیکھنے کو ترس گئی تھی۔ آج ننھے رسول ﷺ کو اس کے دادا حضور کی خدمت میں چھوڑ کر آنا تھا۔ حضرت حلیمہ سعدیہ، حارث، عبداللہ، انیسہ اور شیما سب ہی تو محمد ﷺ کو اپنے پاس رکھنا چاہتے تھے مگر ادھر ماں بھی اپنے بیٹے کے لئے تڑپ رہی تھی۔ کئی دن سے تیاریاں ہو رہی تھیں مگر مکہ جانے کی فرصت نہیں مل رہی تھی' آخر ایک دن قافلہ حلیمہ تیار ہوا تا کہ ننھے رسول ﷺ کو اس کے دادا حضور کی خدمت میں لوٹا دیا جائے اور ننھے رسول ﷺ کی واپسی کی خبر پل بھر میں پوری بستی میں پھیل گئی تو اہل بستی محمد ﷺ کو الوداع کہنے اور ان کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے حضرت حلیمہ سعدیہ کے خیمے میں آ گئے۔

ادھر حضرت آمنہ کی طبیعت کچھ خراب تھی اور دادا حضور ان کے علاج کے لئے ورقہ بن نوفل کو لے کے ایک کاہن سے ملنے فاران کی چوٹیوں میں گئے' جب دادا حضور اس کاہن کے پاس گئے تو اس نے اپنی کتاب کا ایک باب پڑھنا شروع کر دیا جس سے دادا حضور کو کوئی دلچسپی نہ تھی مگر آخر کار وہ اس جگہ پر آ گیا جب اس نے کہا کہ اس پہاڑی سے اس پر اللہ کی رسالت نازل ہوگی اور میں تو اس کے جوتے کی خاک کے برابر بھی نہیں' اتنے میں دادا حضور کی نگاہ دور ایک قافلے پر پڑی تو انہوں نے اپنے پوتے کو پہچان لیا' دادا نے کہا وہ آ گیا اور اس کاہن کے سامنے سے اٹھ کر اس قافلے کی طرف دیوانہ وار دوڑنے لگا'

Marfat.com

کچھ دیر میں احمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دادا نے سواری سے اتار لیا اور اپنے پوتے کے بوسے لئے' ان کو اپنے گلے سے لگایا' انہوں نے خوب جی بھر کر پیار کیا اور چلتے چلتے کاہن کے پاس آگئے جونہی کاہن کی نظر ننھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑی تو کاہن ٹھٹک سا گیا اس کی زبان سے کچھ کوئی بات بھی نہیں نکل رہی تھی' دادا نے کہا یہ ہے میرا پوتا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر کاہن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے' اس نے دادا سے پوچھا کہ اس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کس نے رکھا ہے' دادا نے کہا کہ میں نے اس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا ہے۔ اس نے کہا کہ آپ نے اس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیوں رکھا؟ کیا آپ کے خاندان میں کوئی اس نام کا لڑکا پہلے ہے؟ دادا نے کہا کہ نہیں اس نام کا کوئی فرد ہمارے خاندان کیا عرب میں نہیں' کاہن کو شک ہوا کہ یہ ہی وہ لڑکا ہے جس کا ہماری مقدس کتاب میں تذکرہ ہے مگر اس نے اس بارے میں کچھ نہ کہا اور دادا حضور ننھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر مکہ آگئے۔

جب یہ نورانی قافلہ دادا کے ہمراہ مکہ سے کچھ فاصلے پر تھا کہ اچانک ایک جگہ آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم گم ہو گئے' حضرت حلیمہ سعدیہ کو بڑی پریشانی لاحق ہوئی' حضرت حلیمہ سعدیہ نے چاروں طرف نظر دوڑائی' اس بیچاری نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر سو تلاش کیا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ملے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا حضرت عبدالمطلب نے بھی ننھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش کے لئے چاروں طرف اپنے کارندے دوڑادئے کہ کہاں گیا سردار کعبہ کا فرزند ارجمند' حضرت عبدالمطلب بڑے پریشان تھے مگر ورقہ بن نوفل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کر کے لے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر حضرت حلیمہ سعدیہ اور دادا جان کی جان میں جان آئی اور دادا جان نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑ کر سینے سے لگایا اور خوب جی بھر کر پیار کیا' دادا جان اور امی حضور دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر جی رہے تھے۔

جونہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر گئے تو ادھر شادی کا سماں ہو گیا' ہر کوئی خوشی سے جھوم رہا ہے' اُم ایمن کیا۔۔۔۔۔ اُم محمد کیا۔۔۔۔۔ دادی اماں کیا۔۔۔۔۔ دادا کیا۔۔۔۔۔ چچا کیا' سب خوشی میں جھوم رہے تھے۔ ادھر حضرت حلیمہ سعدیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں گھلی

Marfat.com

جارہی تھی، ہاشمی خاندان اس کو دوھائی دے رہا تھا، جو جس کے پاس تھا اس کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت حلیمہ سعدیہ خوشی خوشی مکہ سے روانہ ہوئی اور ننھا رسول ﷺ ہنسی خوشی دادا حضور کے ہمراہ گھوم پھر رہا ہے، کبھی کعبہ میں جاتے ہیں اور کبھی اپنے چچا کے گھر جاتے ہیں۔ ننھے رسول ﷺ کی آمد سے ہاشمی خاندان نے اپنے سارے غم بھلا دئیے تھے۔ حضرت آمنہ کو اب حضرت عبداللہ کے غم کچھ کم ہوتے دکھائی دے رہے تھے، اب اس نے اپنے ننھے رسول ﷺ کی خاطر مدارت کرنے کی ٹھانی، اُم ایمن پھولے نہیں سماتی تھی وہ طرح کے کھانے بنا کر ننھے رسول ﷺ کی خدمت لا رہی تھی، وہ کبھی ننھے رسول ﷺ کو اٹھاتی اور کبھی اس کو چومتی اور کبھی اس کے باتیں کرتی تھی، ننھا رسول ﷺ کمال کی باتیں کرتا تھا۔

رسول اللہ ﷺ کے ماموں اور خالہ کی محبت

آپ ﷺ کے ماموں اسود بن وہب آپ ﷺ کے ہاں اکثر تشریف لاتے وہ آپ ﷺ سے بڑی عقیدت کا اظہار کرتے، آپ ﷺ نے اسے چند کلمات سکھائے اور دعا کرنے کی وصیت فرمائی۔ آپ ﷺ کے دوسرے ماموں عبد یغوث تھے جو کہ اسود کے والد تھے وہ بھی آپ ﷺ سے عقیدت رکھتے تھے، اس کے علاوہ آپ ﷺ کی خالہ فریعہ بنت وہب تھیں وہ بھی آپ ﷺ سے بڑی محبت کا اظہار کرتی تھی، ننھیال کے تمام افراد ننھے رسول ﷺ پر اپنی جان چھڑکتے تھے۔ جب بھی آپ ﷺ ان کے ہمراہ جاتے تھے تو وہ بڑے اچھے انداز میں اکرام فرماتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ کے چچا

آپ ﷺ کے کئی چچا، جن میں حارث، قثم، حضرت زبیر، حضرت حمزہ، اور حضرت عباس تھے، ان میں سے کئی نے اسلام قبول کیا، وہ تمام آپ ﷺ سے بڑی محبت کرتے تھے اور ابو طالب تو آپ ﷺ پر اپنی جان چھڑکتے تھے، البتہ ابولہب آپ ﷺ کا جانی دشمن تھا۔ آپ کا نام مغیرہ بھی تھا ضرار اور غیداق بھی آپ ﷺ کے چچا تھے، انہیں بھی

Marfat.com

آپ ﷺ سے لگاؤ تھا مگر یہ اسلام سے دور ہی رہے جبکہ آپ ﷺ کے چچا حضرت حمزہ آپ ﷺ کے ہم عمر تھے اور حضرت حمزہؓ بنو سعد میں بھی آپ ﷺ کے ہمراہ رہے تھے' اس لئے آپ ﷺ ان سے بڑی محبت رکھتے تھے اور بچپن میں آپ ﷺ کا زیادہ وقت ان کے ساتھ کھیلنے میں صرف ہو جاتا تھا۔

پھوپھیوں کی محبت

پھوپھیوں کے نام بیضا، عاتکہ' برہ' امیمہ' اروی' اور صفیہ ہیں' صفیہ کی ماں کا نام فاطمہ بنت عمرو مخزومیہ تھا یعنی آپ ﷺ کی دادی ان کی والدہ تھیں۔ عاتکہ اور اروی کے اسلام کے بارے میں اختلاف ہے' یہ تمام آپ ﷺ کو چاہتیں تھیں۔ حضرت صفیہؓ آپ ﷺ کی ہم عمر تھیں' وہ آپ ﷺ کو بہت چاہتی تھیں' جب بھی ان کے پاس فالتو وقت ہوتا تھا وہ آپ ﷺ کے پاس کھیلنے کے لئے آجاتی تھیں آپ ﷺ حضرت حمزہ اور حضرت صفیہ کے ہمراہ کھیلا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ وہ تمام پھوپھیاں جو بالغ تھیں اور وہ بھی آپ ﷺ کو دل و جان کی حد تک پیار کرتیں تھیں' جب بھی آپ ﷺ ان کے پاس جاتے تو وہ آپ ﷺ کی خوب خدمت کیا کرتیں تھیں۔

دادا کا ناز محمد ﷺ

حضرت عبدالمطلب ایک باوقار شخصیت کے مالک تھے۔ بلاشک وشبہ وہ ایک ایسے آدمی تھے جن کا احترام ہر آدمی کرتا تھا مگر ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑی محبت تھی' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے دل کا سرور اور آنکھوں کا نور تھے' وہ ہر طرح سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر داری کرتے تھے۔ کعبہ کے سامنے قریش کے لئے جو فرش لگائے جاتے تھے ان کے کر درمیان میں حضرت عبدالمطلب تشریف فرما ہوتے تھے' اس فرش کے کناروں پر دوسرے احباب اور آپ کے بیٹے بیٹھتے تھے مگر جب آپ ﷺ تشریف لاتے تھے تو حضرت عبدالمطلب شرفاء کے حصار کو توڑ کر آپ ﷺ کو اٹھا لیا کرتے

Marfat.com

تھے اور آپ ﷺ کو اس جگہ بٹھاتے جہاں کسی کو بیٹھنے کی اجازت نہ ہوتی تھی۔ حضرت عبدالمطلب جب کھانا کھاتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی گود میں بٹھا کر چن چن کر عمدہ کھانا کھلاتے تھے اور یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دادا کے پیار کو ظاہر کرتی ہے۔

محمد ﷺ گم ہو گئے

ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہیں گم ہو گئے تو آپ ﷺ کے دادا نے آپ ﷺ کی تلاش کا حکم دیا اور خود بھی تلاش کرنے لگے اور جب تک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دادا کو مل نہیں گئے اس وقت انہوں نے نہ خود آرام کیا اور نہ ہی کسی کو آرام کرنے دیا اور جب آپ محمد ﷺ ان کو مل گئے تو انہوں نے آپ محمد ﷺ سے بڑا پیار کیا اور دریافت کیا کہ اے میرے لاڈلے تو کہاں گیا تھا؟۔

حضرت آمنہ کی بیماری

ننھے رسول ﷺ کو مکے میں آئے ہوئے چند ماہ ہوئے تھے کہ ماں کی طبیعت خراب ہو گئی اور ان دنوں بنو ہوازن سے ٹکراؤ کی باتیں ہو رہی تھیں۔ بنو ہوازن اور اس کے حلیف کچھ ادھار کھائے بیٹھے تھے کہ وہ آئے دن تصادم کی باتیں کرتے تھے کیونکہ حرب بن امیہ بھی ہاشمی خاندان سے ٹکراؤ کے بہانے تلاش کر رہا تھا۔ ان دونوں خاندانوں کی عموماً کسی نہ کسی معاملے پر تلواریں میانوں سے باہر نکلنے لگتی تھیں مگر پھر کسی نہ کسی طرح معاملہ ٹل جاتا تھا اور اس وجہ کو بنو ہوازن ہاشمی خاندان کی کمزوری سمجھتے تھے مگر ایسا تھا نہیں۔ اُدھر حضرت عبدالمطلب کا بیٹا فوت ہو گیا اور ادھر اس کی آخری نشانی حضرت آمنہ بیمار ہو گئی اور اس بیماری نے سردار مکہ کو کچھ پریشان کر دیا۔ مگر پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آمنہ پر کرم کیا اور اس کی بیماری دور ہو گئی۔

Marfat.com

ماں کی خدمت

جب حضرت آمنہ بیمار تھیں تو ننھا رسول ﷺ ماں کے سرہانے بیٹھ کر ماں کے سر کو سہلایا کرتا تھا' ماں کہتی بیٹا سو جاؤ مگر ننھا رسول ﷺ کہتا کہ مجھے آپ کے ماتھے کو چھو کر بڑا سکون ملتا ہے۔ ماں کو سخت بخار ہے اس کا درد ننھا رسول ﷺ محسوس کر رہا ہے۔ وہ اپنی تمام قوت لگا کر ماں کا سر دبا رہا ہے کہ ماں کے سر کا درد کم ہو جائے' جونہی ننھے رسول ﷺ کے ننھے ننھے ہاتھ ماں کی پیشانی کو چومتے ماں کے سر کا درد ختم ہو جاتا تھا' امی کہتی کہ اپنے دادا کے پاس چلے جاؤ مگر ننھا رسول ﷺ کہتا ہے کہ نہیں ماں تم بیمار ہو میں کس طرح دادا کے پاس جاؤں' ماں کہتی ہے بیٹا میں ٹھیک ہو جاؤں گی تو ننھا رسول کہتا ہے کہ جب آپ ٹھیک ہو جائیں گی میں بھی دادا کے پاس چلا جاؤں گا۔ حضرت آمنہ نے خیال کیا کہ ننھا بچہ ہے خود ہی تھک کر سو جائے گا مگر ننھا رسول ﷺ اس وقت تک نہ سویا جب تک حضرت آمنہ کی طبیعت درست نہ ہوئی۔

ننھا رسول ﷺ یثرب میں

حضرت آمنہ قدرتی طور پر بڑی خوش اخلاق اور ملنسار طبیعت کی مالک تھیں۔ مگر جب سے حضرت عبداللہ کا وصال ہوا تھا اس وقت سے آپ کی طبیعت میں ہلچل پیدا ہو گئی مگر محمد ﷺ کے حمل نے ان کے اس غم کو بھلا دیا' پھر جب آپ ﷺ دائی کے گھر چلے گئے تو آپ نے اپنے غم کو بھلانے کے لئے شعر کہنے شروع کر دئے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ دائی اماں کے گھر سے حضرت آمنہ کی گود میں آ گئے تو کچھ دن ماں کی طبیعت خوشحال رہی مگر پھر اچانک طبیعت میں ہلچل پیدا ہو گئی اور حضرت آمنہ بیمار پڑ گئیں۔ سردار مکہ اس کی بیمار پرسی کے لئے آئے اور کہا کہ ننھا رسول ﷺ آپ کی بیماری کا اچھا اثر نہیں لے گا۔ اس لئے حوصلہ کرو اور جلدی ٹھیک ہو جاؤ' حضرت آمنہ نے درخواست کی کہ مجھے یثرب جانے کی اجازت دی جائے تو میں ٹھیک ہو جاؤں گی' سردار مکہ نے حضرت آمنہ سے کہا کہ ایک قافلہ یثرب کی طرف جا رہا ہے۔ ایک قافلہ آپ اس قافلے کے ہمراہ چلی جائیں۔ محمد رفیق ڈوگر صاحب اپنی کتاب الامین ﷺ میں صفحہ ۱۹۸ پر فرماتے ہیں اس قافلے میں حضرت

Marfat.com

عبدالمطلب بھی ساتھ تھے اور آپ ہی حضرت آمنہ کو یثرب کی سیر کرا کر لائے اور اپنے بیٹے کی قبر کی بھی زیارت کی مگر کئی دوسرے سیرت نگار فرماتے ہیں کہ سردار مکہ ساتھ نہیں تھے۔ اُم ایمن بھی تیاری کر رہی تھی کہ اس کو بھی اس مکرم قافلے کے ہمراہ بھیجا جائے تاکہ وہ ننھے رسول ﷺ کی خدمت میں کسی قسم کی کمی نہ ہونے دے۔

ننھے رسول ﷺ کا سامان سفر دادا نے خود تیار کروایا' پوتے کو تیار کر کے دادا حضور خود الوداع کہنے آئے اور انکے ہمراہ خاندان کے کئی دوسرے افراد بھی خدا حافظ کہنے آئے۔ اس طرح محمد ﷺ کو عمر مبارک پانچ سال اور نو ماہ سے تجاوز کر گئی تھی۔ دادا نے اس وقت اپنے پوتے سے فرمایا کہ اے ننھے رسول ﷺ اپنی ماں کا خیال رکھنا اب تم بڑے ہو گئے ہو' ننھے رسول ﷺ نے جی...... جی بابا حضور میں ضرور امی کی حفاظت کروں گا۔ اہل خانہ نے ننھے رسول ﷺ کو پریشان دل کے ہمراہ رخصت کیا۔ جبکہ اہل خانہ کی آنکھیں پرنم تھیں۔

حضرت آمنہ شوہر کی قبر پر

حضرت آمنہ کو یثرب آئے ہوئے چند دن بیتے تھے کہ آپ کا دل پریشان ہونے لگا۔ اہل یثرب نے ان کا استقبال کھلے دل سے کیا تھا۔ انہوں نہ صرف حضرت آمنہ کی خدمت میں کسی قسم کا تکلف برتا بلکہ اُم ایمن کو ایک غلام ہونے کے باوجود حضرت آمنہ کے ساتھ بٹھا کر اس کو یہ بھلا دیا کہ وہ خادمہ نہیں ہے بلکہ ایک خاص قریشی خاتون ہے کیونکہ اس نے ان کے لاڈلے محمد ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔ صبح سویرے حضرت آمنہ نے اپنے ماموں سے کہا کہ وہ اُن کو قبرستان میں لے جائے' ماموں تیار ہوئے اور حضرت آمنہ کو اس قبرستان میں لے گئے جہاں حضرت آمنہ کا شوہر اور محمد ﷺ کا باپ محو آرام تھا' اس قافلے میں کئی افراد تھے' ایک قبر کے پاس آ کر ماموں نے کہا بیٹا یہ قبر عبداللہ کی ہے' تو حضرت آمنہ نے حیرت سے پوچھا کیا عبداللہ زندہ...... زندہ نہیں ہیں......؟ اس سوال نے تمام شرکاء کی آنکھوں کو پرنم کر دیا۔

ماموں چاہتے ہوئے بھی حضرت آمنہ کی آنکھوں میں نہیں جھانک سکتا تھا کیونکہ

Marfat.com

حضرت آمنہ کے سوال نے اپنے ننھیال کو ایک مخمصے میں الجھا دیا تھا۔ ننھے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اپنے ابا حضور کی قبر شریف کا نظارہ کیا' انہوں نے قبرستان سے فوراً واپسی کا ارادہ کیا کیونکہ حضرت آمنہ کی طبیعت میں کچھ بگاڑ پیدا ہو چلا تھا۔ حضرت آمنہ کے ذہن میں پھر وہ منظر آ گیا جب ان کی شادی عرب کے خوبصورت اور نیک سیرت شہزادے سے ہوئی تھی مگر وہ شہزادہ چند دنوں کی رفاقت کے بعد ان سے روٹھ گیا۔ حضرت آمنہؓ کی دلجوئی کرنے میں اس کے باپ کی شان شوکت اور سردار مکہ کا دبدبہ بھی بے بس تھا۔ بوجھل دل کے ساتھ حضرت آمنہ بنونجار میں واپس آ گئیں اور رشتہ خواتین نے حضرت آمنہ کے غم کو محسوس کیا اور اس کا غم بھلانے کا ہر حربہ استعمال کیا۔

ننھا رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب تیراک بنا

رسول اللہ ﷺ اپنے دادا اور اپنی والدہ کے ہمراہ بنونجار سے ملاقات کے لئے جب یثرب آئے تو آپ ﷺ نے ایک ایسی جگہ دیکھی جہاں دیوار بنا کر پانی کو مقید کیا گیا تھا' یہ ایک انوکھا منظر تھا کیونکہ آپ ﷺ کی زندگی جن علاقوں میں بسر ہوئی تھی ان میں ایک تو سرے سے کاشتکاری نہیں ہوتی تھی اور نہ ہی اتنا زیادہ پانی کہیں آپ (ﷺ) نے دیکھا تھا۔ یہاں ہر طرف ہری بھری فصلیں اور باغات کی لمبی قطاریں تھیں۔ یہ علاقہ قدرے خوشگوار اور ہرا بھرا تھا اور یہاں کچی منڈیر والے تالاب آپ ﷺ کے لئے ایک عجوبہ تھے جن کو آپ کو دیکھتے رہتے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے دیکھا کہ بنونجار کے بچے اس تالاب میں داخل ہوئے اور نہانے لگے' آپ ﷺ بھی اس تالاب میں نہائے' وہ بچے تیر کر چھوٹے پانی سے گہرے پانی کی طرف جاتے تھے اور وہ ننھے بچے محمد ﷺ کو بھی اپنے ساتھ تیرنے کا ڈھنگ سکھانے لگے جو آپ ﷺ نے تھوڑی سے کوشش کے بعد سیکھ لیا۔

تالاب کے کنارے پر درختوں کی ایک لمبی قطار تھی' ان درختوں پر پرندے آتے اور خوب خوشی مناتے تھے آپ ﷺ ان کو دیکھ کر خوش ہوتے تھے' کئی بچے تو ان پرندوں کو پتھر مار کر اڑاتے جو آپ ﷺ کو پسند نہ تھا' آپ ﷺ بھی ان بچوں کے ساتھ خوب جی بھر کر

Marfat.com

کھیلتے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھیلتا دیکھ کر دادا جان اور امی حضور کا دل باغ باغ ہو جاتا تھا۔جن بچوں کے ساتھ ننھا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کھیلتا تھا ان میں سے ایک کا نام انیسہ تھا' یہ ایک لڑکی تھی جو بنو نجار کے ایک سردار کی بیٹی تھی' بعداز ہجرت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا بڑا خیال رکھا اور اسی لڑکی کی بیٹیوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یثرب آمد پر پھول کی پتیاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نچھاور کیں تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی کے شادیانے گائے تھے۔

ننھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مینار

ننھا رسول صلی اللہ علیہ وسلم یثرب میں آکر اپنے ہم عمر بچوں سے ایسا گھل مل گیا تھا جیسے کہ یہ ان کا اپنا پرانا ساتھی ہو اور یوں سارا دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے گزار دیتے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نانا کے تالاب پر چلے جاتے جہاں اس کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد عربدہ اور آپ کے چچا حمزہ بھی اس کا ساتھ دیتے تھے۔تالاب کے کنارے کبوتروں اور بطخوں کے گھونسلے تھے' ان سے پرندوں کو نکلتا دیکھ کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوتے تھے۔ وہاں پر چھوٹی چھوٹی کنکریاں پڑی تھیں' ننھے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دوستوں سے کہا کہ ان کو اکٹھی کر کے لاؤ' جب وہ اکٹھی کر کے لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مینار سا بنانا شروع کر دیا' بھائی یہ کیا بن رہا ہے؟ یہ مینار بنا رہا ہوں' اس مینار کا کیا کرو گے؟ اس پر چڑھ کر اپنے اللہ سے بات کروں گا' یہ سن کر سب سکتے میں پڑ گئے۔یہ وہ سوال تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رضاعی باپ سے پوچھا تھا کہ اللہ تعالیٰ کہاں رہتا ہے؟ کئی سال بیت جانے کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات یاد تھی۔

یہ محض اللہ تعالیٰ ایک کی قدرت ہی تھی کہ جس جگہ ننھے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے ملنے کے لئے مینار بنانے کی کوشش کی تھی وہاں پر واقعی اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا بندوبست ہوا۔وہاں لوگوں نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قیادت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی اور لاکھوں مسلمان وہاں روزانہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرتے ہیں اور اسی مینار کا نام آج کل مسجد قبا رکھا گیا۔

Marfat.com

ماں کا داغ مفارقت

ننھے رسول ﷺ کی عمر جب چھ سال سے کچھ زائد ہوگئی تو حضرت عبدالمطلب حضرت آمنہ اور آپ ﷺ کو لے کر یثرب چلے آئے اس قافلے میں اور بھی احباب تھے یثرب میں حضرت عبدالمطلب آپ ﷺ کو اپنے ننھال میں لے گئے اور حضرت عبدالمطلب نے اپنا بچپن بھی وہاں گزارا تھا اور آپ ﷺ کے والد ماجد حضرت عبداللہ کا وصال شریف بھی یہاں ہوا تھا' ان کی قبر بھی یہاں ہی تھی۔ وہ بھی آپ ﷺ کو دکھائی گئی۔ اس طرح آپ ﷺ کو اپنے والد کی قبر کا علم ہوا۔ اس سفر میں اُم ایمن بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھیں۔ والدہ ماجدہ حضرت عبدالمطلب کے ہمراہ وہاں ایک ماہ سے زیادہ عرصہ تک مقیم رہیں اور مقررہ مدت تک قیام کرنے کے بعد یہ سعادت بھرا قافلہ مکہ کو لوٹا۔ بنو نجار نے اس مبارک قافلے کو بڑے جوش و خروش سے الوداع کیا' ہر کسی کی آنکھیں پرنم تھیں' سب ام محمد، ننھے رسول ﷺ اور تمام اہل قافلہ کی خیریت کے لئے دعا گو تھے۔ اس قافلے کا پہلا پڑاؤ یثرب سے بارہ کوس دور لواء کے مقام پر ہوا' جب یہ قافلہ لواء کے مقام سے مکہ کو لوٹ رہا تھا تو آپ ﷺ کو سرراہ ایک یہودی عالم ملا اس نے آپ ﷺ کو بلایا اور آپ ﷺ سے پیار کیا اس نے آپ ﷺ کا نام پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرا نام **احمد** ہے' اس نے آپ ﷺ کی کمر مبارک دیکھی اور کہنے لگا کہ یہ لڑکا اس اُمت کا نبی ہے اور وہ دوڑ کر اپنے قبیلے میں گیا اور اپنے قبیلے کے پڑھے لکھے لوگوں کو بتایا کہ یہ لڑکا وہ ہے جس کا ہماری کتابوں میں ذکر ہے اور یہ لڑکا نبی ہوگا۔ جب یہ باتیں حضرت آمنہ نے سنیں تو انہوں نے جلدی جلدی وہاں سے نکلنے کا پروگرام بنایا۔

جب یہ مکرم قافلہ مقام ابواء پر پہنچا تو یہاں آ کر رک گیا کیونکہ حضرت آمنہ کی طبیعت کچھ زیادہ ہی خراب ہو چکی تھی' آپ کی طبیعت اتنی خراب ہوئی کہ آپ کا وصال ہوگیا اس وقت آپ ﷺ کے ہمراہ صرف اُم ایمن تھیں اور ان کے علاوہ آپ ﷺ کے ہمراہ کوئی نہ تھا۔ ابھی آپ ﷺ کی پیدائش بھی نہ ہوئی تھی تو آپ ﷺ کے والد صاحب اس دنیا سے

Marfat.com

رخصت ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے والد کی شکل تک نہیں دیکھی اور جب ماں کی شکل سمجھ میں آنے لگی تو ماں بھی اس دنیا سے رخصت ہو گئی اور یہاں مقام ابواء پر ہی والدہ ماجدہ کی قبر شریف بنا دی گئی۔ یہ وہ منظر تھا جس کو محسوس کر کے سنگ دل انسان کی بھی آنکھیں چھلک پڑتی ہیں مگر اللہ تعالی اپنے پیاروں کا اسی طرح امتحان لیتے ہیں۔

ہجرت کے وقت جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہاں میری ماں مجھے لے کر کچھ دنوں کے لئے قیام کیا تھا اور میں بنونجار کے تالاب میں نہایا کرتا تھا۔ یہ میری زندگی کے خوشگوار دن تھے میں نے بنونجار کے بچوں سے تیراکی بھی سیکھی تھی۔ میں ان کے ہمراہ خوب کھیلا کرتا تھا اور وہ بھی میرے ساتھ خوب جی بھر کر کھیلا کرتے تھے۔ ﴿مواہب الدنیہ﴾

اُمِّ ایمن

اُم ایمن ایک لونڈی تھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو والد کی طرف سے چھوڑے ہوئے ترکے میں ملی تھیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ مکرمہ کی وفات ہوئی تو یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھیں۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا خیال رکھا، آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑی محبت تھی، حضرت ام ایمن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نم آلود آنکھوں سے مکہ میں لے کر آئیں، دادا حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حالت سے بہت زیادہ پریشان تھے، اس منظر سے ان کی آنکھوں میں آنسوؤں کا سمندر اُمڈ آ۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی ان کی زندگی کا کل سرمایہ تھے اور اس سرمائے کو یوں بار بار صدموں کا سامنا حضرت عبدالمطلب برداشت نہ کر سکے اور حضرت عبدالمطلب کی دکھتی ہوئی بوڑھی کمر اور جھک گئی، وہ جرأت کا پہاڑ جو کبھی اپنے دشمنوں کی صفوں میں کھلبلی مچا دیا کرتا تھا آج اپنے پوتے کے غم کی وجہ سے آنسوؤں میں ڈوب کر رہ گیا تھا۔ پہلے منتوں و مرادوں والا بیٹا اس دنیا سے رخصت ہو گیا، پھر کعبہ پر حملہ اور پھر بیٹے کی آخری نشانی دیکھنے کو ملی تو بہو بھی اس نشانی کو چھوڑ کر اللہ کی طرف رخت سفر باندھ گئی، ان تمام حادثات نے دادا جان کو دکھی کر دیا تھا۔

Marfat.com

کاتبِ تقدیر کی فراست

بعض مؤرخین کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سفر یثرب میں حضرت عبدالمطلب بھی اپنی لاڈلی بہو کے ہمراہ تھے ان مورخین کے نزدیک یہ واقعہ پیش خدمت ہے۔ ماں کی تجہیز و تکفین کے بعد حضرت عبدالمطلب حضرت محمد ﷺ کو لے کر مکہ کی طرف اس راستے سے جا رہے تھے جس راستے سے ایک مدت پہلے ان کے چچا مطلب اپنے یتیم بھتیجے شیبہ کو مکہ لے گئے تھے۔ وہی شیبہ آج عبدالمطلب بن کر سردار مکہ کی شکل میں موجود تھا۔ ایک بڑا تھا اور ایک چھوٹا تھا...... ایک باپ تھا اور ایک پوتا تھا...... ایک سردار تھا اور ایک یتیم تھا...... بس فرق صرف یہ تھا کہ مطلب کی جگہ پر اس کے ساتھ والا یتیم بچہ جوان ہو کر آج صاحب اولاد بن چکا تھا اور اس کے ہمراہ بھی ایک یتیم بچہ تھا جو انہی قدموں پر چل کر مکہ جا رہا تھا جن قدموں پر چل کر شیبہ المعروف حضرت عبدالمطلب آیا تھا۔ اس بچے کا نام محمد ﷺ تھا پہلا بچہ مکہ کا سردار بنا اور دوسرا بچہ تمام انبیاء کرام علیہ الصلواۃ و السلام اور ساری مخلوق کا امام بنا اور یہ محض اتفاق نہ تھا بلکہ یہ تو اللہ وحدہ لاشریک کی قدرت کا ایک پرتو تھا۔

خاندان قریش کا سوگ

جب حضرت عبدالمطلب کا پوتا اور اللہ کا ننھا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دوہری یتیمی کی حالت میں مکہ آیا تو بنی ہاشم کی آنکھیں پرنم ہو گئیں، پھوپھیاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گلے مل کر رونا چاہتیں ہیں مگر وہ رو نہیں پا رہی تھیں کیونکہ اگر وہ روئیں گی تو ننھے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل پریشان ہو جائے گا، ہر کسی کے دل میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اللہ جل شانہ نے پیار بھر دیا تھا ہر کوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمدردی کر رہا تھا اور ہر کسی کے دل میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک گہرا لگاؤ پیدا ہو چکا تھا۔

Marfat.com

دادا کا پیار

اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی سے حضرت عبدالمطلب کو سب کچھ ملا تھا اگر کمی تھی تو صرف وہ اور محمد فقط محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماں باپ کی اور کسی شے کی کوئی کمی نہ تھی اور اس بات کا حضرت عبدالمطلب کو بڑا دکھ تھا وہ آپ ﷺ کو خوش رکھنے کی ہر ممکن کوشش میں مگن رہتے تھے' جب سردار مکہ گھر سے نکلتے تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی انگلی پکڑ کر نکلتے تھے' جب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھیلنا چاہتے تھے تو حضرت عبدالمطلب کی کمر اور سینہ سپورٹس کلب بن جاتے۔ دادا کی انگلیاں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے جمنیزیم کا کردار ادا کرتیں اور دادا جان ان کے ساتھ بچہ بن کر کھیلتے تھے۔

آشوب چشم

دادا پوتے کا پیار تو مثالی ہوتا ہے اور اگر دادا ہو حضرت عبدالمطلب اور پوتا ہو محمد ﷺ تو ان کا پیار اور بھی مسلم ہو جاتا ہے' محمد ﷺ کو جب کبھی کوئی پریشانی ہو جاتی تو دادا جان بہت پریشان ہو جاتے تھے۔ ایک بار ننھے رسول ﷺ کی آنکھیں دکھنا شروع ہو گئیں' دادا جان فوراً معالج کی تلاش میں نکلے تو معلوم ہوا کہ عکاظ کی وادی میں ایک عیسائی معالج ہے' حضرت عبدالمطلب آپ ﷺ کو لے کر اس عیسائی معالج کے پاس گئے' معالج نے دیکھ کر اندازہ لگا لیا کہ یہ تو وہی لڑکا ہے جس کا ذکر ہماری کتابوں میں موجود ہے جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ یہ تو سردار مکہ کا پوتا ہے تو ان کو بہت زیادہ خوشی ہوئی کہ اللہ کا رسول ﷺ سرداران مکہ میں سے ہوگا' اس معالج نے ننھے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوب علاج کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خوب جی بھر کا باتیں کیں۔ وہ معالج خود کو بڑا خوش نصیب انسان تصور کر رہا تھا کہ اس نے اس نبی ﷺ کو دیکھ لیا ہے جس کا ذکر ان کی مذہبی کتب میں موجود ہے۔

Marfat.com

دادا کی وفات

والدہ ماجدہ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی نگہداشت کی ذمہ داری دادا جان پر آ گئی' انہوں نے اپنی ذمہ داری بطریق احسن نبھائی مگر جب ان کی عمر شریف 8 سال دو مہینے اور دس دن ہوئی تو حضرت عبدالمطلب کی زندگی کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔ وہ وفات پا گئے اس وقت تھی آپ ﷺ انتہائی سمجھ بوجھ رکھتے تھے۔ دادا جان مکہ کی انتہائی بااثر شخصیت تھی' بنو ہاشم کی شان و شوکت آپ کے دم قدم سے تھی اور جونہی آپ کی آنکھ بند ہوئی تو یہ شان و شوکت دوسری خاندان کی طرف جھک گئی۔ جس دن سردار مکہ حضرت عبدالمطلب کا وصال ہوا مکہ کے تمام بازار بند ہو گئے' محمد ﷺ سب سے زیادہ غمگین ہوئے' آپ ﷺ نے دادا جان کو نمناک آنکھوں سے قبر میں اترتے دیکھا۔

ننھا رسول ﷺ دادا کے جنازے میں شامل تھا' دادا کی وفات سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بڑا دکھ ہوا۔ وصال سے کچھ دن پہلے دادا نے اپنے تمام بیٹوں کو طلب فرمایا اور اپنے لاڈلے پوتے کی خبر گیری اور کفالت کا حکم دیا' آپ ﷺ کے ایک چچا جن کا نام ابو طالب تھا' اس نے کثرت العیال ہونے کے باوجود آپ ﷺ کی کفالت کا ذمہ لیا اور اور اپنی وفات تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دل و جان سے حفاظت کی۔

ابو طالب کا اُنس

دنیا کے تمام سہارے آپ ﷺ کا ساتھ چھوڑ گئے تو اللہ تعالیٰ کا سہارا مضبوط سے مضبوط تر ہوتا گیا' اللہ کا سایہ ہر وقت آپ ﷺ کے ہمراہ رہا' اس طرح اللہ تعالی نے والدین کا سایہ چھین کر لوگوں کے دلوں میں آپ ﷺ کے لئے دکھ ڈال دیا' ہر کوئی آپ ﷺ سے پیار کرنے میں فخر محسوس کیا کرتا تھا۔ ماں کی وفات کے بعد دادا آپ ﷺ پر اپنی جان چھڑکنے لگے دادا جان کی وفات کے بعد آپ ﷺ کا سہارا حضرت ابو طالب کے روپ میں ملا اور جب دادا جان کا وصال نزدیک تھا تو دادا نے اپنے بیٹے حضرت ابو طالب کو بلا کر

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں خصوصی وصیت کی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی کفالت میں لے لے۔ دادا نے حضرت ابو طالب کو کیوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کفالت کا ذمہ دار ٹھہرایا جبکہ وہ امیر بھی نہ تھے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وارث حضرت ابو طالب کو اس لئے بنایا کہ مالدار آدمی کے دل میں انسان کی محبت کم ہوتی ہے اور ایک کم مالدار آدمی میں ایک انسان کی قدر کچھ زیادہ ہوتی ہے اس لئے حضرت ابو طالب میں انسان کو سمجھنے اور اس کے ساتھ سلوک کرنے کا کچھ زیادہ ہی جذبہ تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی جناب سے حضرت ابو طالب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نگہبان لگوایا۔

حضرت ابو طالب بڑے فراخ دل نکلے انہوں نے اپنے بھتیجے کی دل کھول کر مدد کی اور انہوں نے اپنے اولاد سے بھی بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی۔ جب حضرت ابو طالب کھانا کھاتے تو اس وقت تک کھانا شروع نہ کرتے جب تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ہمراہ شریک نہ ہو جاتے۔ ننھا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعلیٰ عادت والے بچے تھے۔ حضرت ابو طالب بھی ان کو ہر وقت اپنے ساتھ رکھتے اور ہر محفل میں ان کو اپنے ساتھ لے کر جاتے تھے۔ رات کو وہ اپنے ساتھ سلاتے اور کھانا پیش کیا جاتا تو آپ اپنے لاڈلے کو اچھا کھانا کھلاتے تھے۔

چچی کی محبت

حضرت ابو طالب کی زوجہ محترمہ حضرت فاطمہ بنت اسد بن ہاشم تھیں جو کہ حضرت ابو طالب کی بنت عم تھیں اس طرح حضرت علی ماں اور باپ کی طرف سے ہاشمی تھے۔ یہ نسبت بڑی عالیشان تھی۔ حضرت فاطمہ بھی ابو طالب کی طرح بڑی ملنسار اور خوش اخلاق عورت تھی اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ماں کا پیار دیا اور خدمت، سرپرستی وحمایت کی وہ تاریخ رقم کی جس کوئی مثال پیش کرنے سے زمانہ قاصر ہے۔ چچی جان نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ احساس نہیں ہونے دیا کہ اس کی ماں فوت ہو چکی ہے وہ ہمیشہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مادرانہ شفقت کے ساتھ پیش آتی تھی' ان کی نسبت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ وہ میری حقیقی ماں کے بعد سچی ممتا کا اظہار کرتی تھیں۔ انہوں نے ننھے

Marfat.com

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر طرح سے خدمت کی انہوں نے ننھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ضروریات کا خیال رکھا اور اپنے بچوں سے بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر مدارت کی۔

ننھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب جوان ہوئے تو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بڑی عزت سے نوازا اور جب حضرت فاطمہ کا وصال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنی قمیض کا کفن دیا اور ان کی میت کے سرہانے کھڑے ہو کر فرمایا ''اے میری ماں اللہ آپ پر رحم کرے' آپ میری ماں کے بعد ماں تھیں آپ خود بھوکی رہتی تھیں مگر مجھے کھلاتی تھیں آپ کو خود لباس کی ضرورت ہوتی تو تھی لیکن آپ مجھے پہناتی تھیں'' گویا حضرت ابو طالب اور حضرت فاطمہ ننھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے ہی مخلص مربی و محسن تھے۔

جوتشی کی پیشین گوئی

ایک مرتبہ مکہ میں بنی لہب ازدہ شنوہ قبیلے کا ایک جوتشی آیا اس سے مکہ کے لوگ اپنے لڑکوں کے فال نکلواتے تھے ایک بار حضرت ابو طالب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کے پاس لے آئے' اس نے ایک نظر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور کسی کام میں لگ گیا دوسرے امور سے فارغ ہو کر اس نے کہا کہ وہ لڑکا کدھر ہے جو ابھی ادھر کھڑا تھا۔ ذرا اس کو میرے پاس تو لاؤ' ابو طالب اس کی خاص خواہش دیکھ کر ڈر گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھپا دیا۔ آخر کار وہ فال گو خود ہی کہنے لگا کہ وہ لڑکا ایک عظیم شان والا ہے' اللہ تمھارا بھلا کرے اس سے مجھ کو ملا دو۔ حضرت ابو طالب اس کی یہ بات سن کر اور ڈر گئے اور حضرت ابو طالب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر ادھر اُدھر ہو گئے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اور بارش کا نزول

ایک دفعہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا کے پاس مقیم تھے اس وقت مکہ میں قحط پڑ گیا' ہر آدمی بارش کے نزول کے لئے چہ مگوئیاں کرنے لگا' کوئی کہہ رہا تھا کہ لات سے مدد حاصل کرو کوئی کہہ رہا تھا کہ عزیٰ سے منت مانگو مگر اسی گھڑی ایک معتبر بزرگ نے کہا کہ کدھر

Marfat.com

جا رہے ہو جب ہمارے درمیان ابو طالب ہے تو اس سے دعا کا کہو! چنانچہ تمام آدمی اُٹھے اور حضرت ابو طالب کے گھر گئے اور ان کو کہا کہ ہمارے مرد و زن قحط سے تباہ حال ہیں چلو بارش کے لئے دعا کریں' اس وقت ابو طالب کے ہمراہ سید الرسل، سردار الانبیاء ﷺ تھے حضرت ابو طالب نے اس ننھے رسول ﷺ کو کعبہ کی دیوار کے ساتھ کمر لگا کر کھڑا کر دیا' آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور التجا کرنے والے کی طرح اپنی شہادت کی انگلی اُٹھائی اور انگلی آسمان کی طرف لہرائی' آسمان پر اس وقت بادل نام کا کوئی نشان نہ تھا۔ انگلی اٹھنے کی دیر تھی کہ ہر طرف سے بادل آنا شروع ہو گئے' ابھی دعا مانگنے والے کعبہ کی حدود میں ہی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کی بارش بھیج کر اپنے محبوب کی دعا کو پورا فرمایا۔ اس طرح آپ ﷺ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے گھٹا بھیجی اور وہ اتنا خوب برسی کہ جس سے ہر سو ہریالی کا دور دورہ ہو گیا اور مکہ کا قحط ٹوٹ گیا۔ ﴿مواہب و زرقانی﴾

شرم و حیا کا منبع

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے برگزیدہ بندے تھے' اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت خود فرما رہے تھے' آپ ﷺ پردے کی احتیاط کرتے تھے' آپ شرم و حیا کے شاہکار تھے اور پردہ پوشی کا خاص اہتمام فرماتے تھے ایک بار بچپن میں قریش کے چند لڑکے آپس میں کھیل رہے تھے اور کھیل کے لئے پتھروں کی ضرورت تھی پتھر لانے کے لئے سب لڑکوں نے اپنے تہبند کھول لئے اور تہبند کھول کر وہ تمام لڑکے برہنہ حالت میں پتھر لا رہے تھے تاکہ دوڑ دھوپ میں الجھن نہ ہو لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا نہ کیا اور اپنی ننگی گردن پر ہی پتھر اٹھا کر لاتے رہے۔

جب قریش نے بیت اللہ کی نئے سرے سے تعمیر کی تو پتھر لانے والوں کو دو دو کی ٹولیوں میں تقسیم کیا گیا' حضرت عباس اور آپ ﷺ کی جوڑی بنائی گئی' آپ ﷺ پتھر اٹھاتے اور حضرت عباس اس پتھر کو سنبھالتے تھے پتھر آپ ﷺ کی کمر پر ہوتا تھا اور آپ ﷺ آگے ہوتے اور حضرت عباس پیچھے سے پتھر کو پکڑتے تھے اور پتھر نیچے کھسک جاتا تھا تو

Marfat.com

حضرت عباس نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تہبند کو دوہرا کر کے پتھر کے نیچے رکھیں اور اس طرح جسم پر پتھر کی گرمی بھی نہیں اثر کرے گی اور پتھر میں نہیں سرکے گا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ چاہتے ہوئے ایسا کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے ہوش ہو کر گر پڑے' کپڑا فوراً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ستر پر آ گیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ستر محفوظ رکھا۔ حضرت عباس نے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں سے تہبند کو درست کیا۔ (السیرۃ النبویہ، ابن ہشام۔ ج، ق۔ ص، ۱۹۷)

ننھا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بوانہ کے میلے میں

مکہ کے قریب ایک بوانہ نامی بستی تھی' اس بستی میں ایک بت خانہ تھا اور اس بت خانے کے آس پاس کھجور کے باغات تھے اور وہ تمام باغات بہت زیادہ ثمر آور تھے۔ لوگ ان درختوں کو بہت زیادہ مقدس خیال کیا کرتے تھے کیونکہ ان کو پھل بہت زیادہ لگتا تھا۔ مکہ کی آبادی اس گاؤں میں اپنے تمام اہل خانہ کے ہمراہ اس باغ میں آتے اور یہاں آ کر قربانی کرتے خیرات تقسیم کرتے اور اس کے بت خانے کا طواف کرتے تھے' گویا یہ اس علاقے کا ایک تہوار تھا۔

حضرت ابو طالب بھی اپنی فیملی کے ہمراہ اس میلے میں گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں جانا نہیں چاہتے تھے مگر حضرت ابو طالب نے ناراضگی کا اظہار کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھیوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زبردستی اپنے ساتھ لے گئے۔ تمام اہل خانہ نے وہاں نے خوب جی بھر کر وہاں تہوار اور منایا جب تمام خاندان کھانے پر بیٹھ گیا تو انہوں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پر نہیں ہیں' تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کیا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ملے تو کافی دیر کے بعد انتظار کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم آ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ فق تھا۔ پھوپھیوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یہاں سے ایک لمبا تڑنگا آدمی پکڑ کر لے گیا اور مجھے اپنے ساتھ ادھر لے گیا اور کہا کہ دوبارہ یہاں نہیں آنا چنانچہ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میلے میں نہیں گئے۔

Marfat.com

ایک عظیم چرواہا

جس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حلیمہ سعدیہ کے گھر بکریاں چرائیں اسی طرح جوانی میں بھی آپ ﷺ نے بکریاں چرائیں۔ جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ کہ مقام الظہر ان میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے، کہ وہاں پیلو یا بیری کے پھل لگے ہوئے تھے ہم وہ چننے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ سیاہ سیاہ دیکھ کر اکٹھے کرو کیوں کہ وہ زیادہ مزیدار ہیں، ہم نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ کیا آپ نے بکریاں چرائی ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں میں نے بچپن میں بکریاں چرائی تھیں اور مزید فرمایا کہ کوئی نبی ایسا نہیں کہ جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ بکریوں کا چرانا بہت مشکل ہے کیونکہ یہ بکھر کر چلتی اور چرتی ہیں اور یہ کبھی ادھر دوڑتی ہیں اور کبھی دوسری طرف، بالکل ایسا ہی جیسے انسان کی طبیعت کسی کام پر راضی نہیں ہوتی اور کبھی جنون کی حد تک کسی کام کو کرنے خواہش پیدا ہوتی ہے۔ جبکہ گائے بھینس کا چرانا آسان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کو بکریوں کا چرواہا اس لئے بنایا تا کہ وہ انسانوں کے رموز جاننے کے اہل ہو جائیں ﴿بخاری کتاب الاطمعہ﴾

جب بکریوں کے ریوڑ زیادہ ہوں تو ان کو سنبھالنا مشکل ہوتا ہے اور جب چراگاہ بھی گھروں سے دور ہوں تو یہ اور زیادہ مشکلات کھڑی کرتی ہیں۔ اس لئے دوری کی وجہ سے اہل مکہ رات کو اپنے تمام ریوڑوں کو ایک جگہ جمع کر لیتے تھے اور وہاں ہی رات کو قیام کیا جاتا تھا۔ رات کو ان بکریوں کی حفاظت بھی تمام چرواہے ملکر ہی کیا کرتے تھے۔ کیونکہ صحراؤں میں جنگلی جانوروں کی بہتات سے بکریوں کو خطرہ بھی لاحق ہو سکتا تھا۔ آپ ﷺ اس زندگی سے ہرگز پریشان نہ ہوئے کیونکہ آپ ﷺ کی تربیت ہی اللہ تعالیٰ نے ایسے ماحول میں کروائی تھی۔

ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بکریاں چرا رہے تھے کہ ایک بکری گم ہوگئی، آپ ﷺ اس بکری کو تلاش کرتے رہے، یہاں تک کہ شام ہوگئی، آپ ﷺ کے

Marfat.com

ساتھ چرواہے اپنی بکریاں جب مکہ کے طرف لے جانے لگے تو انہوں نے آپ ﷺ کو اپنے ساتھ چلنے کا کہا اور کہا کہ کہہ دینا بکری کو بھیڑیا کھا گیا ہے سب مان جائیں گے کیونکہ یہاں پر ایسا ہوتا رہتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں جھوٹ کیوں بولوں اور آپ ﷺ اپنی بکری کو اس وقت تک تلاش کرتے رہے جب تک وہ نہ ملی لہٰذا اس بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ﷺ ایک اعلیٰ پائے کے چرواہے تھے اور جھوٹ سے نفرت کرتے تھے۔

آپ ﷺ نے اپنے چچا کے ہمراہ اونٹ بھی چرائے' وہاں کی زمین کاشتکاری کے لائق نہ تھی اور تمام آبادی زیادہ تر تجارت سے وابستہ تھی اس لئے ان کے بچے بھی وہی کام کرتے تھے جو ان کے والدین کرتے تھے اور آپ ﷺ نے بھی وہی کیا جو آپ ﷺ کے ورثا نے کیا۔ رسول اکرم جسمانی اور ذہنی طور پر دوسرے عرب لڑکوں سے بہتر تھے' اس لئے جو بھی کام آپ ﷺ کو سونپا جاتا تھا وہ بہت جلدی پایہء تکمیل کو پہنچ جاتا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت ابو طالب کے اونٹ گم ہو گئے' حضرت ابو طالب' آپ کے بیٹے اور غلام تمام اونٹ تلاش کرنے کے لئے پہاڑوں میں نکل گئے' آپ ﷺ بھی نکل گئے اور کافی دیر کے بعد مگر سب سے پہلے آپ ﷺ اونٹ تلاش کر کے لے آئے۔

موسیقی سے نفرت

ایک دفعہ مکہ کے کسی گھر میں شادی تھی' آپ ﷺ کے ساتھیوں نے مشورہ دیا کہ وہاں جایا جائے' وہ آپ ﷺ کو اپنے ساتھ لے گئے' انہوں نے کہا کہ وہاں ناچ گانا ہوگا خوب ڈھول ڈھمکا ہوگا بڑا مزا آئے۔ ان کے اصرار کرنے پر آپ ﷺ نے اپنی بکریاں بھی کسی کے حوالے کر دیں اور اپنے ساتھیوں کے ہمراہ شادی والے گھر چلے گئے ابھی وہ تمام لڑکے اندر جا کر بیٹھے ہی تھے کہ آپ ﷺ کو نیند آ گئی یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور جب آپ ﷺ کی آنکھ کھلی تو ناچ گانے کی محفل ختم ہو چکی تھی پھر اس کے بعد آپ ﷺ اپنے گھر تشریف لے آئے اور اگلے دن آپ ﷺ کے ساتھی پھر آپ ﷺ کو لے گئے' پھر بھی آپ ﷺ سو گئے اور موسیقی کا وہ پروگرام ختم ہو گیا تو یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم تھا کہ اس نے اپنے

Marfat.com

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر طرح کی برائی سے محفوظ رکھا۔

درسِ زندگی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی زندگی اللہ تعالیٰ کے حکم سے انتہائی سخت گذری' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے قبل باپ کا انتقال ہوا' ابھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچے ہی تھے کہ ماں بھی داغ مفارقت دے گئی' پھر دادا بھی اس دنیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھوں کے حوالے کر گیا ان صدموں کے علاوہ ایک اور سخت ترین صدمہ جس کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سامنا کرنا پڑا وہ یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غریبی کا شروع دن سے ہی سامنا رہا۔ ایسے میں کسی بھی بچے کی کفالت ٹھیک نہیں ہو سکتی اس کے اخلاق و کردار ٹھیک نہیں ہوتے مگر اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے میں اعلیٰ کردار کا حامل بنایا۔ کہ جہاں زندگی کو یہ درس ملتا ہے کہ کہ اچھی عادتیں اپنانے اور زندگی کو پاک صاف رکھنے کے لئے مال و دولت اور پریشانیوں سے پاک معاشرے کی ضرورت نہیں بلکہ اپنا اخلاق و کردار اچھا بنانے کے لئے ایک مضبوط ارادے کی ضرورت ہے اور ارادے تب ہی مکمل ہو سکتے ہیں جب ان پر بلا دریغ عمل کیا جائے اور ننھے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بچپن ہی سے ان اصولوں پر سختی سے کاربند ہونے کی کامیاب مثال قائم کی۔

اگر کوئی بچہ اس حالت میں پیدا ہو کہ اس کا باپ فوت ہو چکا ہو تو اس کو منحوس کہا جاتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے اس غلط سوچ کا بھی سدباب ہوتا ہے اور یہ بات زبان زد عام ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات برکات سے بڑھ کر اس دنیا میں کوئی خوش قسمت نہیں۔

ننھا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور تعلیم

جس زمانے میں ننھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اس زمانے میں تعلیم کا کوئی باقاعدہ نظام نہ تھا۔ چند مورخین لکھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ یتیم تھے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی طرف کسی نے توجہ نہ دی در حقیقت اس وقت تعلیم کو کوئی اتنا پسند نہیں کرتا تھا اور اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُمی کہا جاتا تھا لیکن جونہی حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوا تو

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے میں علم حکمت کے سمندر سما گئے اور یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ وہ جس کو اپنا بناتا ہے تو اس کو خود اپنے راستے پر لے آتا ہے۔

ننھا رسول صلی اللہ علیہ وسلم میدان معاش میں

عرب کی زمین غیر مزروعہ تھی' یہاں کے لوگوں کا کسب معاش گلہ بانی اور تجارت تھی' چھوٹے بچوں کو عموماً بھیڑ بکریوں کی نگہداشت کرنا پڑتی تھی اور یہی بھیڑ بکریاں ان کا کل سرمایہ ہوا کرتی تھیں۔ اسی لئے اس پیشہ سے شرفاء کے لڑکے بھی منسلک ہوا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان لڑکوں کے ساتھ بکریوں کو چرایا اور قدرت الٰہی کا مطالعہ کیا۔ اللہ نے کسی بھی نبی کو اس وقت تک نبوت سے سرفراز نہیں فرمایا۔ جب تک کہ اس نے بکریوں کو نہ چرایا ہو۔ اس خدمت کے صلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دودھ دیا جاتا تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کا خاندان استعمال کرتا تھا۔ دوسرا اس لئے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کام کو کیا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب کی معاشی حالت کچھ بہتر نہ تھی اور ان کو سہارے کی ضرورت تھی' سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریاں چرا کر اپنے چچا کی مدد فرمائی' اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان معاش میں کامیاب قدم رکھا۔ زمانہ نبوت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم کے ہمراہ ایک جنگل میں گئے تو وہاں ایک جھاڑی پر موجود بیر دیکھ کر صحابہ کرام نے ان کو کھانا شروع کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سیاہ سیاہ بیر توڑ کر کھائیں وہ زیادہ مزیدار ہیں کیونکہ یہ میرا اس زمانے کا تجربہ ہے جس زمانے میں میں بکریاں چرایا کرتا تھا۔ یہاں اہل دنیا کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے ایک پیغام یہ بھی ملتا ہے کہ حالات خواہ کیسے بھی ہوں انسان کو خودداری سے کام لینا چاہئے اور دوسروں پر بوجھ بننے کی بجائے اپنا کام خود کرنا چاہئے۔

شام کا پہلا سفر

حضرت ابوطالب کی معاشی حالت کوئی اچھی نہ تھی' حضرت ابوطالب کا خاندان

Marfat.com

وسیع تھا مگر ان میں کوئی قابل ذکر کام کرنے والا نہیں تھا اس لئے حضرت ابوطالب پر تنگ دستی کا دور غالب رہا' لہٰذا انہوں نے بھی شام کی تجارت کا ارادہ فرمایا۔ اس وقت عموماً شام کی طرف تجارتی قافلے نکلا کرتے تھے۔ ایک قافلہ اہلیان مکہ کا شام کی طرف تجارت کے لئے جا رہا تھا' حضرت ابوطالب نے بھی اپنا سامان تجارت مرتب کیا تو آپ ﷺ نے بھی ساتھ جانے کا ارادہ کیا اور حضرت ابوطالب آپ ﷺ کو ساتھ لے جانے کے حق میں نہ تھے لیکن آپ ﷺ نے آگے بڑھ کر چچا کے اونٹ کی مہار تھام لی اور سوئے شام چل پڑے اس طرح چچا جان آپ ﷺ کو نہ ٹال سکے۔

بادل کا سایہ

مکہ کے تاجروں کو قافلہ شام کی طرف نکلا اور اس قافلے میں ایک ننھا رسول ﷺ بھی تاجر بن کر جا رہا تھا یہ مکہ کے تاجروں کا پہلا تجربہ تھا کہ ایک ننھا بچہ تجارت کی غرض سے اپنے گھر سے نکلا ہے۔ صحرا میں موسم کی شدت مثالی ہوتی ہے مگر اہل قافلہ بڑے سکون سے ہیں ان کو گرمی کی شدت کا احساس نہیں ہے کیونکہ جس راستے سے یہ قافلہ جاتا تو اس راستے پر بادل کی ایک ٹکڑی سایہ کرنے پر مامور ہوتی اور ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا بھی ان کا استقبال کر رہی تھی وہ تمام تاجر اس بات سے کچھ حیران سے تھے کہ یہ بادل کی ٹکڑی کیوں ان کیساتھ نیکی کر رہی ہے' دراصل اس قافلے میں ان تمام تاجروں کے ہمراہ ایک ننھا رسول ﷺ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے تمام کو سکون دے رہے تھے۔

درختوں کی سلامی

جب مکہ کے تاجروں کا یہ مقدس قافلہ کہیں درختوں کے درمیان یا پاس سے گزرتا تو تمام درخت جھک کر ننھے رسول ﷺ کو سلام کرتے تھے اور ساتھ ہی اپنی ٹہنیوں کو آپ ﷺ کی طرف جھکا دیتے تاکہ آپ ﷺ ان کے سائے میں بیٹھیں اور ان کے سائے سے فائدہ مند ہوں اور دور سے دیکھنے والوں کو درختوں کے اس ایکشن سے یہ معلوم ہوتا کہ وہ اہل قافلہ کے کسی فرد کو سلامِ عقیدت پیش کر رہے ہیں۔

Marfat.com

پہاڑوں کا سلام

حضرت ابوطالب کا نور بھرا یہ قافلہ جب پہاڑوں سے گزرتا تو وہ تمام پہاڑ ننھے رسول ﷺ کے قدموں کو چومتے اور اپنی طولانیوں کو سمیٹ کر ننھے رسول ﷺ کو گارڈ آف آنر پیش کرتے' اس عمل کو صرف دیدۂ بینا کے حامل افراد محسوس کر سکتے تھے۔ پہاڑ اپنی مخصوص آواز میں رسول اللہ ﷺ کو سلام بھی پیش کر رہے تھے جس کا جواب آپ ﷺ باقاعدہ اچھے انداز میں دیتے تھے۔

شان محمد ﷺ بحیرہ راہب کی نظر میں

جب یہ مکرم قافلہ شہر بصریٰ میں پہنچا تو سرِ راہ ایک راہب کھڑا تھا جہاں اہل قافلہ نے قیام کیا تو اس نے دیکھا کہ درخت ایک طرف کو جھکا ہوا ہے اور ایک ننھے لڑکے کی طرف اپنا سایہ بڑھا رہا ہے فوراً اس کو اپنی الہامی کتاب کا وہ باب یاد آ گیا جس میں رسول اللہ ﷺ کی بشارت کا تذکرہ تھا اور اس نے محسوس کیا کہ یہی وہ لڑکا ہے جو سارے جہان کا سردار ہوگا' جو امام الرسل ہوگا' جو سلسلہ نبوت کو ختم کرے گا اور رب کعبہ کا رسول ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

راہب نے اونچی آواز میں کہنا شروع کر دیا کہ یہی وہ لڑکا ہے جس کو اس دنیا کا نجات دہندہ کہا جاتا ہے۔ اس نے آپ ﷺ سے بہت سی باتیں کی اور وہ باتوں کے دوران ادب واحترام کا پیکر بنا ہوا تھا لوگوں نے کہا کہ تم کو کیسے معلوم ہے کہ یہ لڑکا سارے جہان کا سردار ہے۔ بحیرہ راہب نے کہا کہ جب تم لوگ اس گھاٹی سے آ رہے تھے تو تمام درخت اور پتھر اس کے آگے سجدے میں گر پڑے تھے اور درخت اور پتھر پیغمبر کے سوا کسی کو سلام نہیں کرتے اور میں ان کو مہر نبوت سے پہچانتا ہوں اور یہ مہر آپ ﷺ کے شانے کی ہڈی کے نیچے کبوتر کے انڈے کی طرح ہے۔

اس کے بعد اس راہب نے کھانا تیار کروایا تاکہ آپ ﷺ اور اہل قافلہ کی تواضع

Marfat.com

کی جا سکے اور بوقت کھانا آپ ﷺ اونٹوں کی نگرانی کر رہے تھے۔ جب اس بحیرہ راہب نے دیکھا کہ وہ لڑکا نہیں ہے تو اس نے کہا کہ اس لڑکے کو لایا جائے اور جب آپ ﷺ تشریف لائے تو بادل کا ٹکڑا آپ ﷺ پر سایہ کئے ہوئے تھا۔ پھر جب ننھا رسول ﷺ کھانے کے لئے بیٹھے تو درخت کا سایہ اس طرف کو سمٹ گیا۔ تو بحیرہ راہب اہل قافلہ سے مخاطب ہو کر کہا کہ اس لڑکے کا ولی کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ اس لڑکے کا ولی حضرت ابو طالب ہے بحیرہ راہب نے حضرت ابو طالب سے کہا کہ اس لڑکے کو لے کر مکہ واپس پلٹ جاؤ کیونکہ شام کے یہودی آپ ﷺ کو نقصان پہنچا سکتے ہیں' یہ سن کر حضرت ابو طالب نے تجارت کا مال ادھر ہی فروخت کر دیا اور تجارت کا ارادہ ترک کر کے واپسی کا ارادہ کیا اور واپسی پر بحیرہ راہب نے زادِ راہ کے طور پر آپ ﷺ کو خشک روٹی اور زیتون کا تیل کھانے کے لئے تحفۃً پیش کیا جس کو آپ ﷺ کے چچا نے قبول فرمالیا۔

بے داغ بچپن

پاکیزہ عادتوں والے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جوں جوں بڑے ہوتے گئے سچائی، راست بازی اور دیانت داری آپ کا شیوہ بنتا گیا۔ آپ ﷺ ہمیشہ سچ بولتے جھوٹ سے سخت نفرت کرتے جس سے وعدہ کرتے اس کو پورا کرتے خواہ آپ ﷺ کو کتنی ہی تکلیف کیوں نہ برداشت کرنی پڑے۔ ایک دفعہ ایک عبداللہ نامی شخص نے بازار میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وعدہ کیا کہ آپ ﷺ یہاں ٹھہریں میں ابھی آتا ہوں عبداللہ گھر میں جا کر اپنے کاموں میں مشغول ہو گیا اور وہ اپنے وعدے کو بھول گیا۔ تین دن بعد کسی کام کی غرض سے عبداللہ کا اسی بازار سے گزر ہوا اور، اس نے دیکھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی جگہ کھڑے ہیں تو وہ بڑا شرمندہ ہوا اور آپ ﷺ نے صرف یہ کہا کہ میں تین دن سے یہاں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ اگر آپ ﷺ اس جگہ سے ہٹ جاتے تو عبداللہ کو بڑی پریشانی ہوتی آپ ﷺ نے خود تو تکلیف برداشت کی مگر کسی اور کو تکلیف سے بچالیا۔ آپ ﷺ ہمیشہ دوسروں کی امانت کی پوری پوری حفاظت کرتے تھے' اس لئے

Marfat.com

دوست تو دوست آپ ﷺ کے جانی دشمن بھی اپنی امانتیں آپ ﷺ کے پاس رکھ جاتے تھے۔

اس کے علاوہ چوری ڈاکہ، شراب، زنا اور بت پرستی جیسی لعنت سے آپ ﷺ کا دامن پاک رہا۔ تکبر نام کی کوئی چیز آپ ﷺ کے قریب سے بھی نہ پھٹکتی تھی' آپ ﷺ اپنا کام خود کرتے تھے! اور یتیموں بے کسوں کی خدمت آپ ﷺ کا طرہ امتیاز تھا۔

ننھا رسول ﷺ لڑائی کے میدان میں

آغاز اسلام سے قبل سارا عالم جہالت میں ڈوبا ہوا تھا' غریب کا کوئی پرسان حال نہ تھا' اگر کسی کا کسی کے ساتھ کوئی جھگڑا ہو جاتا تو یہ سلسلہ کئی سالوں تک چلتا رہتا' اس وقت ایک رواج تھا کہ چار مقدس مہینوں میں لڑائی وغیرہ نہیں ہوگی اور اگر کوئی لڑائی ہوتی بھی تھی تو اس کا نام حرب فجار رکھا جاتا تھا۔ آخری حرب فجار میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس لئے حصہ لیا تھا کہ اس لڑائی میں قریش حق پر تھے۔ اس لڑائی کا سبب یہ تھا کہ نعمان بن منذر شاہ حیرہ ہر سال اپنا تجارتی مال بازار عکاظ میں کسی کی پناہ میں بھیجا کرتا تھا' اس دفعہ جو مال آیا تو اس کے پناہ دینے والے عروہ کو ایک آدمی براض نے ماہ حرام میں قتل کر ڈالا' عروہ کا تعلق قریش سے تھا' لہٰذا ایک لڑائیوں کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ اہل قریش اس لڑائی میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت ابو طالب کو اپنے ساتھ لے گئے۔ اس وقت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک ۱۴ سال تھی مگر آپ ﷺ نے اس لڑائی میں کوئی باقاعدہ حصہ نہ لیا بلکہ اپنے چچا کو صرف تیر اٹھا اٹھا کر دیتے تھے' بالآخر مخالفین میں صلح ہو گئی۔ ﴿ابن ہشام۔ ج۔ ا ص ۱۳۶﴾

دھرتی کا چاند

ایک مرتبہ لڑکپن میں سرور عالم ﷺ محو سفر ہیں۔ ایک عورت نے کہا کہ اے لوگو! ٹھہرو' میں اس آدمی کا چہرہ دیکھ کر بتاتی ہوں' اس نے جب آپ ﷺ کے چہرۂ انور کو دیکھا تو

Marfat.com

کہا کہ مطمئن رہو اس آدمی کا چہرہ چودھویں کے چاند کی مانند روشن ہے اور یہ دھوکہ باز نہیں ہو سکتا۔ حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں جوانی میں رسول اللہ ﷺ کے چہرہ انور کو دیکھ رہا تھا میں کبھی آپ ﷺ کو دیکھتا اور کبھی چاند کو آخر کار میں اس نتیجے پر پہنچا کہ محمد ﷺ کا چہرہ مبارک چاند کے چہرے سے زیادہ خوبصورت ہے۔

حضرت کعب بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ خوشی میں رسول اللہ ﷺ کا چہرہ انور چاند کے ٹکڑے کی مانند چمکتا تھا اور اس چمکتے چاند کو دیکھ کر ہم اندازہ لگا لیا کرتے تھے کہ محمد ﷺ اس وقت خوش ہیں۔

شمائل مبارکہ بلوغت کی دہلیز پر

جیسے جیسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر بڑھ رہی تھی اسی طرح آپ ﷺ کی طبیعت میں ہلچل مچنے لگی' آپ ﷺ کا دل دنیاوی کاموں سے مسلسل دور ہو رہا تھا اور الٰہی کاموں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل مصروف رہنے لگا۔ آپ ﷺ گھر سے کچھ کھانے کا سامان لے کر غار حرا میں چلے جاتے تھے اور جب وہ مال ختم ہو جاتا تو پھر دوبارہ گھر آ جاتے' اس طرح آپ ﷺ کی طبیعت میں خلوت گزینی اور گوشہ نشینی کے باعث ذوق عبادت مزید بڑھ رہا تھا۔ آپ ﷺ کا دل صحبتوں اور مجمعوں سے گھبرانے لگا' آپ ﷺ تنہا بیٹھ کر کسی سوچ میں مصروف نظر آنے لگے۔ آہستہ آہستہ غار حرا منور ہونے لگی غار کی حالت تبدیل ہونے لگی کیونکہ اس میں اللہ جل شانہ کا قاصد آنے والا تھا اس لئے اس غار کا ذرہ ذرہ منور ہو رہا تھا اور پھر وہ دن بھی آ گیا جس دن اسی غار میں اللہ تعالیٰ کے حبیب کو نبوت کے شرف کا اعزاز ملا۔ ﴿پیر کرم شاہ الازہری۔ ضیاء النبی جلد سوم۔ ص ۱۲۱ سے ۱۲۵۔ ضیاء القرآن پبلیکیشنز اردو بازار لاہور﴾

لباس:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لباس سادہ اور صاف ستھرا تھا' آپ ﷺ کا

Marfat.com

لباس عموماً پیوند زدہ ہوتا تھا' آپ ﷺ چادر کرتہ، قمیض، تہبند اور عمامہ پہنتے تھے' یمن کی سبز یا سرخ دھاری دار چادریں اور تہبند زیادہ پسند فرماتے تھے۔ آپ ﷺ کا پسندیدہ لباس کرتہ یا قمیض مرغوب تھی ۔ آپ ﷺ کی چادر مبارک چار گز لمبی اور سوا دو گز چوڑی تھی آپ ﷺ تین گز لمبا اور ڈیڑھ گز چوڑا تہبند پہنتے تھے' آپ ﷺ کا عمامہ پانچ گز لمبا تھا اس کا رنگ عموماً سیاہ ہوتا تھا اور عمامہ کے نیچے ٹوپی پہنتے تھے' عمامہ کا کبھی شملہ چھوڑتے تھے اور کبھی نہیں' شملہ اکثر دونوں شانوں کے درمیاں ہوا کرتا تھا اور شملے کی لمبائی عموماً بالشت بھر ہوا کرتی تھی۔ بعض اوقات آپ ﷺ نے اونی جبہ شامیہ، کسروانی اور اونی یمنی چادر کو بھی استعمال فرمایا۔ آپ ﷺ کو سفید رنگ کا لباس پسند اور سرخ رنگ کا لباس ناپسند تھا۔ اکثر سیاہ رنگ کا کمبل کاندھے پر پسند فرماتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلین مبارک چپل کھڑاؤں جیسی استعمال فرماتے' ہر ایک کے دو، دو تسمے ہوتے تھے اور نعلین مبارک کی لمبائی ایک بالشت اور دو انگل ہوا کرتی تھی' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے حد صفائی پسند تھے اور آپ ﷺ لوگوں کو بھی صفائی کا حکم دیا کرتے تھے ۔ آپ ﷺ بالوں کو سنوارنے کے روزانہ صفائی کرتے اور کنگھے کی مدد سے مانگ بھی نکالتے تھے' ہر روز وضو کے وقت مسواک فرماتے اور آٹھویں روز غسل مسنون فرماتے تھے۔

خورد نوش:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عام غذا جس میں چند چھوہارے، بغیر چھنے جو کے آٹے کی روٹی، ستو، دودھ، گوشت، سرکہ، شہد، کدو، روغن اور زیتون شامل تھا اور لہسن پیاز اور بدبو والی اشیاء ناپسند تھیں۔ آپ ﷺ کم سے کم دو انگلیوں سے کھاتے اور کھانا ختم کرنے کے بعد ان کو چاٹتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع فرماتے تھے' دائیں ہاتھ سے کھانا کھاتے اور کھانے سے پہلے ہاتھ ضرور صاف فرماتے پانی تین سانس میں پیتے' آپ ﷺ دوزانوں یا اکڑوں بیٹھتے تھے اور کھانے کے اختتام پر الحمدللہ کے الفاظ ادا فرماتے تھے۔ آپ ﷺ جو کھانا سامنے آجاتا، اسی کو تناول

Marfat.com

فرماتے‘ کھانے میں نقص نہ نکالتے اور پلیٹ یا برتن میں اپنی طرف سے کھاتے تھے‘ مل کر کھانا پسند فرماتے اور بسیار خوری سے پرہیز بلکہ بھوکا رہنا زیادہ مرغوب تھا۔

استراحت:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آرام کرنے کا انداز بچپن میں بھی بڑا شاندار تھا‘ آپ ﷺ شام کو جلد ہی آرام کے لئے بستر پر دراز ہو جاتے تھے‘ آپ ﷺ باوضو اور پاک صاف ہو کر سوتے اور بستر پر جانے سے پہلے اسے جھاڑ لیتے تھے۔ آپ ﷺ کا بستر انتہائی سادہ تھا جو کہ ٹاٹ پر مشتمل تھا‘ کبھی کپڑے اور کبھی چمڑے کا بھی استعمال فرمایا۔ بعض اوقات اللہ تعالیٰ کی دھرتی (زمین) بچھونا آپ ﷺ کا بستر ہوتا تھا۔ سونے سے پہلے آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا فرماتے آپ ﷺ دائیں کروٹ لیٹتے تھے دایاں ہاتھ رخسار مبارک کے نیچے رکھتے تھے اور پھر اپنے اللہ کی حمد وثنا خاموشی سے کرتے‘ نیند سے بیدار ہونے کے بعد سب سے پہلے آپ ﷺ طہارت کا اہتمام فرماتے، مسواک کرتے اور تمام کام اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع فرماتے اور ساتھ ہی اللہ کی حمد بھی کرتے رہتے۔

چال اور رفتار:

جیسے جیسے ننھے رسول ﷺ کی عمر میں اضافہ رہا تھا اس طرح آپ ﷺ کی چال ڈھال میں نکھار پیدا ہو رہا تھا‘ آپ ﷺ لوگوں کے ہمراہ چلتے تو سب سے تیز محسوس ہوتے گویا کہ زمین سمٹی چلی جا رہی ہے‘ ساتھ چلنے والے تھک جاتے تھے مگر باوجود کوشش کے وہ آپ ﷺ کے ساتھ نہ چل سکتے تھے اور جب آپ ﷺ چلتے تھے تو سامنے کی طرف تھوڑا سا جھک جاتے تھے گویا آپ ﷺ اترائی سے اتر رہے ہوں۔ (یعنی اکڑ کر نہیں چلتے تھے)۔

نعلین مبارک:

ابتدا میں ننھے رسول ﷺ نے مکہ کے رواج کے مطابق اونٹوں کے بالوں سے

Marfat.com

بنے ہوئے جوتے استعمال فرمائے اس کے بعد چمڑے کے بنائے ہوئے جوتے بھی آپ ﷺ نے استعمال فرمائے اور کبھی کبھی آپ ﷺ نے دوہرے تسمے والے جوتے بھی استعمال کئے۔

رخ انور:

آپ ﷺ کا رخ انور روز بروز نکھر رہا تھا جیسے چودھویں کا چاند اور روز اول سے ہی آپ ﷺ کا چہرہ انور، رنگت اور حلیہ مبارک انتہائی خوبصورت تھا۔ آپ ﷺ کا قد درمیانہ تھا' پیشانی چوڑی اور کشادہ تھی' چہرہ ہلکا بہت زیادہ پر گوشت نہ تھا' آنکھیں سیاہ اور سرمگیں تھیں' پلکیں دراز اور گھنی تھیں' موئے شریف بڑے خوبصورت انداز میں ڈھلے ہوئے تھے جیسے ابھی ان کو سنوارا ہو' چہرہ انور پر پسینہ موتیوں کی مانند نظر آتا تھا اور ان موتیوں سے خوشبو آتی تھی' آپ ﷺ کی جلد مبارک نرو نازک اور ملائم تھی۔

دندان مبارک:

رسول اللہ ﷺ کے دندان شریف سفید اور چمکدار تھے اور جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے تو دانتوں کی سفیدی عیاں ہو جاتی اور دانتوں سے اولوں جیسی روشنی محسوس ہوتی تھی۔ جب آپ ﷺ مسکراتے تو دانت موتیوں کی لڑی کی مانند دکھائی دیتے تھے اور حضرت عباسؓ کے مطابق آپ ﷺ کے سامنے کے دانت کچھ کھلے ہوئے تھے۔

جبین مبارک اور آنکھیں:

آپ ﷺ کی آنکھیں سیاہ اور پلکیں دراز تھیں' آنکھوں کی سفیدی میں سرخ ڈورے تھے' آپ ﷺ کی مبارک آنکھیں ہر وقت اس طرح ہوتی تھیں جس طرح ابھی آپ ﷺ نے سرمہ ڈالا ہو اور آنکھوں میں جو سفیدی تھی وہ بھی کمال کی صاف ستھری اور چمکدار تھی۔

Marfat.com

موئے مبارک:

آپ ﷺ کے بال مبارک گھنگھریالے تھے' آپ ﷺ کے بال عجمیوں کے طرح سیدھے اور عربیوں کی مانند گھنگھریالے تھے آپ ﷺ کے بال ریشمی تھے' آپ ﷺ درمیان میں مانگ نکالتے تھی۔

انداز تکلم:

آپ ﷺ کا انداز تکلم بہت ہی شاندار انداز میں ڈھل چکا تھا' جب آپ ﷺ حضرت حلیمہ کی گود میں تھے تو آپ ﷺ کی آواز انتہائی صاف اور ہر کسی کو سنائی دیتی تھی بلکہ اس کے دل میں اتر جاتی تھی' آپ ﷺ کا انداز تکلم سلجھا ہوا تھا اور روز بروز اس میں نکھار آرہا تھا۔

عادات:

آپ ﷺ کی عادات مبارکہ بچپن میں ہی انتہائی اعلیٰ پاکیزہ تھی تاکہ رہتی دنیا تک آپ ﷺ کی تمام عادات مبارکہ لوگوں کے لئے مشعل راہ رہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے اطوار بچپن میں ہی نکھر گئے تھے' آپ ﷺ ہر قسم کے افراد سے بڑی خوش دلی سے ملاقات فرماتے تھے۔ آپ ﷺ کی ذات مطہرہ میں نفرت نام کی کوئی شے نہ تھی' محنت کرنا آپ ﷺ کو بہت زیادہ پسند تھا' اسی عادت نے آپ ﷺ کو تمام انسانوں میں ممتاز کردیا۔ آپ ﷺ اپنے دوستوں کو تحفے تحائف دیتے تھے۔ مسواک آپ ﷺ بچپن ہی سے کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کی عادت تھی کہ کوئی بھی لڑکا آپ ﷺ کے ساتھ زیادتی کر لیتا تھا تو آپ ﷺ فوراً اس کو معاف فرمادیتے تھے۔ ننھے رسول ﷺ گھر آنے والے مہمانوں سے ملتے اور ان سے سلام دعا کرتے۔ جب آپ ﷺ کے دادا جان کھانا شروع کرتے تو تمام حاضرین کو کھانے کی دعوت دیتے اور ان کو شامل فرماتے اور یہی عادت آپ ﷺ میں بھی راسخ تھی۔ جب کبھی آپ ﷺ پر کوئی غم شدت سے محسوس ہوتا تو آپ ﷺ بیٹھ جاتے اگر بیٹھے ہوتے تو

Marfat.com

لیٹ جاتے تھے اور اس طرح غم کی کیفیت کم ہو جاتی تھی۔ جب کبھی بارش ہوتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بارش میں نہاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تنہائی بہت زیادہ پسند تھی۔ جب کبھی کسی آدمی کو کوئی چیز دیتے تو سیدھے ہاتھ سے دیتے اور جب لیتے تو بھی سیدھے ہاتھ سے لیتے تھے۔

گھڑسواری:

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحراؤں میں بکریوں کو لے کر جاتے تھے تو وہاں کے سکون کو بڑے غور سے دیکھتے اور انہی دنوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑسواری سیکھ لی تھی' یہ گھڑسواری کی تربیت ہی کا اثر تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم معرکہ آرائی کے دوران گھوڑے پر اس طرح بیٹھ جاتے تھے کہ ہر کسی کو محسوس ہوتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی پکے سوار ہیں۔ گھوڑا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت زیادہ پسند تھا اس کے بالوں کو انگلیوں سے بٹتے اور فرماتے کہ بھلائی اس کی پیشانی سے قیامت تک بندھی ہوئی ہے۔

خوشبو کا استعمال:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے بڑی سہانی خوشبو آتی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس راستے سے گزر جاتے تھے تو وہ راستہ معطر ہو کر رہ جاتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ شریف بھی لوگ خوشبو کے طور پر لگاتے تھے۔ خوشبوؤں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مہندی کی خوشبو بہت زیادہ پسند تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی خوشبو تحفہ میں پیش کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پسند فرماتے تھے۔ ایک خاص عطر جس کو سکہ کہا جاتا تھا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت زیادہ پسند تھا۔ کبھی کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کافور کو بھی سونگھ لیا کرتے تھے۔

عمدہ اخلاق:

ننھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق بہت ہی عمدہ تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس سے بھی ملتے بڑے اچھے اخلاق سے بات کرتے' اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان میں بہت مٹھاس بھر دی

Marfat.com

تھی۔آپ ﷺ نے بعد از نبوت فرمایا کہ اچھی بات کرنا صدقہ ہے۔آپ ﷺ کی زبان سے ہمیشہ خیر کا کلمہ ہی نکلتا تھا۔آپ ﷺ ہمیشہ اپنے ساتھ تلخ کلامی کرنے والے کے ساتھ بھی خوش اخلاقی سے پیش آتے تھے۔

عفو و درگزر:

معاف کرنا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور یہ صفت اللہ جل شانہ نے اپنے نیک بندوں میں ڈال دی۔آپ ﷺ بچپن ہی سے عفو و درگزر کے عادی بن گئے تھے۔چونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی تربیت کروا کر آپ ﷺ کو دنیا کی امامت سونپنا تھی اس لئے آپ ﷺ میں عفو و درگزر کا عنصر ڈال دیا۔

عاجزی:

آپ ﷺ سے بڑھ کر کوئی انسان عاجز نہیں۔جب بھی آپ ﷺ کے دوستوں نے آپ ﷺ سے بے رخی کا مظاہرہ کیا تو آپ ﷺ نے عاجزی کو اپنایا اور یہی آپ ﷺ کی عاجزی اور انکساری تھی کہ ہر ملنے والا آدمی آپ ﷺ کا دل سے مداح بن جاتا تھا۔

سچائی:

کسی بھی رسول میں اللہ تعالیٰ نے جو چیز سب سے زیادہ ودیعت فرمائی تھی وہ اس نبی کی سچائی تھی، سچائی ایک ایسی صفت ہے جو انسان کے دل و دماغ، زبان، اور کردار کو ہر طرح کی بیماری سے پاک کر دیتی ہے۔سچا آدمی ایماندار، راست باز اور وعدے کا پابند ہوتا ہے۔سچائی دل کو پاکیزگی عطا کرتی ہے۔آپ ﷺ میں سچائی کا عنصر سب سے زیادہ موجود تھا، اسی لئے آپ ﷺ کو لوگ بچپن ہی میں صادق اور امین کہتے تھے۔

Marfat.com

امانتداری:

رسول اللہ ﷺ سچے تھے اور لوگوں کو آپ ﷺ کی ذات بابرکات پر اعتماد تھا' وہ آپ ﷺ کے پاس اپنی امانتیں رکھ دیا کرتے تھے اور دشمن بھی آپ ﷺ کی ذات پر اعتماد کیا کرتے تھے۔ کوئی بھی انسان اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس میں امانت داری، سچائی اور وعدہ کی پاسداری کے سنہری اصول نہ پیدا ہو جائیں۔

مہمان نوازی:

عربوں کی سب سے بڑی خوبی ان کی مہمان نوازی تھی۔ جب آپ ﷺ نے اپنی نبوت کا اعلان فرمایا تو آپ کی خدمت میں جو بھی مہمان بن کر آتا تو آپ کے ہاں جو کچھ ہوتا وہ اس کی خدمت میں پیش کر دیتے تھے۔ آپ ﷺ سے بڑا کوئی مہمان نواز نہیں تھا آپ ﷺ خود تو بھوکا رہ سکتے تھے مگر مہمان کو مناسب کھانا دیتے تھے۔

صابر:

رسول اللہ ﷺ جب سے پیدا ہوئے تھے مصائب زمانہ نے آپ ﷺ ہر طرح کی خوشی کے دروازے بند کر دئے' آنکھ کھولی تو والد کا سایہ نہ تھا، جب ہوش سنبھالا تو ماں بھی رخصت ہو گئی' جب کچھ آنکھیں کھلیں تو دادا جان بھی رخصت ہو گئے۔ ان تمام غم و آلام نے آپ ﷺ ایک صابر اور شاکر انسان بنا دیا۔ آپ ﷺ نے ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور جو اللہ تعالیٰ نے عطا کیا اس پر صبر کیا' صبر کرنا انبیاء کرام کی خصوصیت ہے اور یہ خاص خصوصیت آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔

استقامت:

جس دور میں آپ ﷺ نے آنکھ کھولی تو آپ ﷺ نے ہر طرف مسائل کے پہاڑ دیکھے' کبھی ماں کا دکھ جھیلنا پڑ رہا ہے تو کبھی دادا کی جدائی کا زخم سینے میں ٹیسیں دے رہا

Marfat.com

ہے مگر آپ ﷺ نے ان تمام آلام کا بڑی جرأتمندی اور بہادری سے مقابلہ فرمایا اور بڑی سے بڑی مصیبت بھی آپ ﷺ کے پائے استقامت کو لرزاں نہ کر سکی۔

خودداری:

یہ وہ خوبی ہے جس سے انسان اپنی عزت کی حفاظت کرتا اور شان کو بلند کرتا ہے۔ خودی داری انسان کی شرافت کے عین مطابق ہے۔ خوددار انسان کی چال، ڈھال، گفتارو کردار اور اس انسان کے اظہار گفتگو سے اس کی شان ٹپکتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی میں خودادری نہ ہو تو وہ آدمی کسی کی عزت نہیں کرتا جب وہ کسی کی عزت نہیں کرتا تو کوئی اور بھی اس کی قدر نہیں کرتا۔

شرم وحیاء:

شرم وحیاء ایک ایسی شے ہے جو انسان کو بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔ بچپن ہی میں آپ ﷺ جب چلتے تو نیچی نگاہیں کر کے راستے سے گزرتے تھے آپ پردہ نشین کنواری لڑکی سے زیادہ شرم وحیار کھتے تھے۔ آپ ﷺ کبھی بھی فحش باتیں نہیں کرتے تھے۔ جبکہ ہمارے ہاں بچے چھوٹی عمر میں گھٹیا باتیں کرتے ہیں مگر آپ ﷺ کبھی بھی کسی کے ساتھ مذاق نہیں کرتے تھے۔

بزرگوں کا احترام:

آپ ﷺ اپنے بزرگوں کا بے حد احترام کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ کے اجداد میں سے کوئی آجاتا تو آپ ﷺ اس کا کھڑے ہو کر استقبال کرتے تھے جب حضرت ابوبکر صدیقؓ کے والد محترم اسلام قبول کرنے کے لئے آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ آپ بزرگ کو کیوں لے آئے میں ان کی خدمت میں خود حاضر ہو جاتا۔ جب آپ ﷺ دادا حضور اور چچا جان سے ملتے تو آپ ﷺ ان کا خوب احترام کرتے تھے۔

Marfat.com

صفائی:

آپ ﷺ کو صفائی سب سے زیادہ عزیز تھی، آپ ﷺ کی یہ مشہور حدیث ہے کہ صفائی نصف ایمان ہے۔ آپ ﷺ اپنی ہر شے کو صاف رکھتے تھے۔ آپ ﷺ کا لباس، جسم اطہر اور رہنے کی جگہ کی صفائی کا اہتمام فرماتے تھے آپ ﷺ اپنے بالوں میں کنگھی باقاعدگی سے کرتے تھے۔

......☆☆......

Marfat.com

حیّ علی الفلاح

محمد ﷺ کا نام بڑا عظیم تر ہے۔ یہ وہ نام ہے جس کی منادی مسلمان اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام کے ساتھ دن میں پانچ بار کرتے ہیں اور یہ منادی کسی نہ کسی جگہ پر ہر پل میں دہرائی جا رہی ہے۔ محمد فقط ایک نام نہیں ہے بلکہ یہ ایک کامیاب زندگی گزارنے کا لائحہ عمل ہے۔ جو زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کا ایک زینہ ہے اور جس پر چل کر انسان زندگی کی معراج تک آسانی سے پہنچ سکتا ہے۔ یہ نام ہر صورت میں ہر جگہ موجود ہے یہ نام اس وقت بھی موجود تھا جب حضرت آدمؑ مٹی اور روح کے درمیان تھے اور یہ نام اس وقت تک قائم رہے گا جب تک یہ دنیا، یہ کائنات اور اللہ تعالیٰ کی واحدانیت قائم رہے گی اور اسی نام کی برکت سے یہ جہاں اپنی اصل حالت میں موجود ہے۔ اس دنیا کے ہر فرد کی زبان الگ ہے، اندازِ زندگی الگ، طریقہ واردات مختلف، شادی بیاہ کے انداز نرالے، فرقے الگ ہے، خطے الگ ہے مگر ایک چیز جو ہر مکتبہء فکر میں قدرے مشترک ہے وہ یہی اسم محمد ہے۔ محمد وہ نام ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی رسی کہا گیا ہے۔ جب تک اس نام کے ماننے والوں نے اس رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھا تو ان کا پرچم اوج ثریا پر لہرایا اور جب انہوں نے اس رسی کو چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کا گھر جس کو انہوں نے بڑے لاڈ پیار اور امنگوں، آرزوؤں سے بنایا تھا ان پر تنگ کر جاتا ہے، یہی اسم محمد ﷺ جس میں اللہ

Marfat.com

تعالیٰ نے وقعت رکھی ہے، اپنی رحمت رکھی ہے، یہی نام لازمہء حیات ہے اور اسی نام محمد میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری رکھی ہے' محمد وہ نام ہے کہ جو لوح محفوظ میں ہے' محمد ﷺ وہ نام ہے جو عرش الٰہی پر لکھا ہوا ہے' محمد ﷺ وہ نام ہے کہ جس سے فرشتوں کا نور برقرار ہے' محمد ﷺ وہ نام ہے کہ جو جنت کے ہر درخت کے ہر پتے پر لکھا ہوا ہے' محمد ﷺ وہ نام ہے کہ جو جنت کی ہر حور کی آنکھ میں کندہ ہے اور محمد ﷺ وہ نام ہے کہ جو ہر فرشتے کی پیشانی میں اللہ تعالیٰ نے کندہ کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کو جو نام سب سے زیادہ پسند ہے وہ یہی نام محمد ہے اور اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کی زندگی سب کے لئے مشعل راہ بنادی۔ آپ ﷺ ایک ہی وقت میں صُفّہ یونیورسٹی کے پرنسپل، اسلامی فوج کے کمانڈر، عرب کی مملکت خداداد کے شہنشاہ، ایک گھرانے کے سردار، لڑکیوں کے باپ، لڑکوں کے والد، شوہر، تاجر، چرواہا، منصف، دستور ساز، عظیم ریفارمر، بانی انقلاب، قائداعظیم لیڈر، راہبر، ہمسائے، نانا، اور اللہ جل شانہ کے ایک رسول ﷺ تھے یہ تمام کردار کسی بھی انسان کی زندگی سنوارنے کے لئے کافی ہیں۔ آپ ﷺ کا بچپن کلی طور پر مسائل میں گھرا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے باپ کا کا چہرہ نہیں دیکھا، ماں کی گود کی گرمی کا مزہ نہیں چکھا، جی بھر کر ماں کا مکھڑا نہیں چوما' دادا کا پیار کھل کر نہیں ملا' سگے بہن بھائیوں کی نوک جھوک سے بالکل نا آشنا تھے مگر پھر بھی آپ ﷺ نے بچپن کی لوریوں سے لے کر جوانی کی دہلیزوں تک کبھی ہار نہیں مانی بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کر کے یہی کہا کہ وہی میرے لئے کافی ہے اور آپ ﷺ نے کبھی بھی کسی غم و حزن کا شکوہ نہیں کیا۔

آپ ﷺ کا پیارا بچپن ہمیں اس بات کا پیغام دیتا ہے کہ زندگی کی راہ میں جتنی

Marfat.com

بھی رکاوٹیں آئیں ان سب کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگیں، صبر کے دامن کو مضبوطی سے تھام لیں، ہر کسی کے حق کا خیال رکھیں اور سب سے بڑھ کر اپنی ذات کے ساتھ انصاف کریں کیونکہ اسی میں ہماری بقا ہے اور اسی میں اسلام کی ترویج ہے۔

اے دنیائے اسلام میں بسنے والے مسلمانو! حکمرانو! وزیرو! مشیرو! لیڈرو! کمانڈرو! جاگیردارو! امیرو! بیوروکریٹو! چوھدریو! ناظمو! کونسلرو! کمشنرو! مجسٹریٹو! ججو! سردارو! غریبو! ادیبو! خطیبو! شاعرو! منصفو! کسانو! تاجرو! فاقہ مست غریبو! طالب علمو! مولویو! ملاؤ! پیرو اور مرشدو اگر دنیا میں عزت سے جینا چاہتے ہو اور کامیابی چاہتے ہو تو اس ﷺ کی سیرت کو دیکھو کہ جس نے باپ کا پیار نہیں دیکھا اپنے ارمانوں کی تعبیر چاہتے ہو تو اس کو دیکھو کہ جس نے ماں کی گرم آغوش میں جی بھر کر نہیں کھیلا' دنیا کو تباہی سے بچانا چاہتے ہو تو اس ﷺ کا کردار دیکھو کہ جس نے طاقت ہونے کے باوجود دشمن کو بھی معاف کیا۔ ملکوں کو امن وامان کا گہوارہ بنانا چاہتے ہو تو اس ﷺ کے قانون کو پڑھو کہ جس ﷺ کی تعلیمات نے دریائے فرات کے کنارے بکری کے بچے کا بھوکوں مرجانے پر باز پرس کا احساس پیدا کیا۔ اپنے اقتدار کو طول دینا چاہتے ہو تو اس ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کرو کہ جس نے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی۔ عزت وشہرت حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس ﷺ کی سیرت کو اپناؤ کہ جس نے اللہ کے حکم کو عام کرنے کے لئے سب کچھ قربان کیا۔

تو آؤ...... ہمارے پاس سب کچھ ہے......

رسول اللہ ﷺ کے بے لاگ عدل وانصاف کے کٹہرے...... شان صحابہ کرامؓ کی زندگیوں کے درخشاں پہلو...... عملی سرگرمیوں کے مراکز...... علمی گہما گہمیوں کے مدارس...... دین ابراہیمی کی فکرگاہیں...... نظم کی جلسہ گاہیں...... اشاعت حکم الٰہی کے محور......

Marfat.com

عبادتوں کے مقام......تربیت کے میدان......سپہ سالار کی قیادت......صلح جوئی کے اسلحہ خانے......سلطنت کے قانون......حکومت کے انداز......فقیری کی روش......حوصلے اور صبر کو آزمانے کے جمیز یم......خانقاہیں......،زہد و تقویٰ کی کلیں......،اور سب کچھ......

آؤ اور مل کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم پر چلنا شروع کر دیں۔

اور **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** کے علم کے سائے میں ایک ہو جائیں۔

اسی میں ہماری بقاء ہے...... یہی اللہ تعالی کا فرمان ہے...... ورنہ افغانستان ...... عراق......فلسطین......لبنان ...... سوڈان......کشمیر ...... قبرص......چیچنیا...... اور ......اور...... کے وسیع و عریض کھنڈرات...... لاکھوں اجتماعی قبریں......بے گور و کفن مسلمانوں کی بارود سے جلی ہوئی نعشیں......بہنوں کے تار تار آنچل......اور تو اور سردار عالم ﷺ کے توہین آمیز کارٹون (معاذ اللہ)......گوانتانا موجزیرے میں قرآن پاک پر پیشاب (نعوذ باللہ)......عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں..............................؟

فی امان اللہ

محتاج شفقت ودعا محمد یٰسین سروہی

......☆☆☆......

Marfat.com

کتابیات

☆	قرآن مجید		
☆	زبور		
☆	تورات		
☆	انجیل		پاکستان بائبل سوسائٹی
	صحیح بخاری	ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری	
	صحیح مسلم	ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری	
	تفسیر کبیر	امام فخر الدین رازی	مطبع العامرہ مصر
	تفسیر احسن البیان	حافظ صلاح الدین	دارالسلام، لاہور
	ضیاء النبی (پانچ جلدیں)	پیر کرم شاہ الازہری	ضیاء القرآن پبلیکیشنز
☆	سیرۃ خاتم النبیین	ڈاکٹر ماجد علی خاں	پروگریسو بکس، ۴۰ بی اردو بازار لاہور
☆	سیرۃ المصطفیٰ ﷺ	حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی	مکتبہ عثمانیہ لاہور

Marfat.com

☆	عکس سیرت سیارہ ڈائجسٹ	امجد رءوف	۱۶ابی سانده روڈ لاہور
☆	السیرۃ النبویہ	عبدالمالک بن ہشام	قاہرہ1955
☆	خاتم الانبیین	امام محمد ابوزہرہ	دارالفکر العربی قاہرہ
☆	التاریخ	عبدالرحمان بن خلدون	بیروت،1966
☆	مقالات سرسید احمد خان، الخطبات الاحمدیہ فی العرب والسیرۃ محمد ﷺ	سرسید احمد خان	لاہور، کراچی۔1887
☆	روح المعانی	علامہ محمود آلوسی	مصر
☆	روح البیان	شیخ اسماعیل حقی	استنبول پریس ترکی
☆	اسدالغابہ فی معرفۃ الصحابہ	علامہ جزری	مکتبہ اسلامیہ تہران
☆	طبقات ابن سعد	محمد بن سعد	دارالبیروت1965
☆	فتح الباری	علامہ ابن حجر	البہیہ پریس مصر
☆	عمدۃ القاری	علامہ عینی	مصر
☆	بلوغ الارب فی معرفۃ احوال العرب	سید محمود البغدادی	دارالکتب العلمیہ، بیروت
☆	تاریخ طبری، تاریخ الرسل الملوک	محمد بن جریر ابو جعفر الطبری	مصر1965
☆	سبل الہدی	محمد یوسف الشامی	الاہرام تجاریہ قاہرہ

Marfat.com

☆	اعلام المنبوۃ	الماوردی	دارالکتب العلمیہ مصر
☆	حیات محمدؐ	محمد حسین ہیکل	اردو بازار لاہور
☆	حکایات صحابہ	مولانا محمد زکریا کاندھلوی	دہلی
☆	تفسیر حقانی (تمام جلدیں)	مولانا عبدالحق حقانی	دیوبند انڈیا
☆	تاریخ اسلام	مولانا عاشق الٰہی میرٹھی	دیوبند انڈیا
☆	اصح السیر	ابوالبرکات عبدالرؤف داناپوری	میر محمد کتب خانہ کراچی 1957
☆	الجہاد فی الاسلام	سید ابوالاعلیٰ مودودی	ادارہ ترجمان القرآن لاہور۔1967
☆	تاریخ اسلام	اکبر شاہ خان نجیب آبادی	نفیس اکیڈمی کراچی۔ 1970
☆	مقالات سیرۃ الکھنو	ڈاکٹر محمد آصف قدوائی	لکھنو۔1967
☆	سیرۃ النبی	سید سلیمان ندوی	دارالمصنفین اعظم گڑھ۔انڈیا1955
☆	رحمت العالمینؐ	قاضی محمد سلیمان سلمان منصوری	شیخ غلام علی اردو بازار لاہور 1953
☆	زادالمعاد	شمس الدین محمد بن عبدالمالک بن القیم الجوزی	مصر
☆	شرح المواھب اللدنیہ	محمد بن عبدالباقی الزرقانی	مصر1956

Marfat.com

☆	شان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے درخشان پہلو	محمد یٰسین سروہی	مشتاق بک کارنر۔الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور
☆	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عدالتی فیصلے	محمد یٰسین سروہی	مشتاق بک کارنر۔الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور
	روح المعانی	سید محمود آلوسی بغدادی	مصر

......☆☆☆......

Marfat.com